تربیتی نصاب

حصہ چہارم

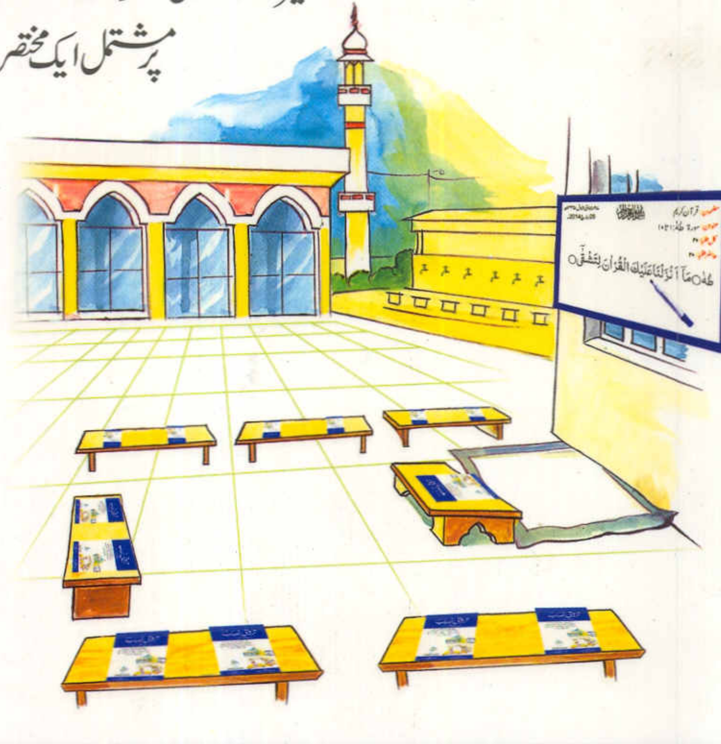
برائے مکاتبِ قرآنیہ (ناظرہ)

مکتب میں پڑھنے والے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے

۱ قرآن کریم کا نصاب ۲ ایمانیات ۳ عبادات ۴ احادیث و مسنون دعائیں

۵ سیرت و اسلامی معلومات ۶ اخلاق و آداب ۷ عربی اور اُردو زبان

پر مشتمل ایک مختصر اور آسان نصاب



جمع وترتیب

عُلمائے کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر دارالعلوم کراچی

دُعائیہ کلمات

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم

رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

مکتب میں پڑھنے والے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ایک مختصر اور آسان نصاب

تربیتی نصاب (حصہ چہارم)

زیر سرپرستی

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم صدر دارالعلوم کراچی

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی

رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن

جمع و ترتیب

علماء کرام مکتب تعلیم القرآن الکریم

نام طالب علم: ____________ ولدیت: ____________

مکتب کا نام: ____________ استاد کا نام: ____________

مکتب تعلیم القرآن الکریم

11010612

کتاب کا نام:	تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (حصہ چہارم)
تاریخ اشاعت:	مئی ۲۰۱۳ء
کمپوزنگ، ڈیزائننگ:	محمد سراج، جنید اقبال، سید ناصر
ناشر:	مکتب تعلیم القرآن الکریم

ملنے کے پتے

① **مکتب تعلیم القرآن الکریم**

ST-9E بلاک نمبر 8، گلشن اقبال، عقب مسجد بیت المکرم کراچی

فون: 92-21-34976073+ فیکس: 92-21-34976339+

ای میل: maktab2006@hotmail.com

② مکتبہ بیت العلم اردو بازار کراچی۔ فون: 021-32726509

کراچی (موبائل نمبر): 0300-2298536, 0323-2163507, 0334-3630795

لاہور (موبائل نمبر): 0321-4066762

مکمل نصاب کا اجمالی خاکہ

افتتاحی اجتماع	حمد و نعت	چار (۴) حمد اور چار (۴) نعتیں۔
قرآن کریم	قاعدہ	مکمل نورانی قاعدہ مع ضروری قواعد تجوید۔
	ناظرہ	ناظرہ قرآن کریم مکمل مع قواعد اجراء۔
	حفظ سورۃ	سورۂ فاتحہ۔ نصف عم پارہ اور آیت الکرسی۔
ایمانیات	اسمائے حسنیٰ	اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ترجمہ کے ساتھ۔
	عقائد	کلمے، ایمان مجمل، ایمان مفصل، عقائد کی درستگی سے متعلق اہم اور بنیادی باتیں۔
عبادات	طہارت و نماز	استنجا، وضو اور غسل کا طریقہ، مکمل نماز اور نماز کے تفصیلی احکام۔ زکوۃ، روزہ، حج اور اعتکاف کے اہم اور بنیادی مسائل۔
احادیث و مسنون اذکار	احادیث	(۴۰) احادیث مبارکہ ترجمہ کے ساتھ۔
	مسنون دعائیں	آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مختلف مواقع اور اوقات میں پڑھی جانے والی منقول پچاس (۵۰) مسنون دعائیں حفظ۔
سیرت و اسلامی معلومات	سیرت	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے وفات تک کی مبارک زندگی اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی کے مختصر حالات۔
	اسلامی معلومات	سوالات و جوابات پر مشتمل دین اسلام اور اسلامی شخصیات سے متعلق اہم معلومات۔
بیان و دعا	بیان و دعا	سات (۷) بیان اور تیرہ (۱۳) قرآنی دعائیں۔
اخلاقیات	اخلاق و آداب	اسلامی طرز زندگی، اخلاق و آداب اور روزمرہ کی سنتوں پر مشتمل چالیس (۴۰) اسباق۔
زبان	عربی زبان	عربی میں گنتی، دنوں اور مہینوں کے نام۔ روزمرہ استعمال ہونے والی چیزوں کے نام۔ چھوٹے چھوٹے جملے اور گفتگو۔
	اردو زبان	اردو زبان ابتدا سے پڑھنا اور اردو زبان میں انبیا علیہم السلام کے واقعات۔

تربیتی نصاب حصہ چہارم کامکمل خاکہ

قرآنِ کریم	ناظرہ	سُبْحٰنَ الَّذِیْ تا تَبٰرَكَ الَّذِیْ پندرہ (۱۵) پارے مکمل۔
	حفظِ سورۃ	پانچ سورتیں سُوْرَۃُ الضُّحٰی تا سُوْرَۃُ الْفَجْرِ۔
ایمانیات	عقائد	اسمائے حسنیٰ مکمل، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ولی، نیک اعمال، گناہ، کفروشرک، بدعت اور بدعتی، بدعتوں، بری رسموں اور بری باتوں کا بیان۔
عبادات	نماز	تراویح کی نماز۔ مسافر کی نماز۔ بیمار کی نماز۔ قضا نماز۔ سجدۂ سہو۔ سجدۂ تلاوت۔
		زکوۃ، روزہ، اعتکاف اور حج سے متعلق چند اہم بنیادی مسائل۔
احادیث	دس احادیث	۱۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو ۲۔ پاکی کی اہمیت ۳۔ چوری کرنے کا نقصان ۴۔ حسد اور کینہ کی ممانعت ۵۔ سچائی کا فائدہ ۶۔ جھوٹ کا نقصان ۷۔ کفار کے ساتھ مشابہت کا انجام ۸۔ بہترین عمل ۹۔ جھوٹا دعویٰ کرنے کا نقصان ۱۰۔ مومن اللہ تعالیٰ کے حکموں کا پابند ہے۔
مسنون دعائیں	دعائیں	خوشی کے موقع پر کہیں، ناگواری کے موقع پر کہیں، ہدایت وتقویٰ مانگنے، اچھے اخلاق، نفاق اور بری عادتوں سے پناہ کی دعا، بازار میں داخل ہونے، بارش ہوتے وقت کی اور بیمار کی عیادت کی دعا، مصیبت زدہ کو دیکھ کر دل میں یہ دعا پڑھیں، قبرستان میں داخل ہونے کی جامع دعا۔
سیرت	سیرتِ خلفاء	خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کی زندگی کے مختصر حالات۔
اسلامی معلومات	اسلامی معلومات	دین اسلام سے متعلق سوالات وجوابات۔
	بیان ودعا	دو بیان اور چار قرآنی دعائیں۔
اخلاق وآداب	چوبیس گھنٹے کے مسنون اعمال اور آداب	تقویٰ، تواضع، تکبر، سچ، جھوٹ، شرم وحیا، حقوق العباد، رشتہ داروں کے حقوق، پڑوسیوں کے حقوق، بیماری اور علاج کے آداب، تعزیت، غیبت، قناعت، حسد اور دوستی۔
زبان	عربی	عربی میں تعارف، مسلمان سے گفتگو، گفتگو، نماز کے متعلق گفتگو، ٹیلی فون پر گفتگو، بازار۔
	اردو	حضرت موسیٰ، حضرت سلیمان علیہما السلام، حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے حالات۔

فہرست مضامین

ایمانیات

عبادات

احادیث

مسنون اذکار ودعائیں

سیرت خلفاء

اسلامی معلومات

اخلاق وآداب

عربی زبان

اردو زبان

کلماتِ دعائیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہ العالی

رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، جامعہ دارالعلوم (کراچی) اور جامعہ فاروقیہ کے فضلا نے مل کر قرآن کریم کے مکاتب کے لیے ایک ”تربیتی نصاب“ بنایا ہے، اُمید ہے کہ اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت ہوگی۔

مساجد کمیٹی کے ذمہ داران...... ائمہ مساجد اور مہتممینِ مدارس سے گزارش ہے کہ اسکولوں کے بچے جو مکاتب میں ناظرہ قرآن کریم پڑھنے آتے ہیں ان میں اس نصاب اور اس نظام کو رائج فرمائیں، اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مکتب کا نظام منظم ہوگا اور بچے/بچیوں کی اچھی تربیت ہوگی۔

دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکاتب قرآنیہ کے لیے کی گئی اس محنت کو قبول فرمائے۔ ہر گاؤں، دیہات، محلے اور ہر مسجد میں اس ترتیب کو قائم فرمائے اور والدین کے بھی دین پر آنے کا ذریعہ بنائے...... معلّمین، معلّمات کے لیے یہ حضرات جو کورسز کروائیں اس میں اخلاص، عافیت اور قبولیت عطا فرمائے۔ آمِیْنَ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

مساجد کے ائمہ حضرات کے لیے جو انھوں نے بزرگوں کی ہدایات ”تُحْفَۃُ الْاَئِمَّۃ“ کے نام سے تیار کی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی قبول فرمائیں اور ائمہ کرام کے لیے مشعلِ راہ بنائے۔ آمِیْنَ۔

عبدالرزاق اسکندر

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہ العالی

صدر جامعہ دار العلوم کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ...... اَمَّا بَعْدُ!

''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کی طرف سے شائع کیے گئے ''تربیتی نصاب (حصہ اوّل، دوم، سوم و چہارم)'' کا تفصیلی مطالعہ تو نہ ہو سکا، لیکن متفرق مقامات دیکھنے سے ہی بہت خوشی ہوئی، بچوں کی تربیت کے لیے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ بہت مفید ہوگا۔ اگر مکاتب قرآنیہ میں اور مساجد سے ملحق مکاتب میں اس کتاب کو داخل نصاب کر دیا جائے تو یہ ان کم عمر بچوں کے لیے بہت بڑا تحفہ ہوگا اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ ان کی کردار سازی میں معاون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب سے ہماری نئی نسل کو زیادہ سے زیادہ فائدہ عطا فرمائے اور اس کے مرتب کرنے والے حضرات کی مخلصانہ خدمت کو قبول فرما کر اجر عظیم سے نوازے اور مکاتب قرآنیہ کے اساتذہ و منتظمین کو توفیق دے کہ اسے بچوں کی تربیت کے لیے استعمال کریں۔

وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ

محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

تقریظ

حضرت مولانا حافظ فضل الرحیم صاحب مدظلہ العالی

استاذ الحدیث، نائب مہتمم و ناظمِ تعلیمات جامعہ اشرفیہ، لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِيۡنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الۡاَنۡبِيَآءِ وَالۡمُرۡسَلِيۡنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ۔

اس پر فتن دور میں میڈیا نے اس منظم انداز سے معصوم بچوں اور بچیوں کے ایمان کو تباہ و برباد کرنا شروع کیا ہے کہ اسلام کے نام پر بنے ملک پاکستان میں والدین اور سرپرستوں کے لیے نسلِ نو کے ایمان کی حفاظت سب سے بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ اب والدین اور سرپرستوں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ وقت کے اس چیلنج کا ایمانی قوت، ہمت و جرأت کے ساتھ مقابلہ کریں۔

ہماری مساجد و مکاتبِ قرآنیہ کا جو سلسلہ ایک عرصے سے چلا آرہا ہے، یہ ایک بہترین ذریعہ ہے کہ یہاں تھوڑے سے وقت میں ان بچوں کے دلوں میں ایمانی چراغ روشن کیا جاسکتا ہے، ان مکاتب میں بچوں کو پڑھانے کے لیے ترتیب دی گئی کتاب ''تربیتی نصاب'' کا احقر نے مطالعہ کیا اور اصلاح کا ایک بہترین ذریعہ اور وسیلہ پایا۔

یہ کتاب آسان اور خوب صورت انداز میں ترتیب دی گئی ہے اور بچوں کی ذہنی سطح کے مطابق ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس کے پڑھانے والے اساتذۂ کرام ایمان، اخلاق اور عبادات کو صحیح تربیتی انداز سے سکھائیں تو یہ تمام شرور اور فتنوں سے بچنے کا کامیاب ذریعہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ان تمام حضرات کو جنھوں نے اس کتاب کو اس خوب صورت انداز میں مرتب اور شائع کیا ہے۔

ہماری خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ملک کی تمام مساجد میں رائج فرمائے اور ملکِ پاکستان کے ایک ایک بچے اور بچی کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنائے۔

محتاج دعا

فضل الرحیم

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! مکاتب کا سلسلہ صدیوں سے مسلمانوں میں موجود ہے اور آج تک جاری و ساری ہے۔ پہلی تربیت گاہ مکتب ہی ہے جو بچے/بچیوں کو گھر کے بعد نصیب ہوتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ مکاتب میں ہم اپنے بچے/بچیوں کو ناظرہ قرآنِ کریم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان میں دینی، عملی اور اخلاقی رنگ پیدا کرنے...... تقویٰ...... طہارت...... نماز و تلاوت کا اہتمام کرانے...... صدق...... توکل...... قناعت...... صبر و شکر...... معاملات میں درستگی اور دیگر خوبیوں سے بھی آراستہ کرنے کی کوشش کریں۔

ان مکاتب قرآنیہ میں اساتذۂ کرام نہ صرف ناظرہ اور تجوید پر محنت کرتے ہیں بل کہ مذکورہ بالا صفات کی تربیت کا اہتمام بھی اپنی ذمہ داری اور فریضہ سمجھتے ہیں۔ اسی لیے حضرت مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے:

''اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مکتب میں پڑھنے والا بچہ کبھی بے دین نہیں ہوگا۔''

کیوں کہ مکتب میں استاذ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ بچے/بچیوں کی اس طرح تربیت کرتے تھے کہ ان پر اسلام اور ایمان کا پکا رنگ چڑھ جاتا تھا جس کو مٹانا آسان نہ تھا۔ بقول شخصے: ''بچپن کی تربیت پچپن تک کام آتی ہے۔''

شاعر کہتا ہے:

قَدْ یَنْفَعُ الْاَدَبُ الْاَوْلَادَ فِیْ صِغَرٍ وَلَیْسَ یَنْفَعُھُمْ مِّنْ بَعْدِہٖ اَدَبٌ

اِنَّ الْغُصُوْنَ اِذَا عَدَّلْتَھَا اِعْتَدَلَتْ وَلَا تَلِیْنُ وَلَوْ لَیَّنْتَہُ الْخَشَبُ

ترجمہ: ''تحقیق بچوں کو بچپن میں ادب سکھانا فائدہ بخش ہوتا ہے اور اس کے بعد ان کو ادب سکھانے کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا، اگر آپ ٹہنیوں کو سیدھا کرنا چاہیں تو سیدھا کر سکتے ہیں لیکن لکڑی کو چاہے آپ نرم بھی کرلیں تب بھی نرم نہیں ہوتی۔''

عام طور پر مکاتب میں بچے/بچیاں دو یا ڈھائی گھنٹے کے لیے ناظرہ قرآن کریم پڑھنے آتے ہیں اور چار پانچ سال یا کم و بیش مدت تک پڑھتے ہیں (جن میں بڑی تعداد ان بچے/بچیوں کی ہے جو اسکولوں میں پڑھتے ہیں) یہ بچے/بچیاں ہمارے پاس امانت اور امت مسلمہ کا سرمایہ ہیں۔ اس امانت کے حقوق صحیح ادا کرنے کے لیے زیرِ نظر تربیتی نصاب حصہ چہارم سمیت پانچ حصوں پر مشتمل نصاب مرتب کیا گیا ہے جس میں قرآن کریم...... ایمانیات...... عبادات...... احادیث مبارکہ...... روزمرہ کی مسنون دعائیں...... سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم...... اسلامی معلومات...... اخلاق و آداب...... عربی اور اردو زبان سے متعلق ضروری اور ابتدائی مضامین شامل کیے گئے ہیں۔

مساجد اور مکاتب قرآنیہ میں پڑھانے والے اساتذۂ کرام اور گھروں میں یا بنات کے مکاتب میں پڑھانے والی معلمات اگر نصاب میں دیے گئے نظام کے تحت روزانہ ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ بچے/ بچیوں کی دینی و اخلاقی تربیت اور مسائل کی تعلیم کے لیے محنت فرمائیں تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید ہے کہ اس سے بچے/ بچیوں میں درج ذیل صفات پیدا ہوں گی:

۱ دین کے ضروری مسائل اور بنیادی عقائد کا علم
۲ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت و اتباع
۳ دین پر چلنے کا شوق
۴ خشوع و خضوع کے ساتھ نماز کا اہتمام
۵ ہر ہر موقع کی دعا مانگنے کا اہتمام
۶ دین پھیلانے کا جذبہ
۷ والدین اور اساتذہ کا ادب
۸ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت
۹ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے حقوق کی ادائیگی
۱۰ چوبیس گھنٹے کی زندگی کے آداب۔

جب ان بچے/ بچیوں کی مکتب میں صحیح تعلیم و تربیت ہوگی تو آئندہ زندگی میں یہ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ دین پر عمل کریں گے، دینی معاون بنیں گے، معاشرہ میں اچھے انسان بنیں گے اور ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنیں گے۔

ایک عاجزانہ درخواست: اس نصاب کو پڑھانے والے اساتذۂ کرام/ معلمات سے انتہائی ادب کے ساتھ درخواست ہے کہ روزانہ سبق پڑھانے سے پہلے سبق کی تیاری اور مطالعہ کر کے...... دو رکعت نفل پڑھ کر...... اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ کر درس گاہ میں جائیں۔

اس کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ طلبا اور طالبات کی اچھی طرح تربیت ہوگی اور امت مسلمہ کی بہترین تربیت میں آپ حضرات کا حصہ ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! ''تربیتی نصاب (حصہ چہارم)'' آپ کے ہاتھوں میں ہے جو کہ جامعہ دار العلوم، جامعہ فاروقیہ، جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، جامعہ اشرفیہ لاہور اور دیگر مدارس کے فضلا کی زیرِ نگرانی مرتب کیا گیا ہے۔

لہٰذا ان سب مدارس کو خصوصاً، دیگر تمام مدارس کو عموماً اور مکتب تعلیم القرآن الکریم کے اساتذہ و معاونین کو اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھیے گا۔ اس سے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ آپ کو بھی فائدہ ہوگا، کیوں کہ حدیث شریف میں آتا ہے:

''مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُوْ لِأَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ، إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ: وَلَكَ بِمِثْلٍ''(۱)

ترجمہ: ''جو کوئی مسلمان اپنے بھائی کے لیے اس کی عدم موجودگی میں (غائبانہ) دعا کرے تو ایک فرشتہ کہتا ہے: ''تیرے لیے بھی ایسا ہی ہو۔''

احباب مکتب تعلیم القرآن الکریم

---

(۱) صحیح مسلم، الذکر...، باب فضل الدعاء للمسلمین بظهر الغیب، الرقم: ۶۹۲۷

نظام الاوقات

ایک دن پڑھایا جائے	اوقات
حمد	۵/منٹ
ناظرہ قرآن کریم	۴۰/منٹ
حفظ سورۃ	۵/منٹ
ایمانیات	۱۰/منٹ
عبادات	۱۰/منٹ
احادیث/مسنون دعائیں	۱۰/منٹ

دوسرے دن پڑھایا جائے	اوقات
نعت	۵/منٹ
ناظرہ قرآن کریم	۴۰/منٹ
حفظ سورۃ	۵/منٹ
سیرت واسلامی معلومات	۱۰/منٹ
اخلاق وآداب	۱۰/منٹ
زبان (عربی اوراردو)	۱۰/منٹ

نوٹ: بقیہ دس منٹ میں: ① نماز کی ڈائری دیکھیں۔ ② آج جو پڑھایا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی ترغیبی بات کریں۔
③ گزشتہ کل کی مختصر کارگزاری سنیں۔

نیز مضامین کے لیے جو اوقات دیے گئے ہیں ان میں کمی زیادتی کی گنجائش ہے۔

حمد

حمد: نظم کے انداز میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کو "حمد" کہتے ہیں۔

تو ہی ہے میرا مَولا		تو ہی ہے میرا داتا
عقل وشعور بخشا		دل کو سرور بخشا
تو نے ہی دی ہیں آنکھیں		تو نے چلائی سانسیں
پیشانی بھی عطا کی		اور ناک بھی بنادی
گویائی تو نے دی ہے		قُوّت تری بڑی ہے
سر پر سجائے گیسُو		بخشے ہیں تو نے بازُو
دندان بھی دیے ہیں		اور کان بھی دیے ہیں
تیری عطا ہے پاؤں		چل چل کے جن سے جاؤں
سُتھرا رہوں میں یارب!		اُجلا رہوں میں یارب!
پاکیزگی ہو عادت		اچھی بہت یہ خصلت
تعریف میں کروں کیا؟		ہوگا یوں حق ادا کیا؟
کہتا ہے بس نظآمی		کر لوں تری غلامی

مبارک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نقشِ قدم ہے

نعت: جن اشعار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کی جاتی ہے اس کو ''نعت'' کہتے ہیں۔

مبارک محمد کا نقش قدم ہے
وہ شمسُ الضُحیٰ ہے وہ نورِ الظُلَم ہے

قیامت میں جب ہوگا نفسی کا عالم
شفاعت کریں گے خدا کی قسم ہے

لرزتا ہوں اپنے گناہوں سے یارب!
محمد کے دامن میں بحرِ کرم ہے

نظر آگیا مجھ کو اب سبز گنبد
زباں پر صَلٰوۃ اور آنکھوں میں نَم ہے

مدینہ میں مرجاؤں یہ ہے تمنا
جو پائے گا یہ رتبہ وہ محترم ہے

زباں سے محبت کا دعوٰی ہے اچھا
مگر تم اِطاعت کرو یہ اہم ہے

قدم رکھ رہے ہو تو رکھو ادب سے
یہ خاکِ شِفا ہے، رَضاؔ یہ حرم ہے

[ماخوذ از: ماہ نامہ ذوق وشوق]

ناظرہ قرآن کریم کا نصاب

محترم استاذ! اس سال پندرہ (۱۵) پارے ''سُبْحٰنَ الَّذِیْ'' تا ''تَبٰرَکَ الَّذِیْ'' پڑھانا نصاب میں شامل ہے۔ جس کی ترتیب درج ذیل ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِیْ (مکمل) قَالَ اَلَمْ (نصف)

پہلے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

قَالَ اَلَمْ (نصف اخیر) اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ (مکمل)

دوسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

قَدْ اَفْلَحَ (مکمل) وَقَالَ الَّذِیْنَ (نصف)

تیسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

وَقَالَ الَّذِیْنَ (نصف اخیر) اَمَّنْ خَلَقَ (مکمل)

چوتھے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ (مکمل) وَمَنْ یَّقْنُتْ (نصف)

پانچویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

وَمَنْ يَّقْنُتْ (نصف اخیر) وَمَالِيَ (مکمل)

چھٹے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

فَمَنْ اَظْلَمُ (مکمل) اِلَيْهِ يُرَدُّ (نصف)

ساتویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

اِلَيْهِ يُرَدُّ (نصف اخیر) حٰمٓ (مکمل)

آٹھویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

قَالَ فَمَا (مکمل) قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (نصف)

نویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (نصف اخیر) تَبٰرَكَ الَّذِىْ (مکمل)

دسویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
بیس دن پڑھائیں	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

حفظِ سورۃ کا نصاب

محترم استاذ! اس سال طلبا کو گزشتہ تمام سورتوں کی دہرائی کے بعد "سُوْرَۃُ الضُّحٰی" تا "سُوْرَۃُ الْفَجْرِ" اور آیت الکرسی تجوید کے ساتھ زبانی یاد کرائیں۔

جس کی ترتیب درج ذیل ہے:

پہلے مہینے میں بیس دن گزشتہ سورتوں کی دہرائی	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الضُّحٰی دوسرے مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الَّیْلِ تیسرے مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الشَّمْسِ چوتھے مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ (آیت نمبر ۱۰ تک) پانچویں مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الْبَلَدِ (مکمل) چھٹے مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ (آیت نمبر ۱۸ تک) ساتویں مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

سُوْرَۃُ الْفَجْرِ (مکمل) آٹھویں مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

اٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ نویں مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

نصف عَمَّ کی دہرائی دسویں مہینے میں بیس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰				

ہدایات برائے اساتذہ/معلمات

① قرآن کریم تجوید کے قواعد کی رعایت رکھتے ہوئے پڑھائیں۔

② طلبا کو بھی اس بات کا پابند کریں کہ قرآن کریم تجوید کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں۔

③ ناظرہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ نورانی قاعدہ میں پڑھائے گئے قواعد کا اجرا بھی کراتے رہیں۔

ایمانیات

📖 **ایمانیات:** ہر مسلمان کے لیے جن باتوں پر دل سے یقین رکھنا ضروری ہے ان کو ''ایمانیات'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ اسمائے حسنیٰ

📖 **اسمائے حسنیٰ:** اللہ تعالیٰ کے ناموں کو ''اسمائے حسنیٰ'' کہتے ہیں۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

📖 ''اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''[1]

گزشتہ سالوں کی دہرائی

📖 هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِیْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلَامُ
سب پر مہربان	بہت مہربان	حقیقی بادشاہ	ہر عیب سے پاک	سلامت رکھنے والا
اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَیْمِنُ	اَلْعَزِیْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ
امن دینے والا	نگہبانی کرنے والا	سب پر غالب	خرابی درست کرنے والا	بہت بڑائی والا
اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ
پیدا کرنے والا	ٹھیک ٹھیک بنانے والا	صورت بنانے والا	گناہوں کو ہر وقت بہت زیادہ بخشنے والا	بہت غلبے والا

اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
سب کچھ عطا کرنے والا	بہت روزی دینے والا	بڑا فیصلہ کرنے والا	سب کچھ جاننے والا	روزی تنگ کرنے والا
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ
خوب روزی دینے والا	پست کرنے والا	بلند کرنے والا	عزت دینے والا	رسوا کرنے والا
اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ
سب کچھ سننے والا	سب کچھ دیکھنے والا	اٹل فیصلہ کرنے والا	صحیح انصاف کرنے والا	بھیدوں کا جاننے والا
اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ
پوری طرح خبر رکھنے والا	بردبار	عظمت والا	خوب گناہ بخشنے والا	تھوڑے پر بہت دینے والا
اَلْعَلِيُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ
بلند مرتبے والا	بہت بڑا	حفاظت کرنے والا	خوراک پیدا فرمانے والا	حساب لینے والا
اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَاسِعُ
بڑی شان والا	بے مانگے عطا کرنے والا	بڑا نگہبان	دعا قبول کرنے والا	وسعت دینے والا
اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ
بڑی حکمت والا	بڑی محبت والا	بڑی بزرگی والا	قبروں سے اٹھانے والا	حاضر و موجود
اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ
سب صفات کے ساتھ ثابت	کام بنانے والا	قوت والا	نہایت مضبوط قوت والا	کارساز

سبق: ۱	پہلے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۲

اَلْحَمِیْدُ	اَلْمُحْصِیْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِیْدُ	اَلْمُحْیِیْ
تعریف کا مستحق	اچھی طرح شمار کرنے والا	پہلی بار پیدا کرنے والا	دوبارہ پیدا کرنے والا	زندہ کرنے والا
اَلْمُمِیْتُ	اَلْحَیُّ	اَلْقَیُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ
موت دینے والا	ہمیشہ زندہ	کائنات کو سنبھالنے والا	ہر چیز کو پانے والا	بزرگی والا
اَلْوَاحِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ
ایک	یکتا	بے نیاز	قدرت والا	بہت زیادہ قدرت والا
○	اَلْمُقَدِّمُ	○	اَلْمُؤَخِّرُ	○
	آگے بڑھانے والا		پیچھے ہٹانے والا	

اس سال یاد کرائے جانے والے اسمائے حسنیٰ

اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ	اَلْبَاطِنُ
سب سے پہلے	سب کے بعد	ظاہر	پوشیدہ
اَلْوَالِیْ	اَلْمُتَعَالِ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
پوری کائنات کا والی	مخلوق کی صفات سے برتر	بہت بڑا محسن	توبہ قبول کرنے والا

سبق:۲	دوسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۳

اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّءُوْفُ	مَالِكُ الْمُلْكِ
بدلہ لینے والا	معاف کرنے والا	بہت شفقت کرنے والا	تمام ملکوں کا بادشاہ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِيُّ
بزرگی اور بخشش والا	بڑا انصاف والا	سب کو جمع کرنے والا	سب سے بے نیاز
اَلْمُغْنِيُ	اَلْمَانِعُ	اَلضَّآرُّ	اَلنَّافِعُ
غنی کرنے والا	روکنے والا	نقصان پہنچانے والا	نفع پہنچانے والا
اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِيُ	اَلْبَدِيْعُ	اَلْبَاقِيُ
روشن کرنے والا	ہدایت دینے والا	بغیر نمونہ کے پیدا کرنے والا	ہمیشہ باقی رہنے والا
اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِيْدُ	اَلصَّبُوْرُ	○○○
ہر چیز کا وارث	سب کا رہنما	بڑا بردبار	○○○

سبق: ۳	تیسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰			

سبق: ۴ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

صحابی: جس شخص نے ایمان کی حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا ہو اور ایمان کی حالت میں اس کی وفات ہوئی ہو، اسے ''صحابی'' کہتے ہیں۔

تمام انسانوں میں سب سے افضل انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان کے بعد سب سے افضل صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جگہ جگہ صحابہ کرام کی تعریف فرمائی ہے اور یہ ارشاد فرمایا:

''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔''(۱)

ترجمہ: ''اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔''

☆ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کسی صحابی کا نام لیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ ''رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ'' کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد تم لوگ صحابۂ کرام کی برائیاں نہ کرنا، جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے نفرت کی اس نے مجھ سے نفرت کی وجہ سے ان سے نفرت کی۔''(۲)

صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سب سے زیادہ فضیلت والے صحابی چار ہیں:

1. حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
2. حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
3. حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ
4. حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ ہمیں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے حالات پڑھنے چاہیے، ان سب سے محبت کرنی چاہیے اور ان سب کے بارے میں اچھا گمان رکھنا چاہیے۔

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم	دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰		

سبق: ۵ ولی

📖 **ولی:** جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابع داری کرے، خوب عبادت کرے، گناہوں سے بچتا رہے، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے زیادہ رکھتا ہو، اس کو ''ولی'' کہتے ہیں۔

📖 تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اللہ تعالیٰ کے ولی تھے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کی برکت سے صحابہ کرام کے دلوں میں اللہ تعالیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہر چیز سے زیادہ تھی، وہ خوب عبادت کرتے تھے اور گناہوں سے بچتے تھے۔

📖 کوئی بھی ولی جو صحابی نہ ہو وہ مرتبہ میں صحابی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

☆ جب تک انسان کے ہوش وحواس باقی ہوں اسے شریعت کا پابند رہنا ضروری ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی عبادت معاف نہیں ہوتی اور گناہ کے کام اس کے لیے جائز نہیں ہوتے۔

📖 **کرامت:** اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی عزت بڑھانے کے لیے کبھی کبھی ان سے ایسے کام ظاہر کرا دیتا ہے جو عادت کے خلاف اور مشکل ہوتے ہیں جنہیں دوسرے لوگ نہیں کر سکتے، اس کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

📖 نیک بندوں اور اللہ تعالیٰ کے ولیوں سے کرا ون کا ظاہر ہونا حق اور سچ ہے۔

☆ جس شخص کا عمل شریعت کے خلاف ہو وہ ولی نہیں ہوسکتا۔

☆ اگر ایسے شخص سے کوئی ایسا کام ظاہر ہو جائے جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے تو وہ جادو، نظر بندی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے۔ اس کو کرامت سمجھنا شیطانی دھوکہ ہے۔

سبق: ۵	پانچویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۶ نیک اعمال

📖 **نیک اعمال:** وہ عبادتیں اور نیک کام جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے لوگوں کو سکھائے اور بتائے ہیں۔ وہ سب "نیک اعمال" ہیں۔

☆ نیک اعمال کرنے سے ایمان میں پختگی اور کمال پیدا ہوتا ہے اور نیک اعمال نہ کرنے سے ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔

☆ نیک اعمال بے شمار ہیں، جیسے: نماز پڑھنا، روزہ رکھنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا، قرآن کریم پڑھنا، دین کا علم حاصل کرنا، والدین کی فرماں برداری کرنا، غریبوں کی مدد کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا اور پیاسوں کو پانی پلانا وغیرہ۔

گناہ

📖 **گناہ:** وہ کام جس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حکم کی نافرمانی ہوتی ہو اسے "گناہ" کہتے ہیں۔

☆ گناہ کرنا بہت بری عادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا غصہ اور عذاب گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔

چند بڑے گناہوں کا بیان:

☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کے نام کی قسم کھانا۔ جھوٹی قسمیں کھانا۔

☆ نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا، گنجائش کے باوجود حج نہ کرنا، مالدار ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کرنا۔ بغیر عذر کے نماز قضا کرنا۔ قرآن شریف یاد کر کے بھلا دینا۔

📖 عورتوں کا ٹخنوں سے اوپر شلوار رکھنا، نامحرم مردوں کے سامنے اپنا چہرہ کھلا رکھنا اور شرعی پردہ نہ کرنا۔

📖 مردوں کا ٹخنوں سے نیچے شلوار رکھنا اور ایک مشت سے کم ڈاڑھی رکھنا۔

☆ ناحق کسی کو قتل کرنا، ماں باپ کو ستانا، ظلم کرنا، یتیموں کا مال کھانا، چوری کرنا، سود لینا، سود دینا۔

☆ امانت میں خیانت کرنا، وعدہ کر کے اسے پورا نہ کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا، غیبت سننا، مذاق اڑانا، کسی کا عیب ڈھونڈنا، تصویر کھینچنا، تصویر کھینچوانا، ٹی وی دیکھنا، گانے سننا وغیرہ۔

📖 ہر گناہ سے بچیں، کسی بھی گناہ کو چھوٹا سمجھ کر ہرگز نہ کریں۔

☆ اللہ نہ کرے کبھی کوئی گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ اور استغفار کر کے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، آئندہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کریں اور اللہ تعالیٰ سے گناہوں سے بچنے کی دعا بھی مانگتے رہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کی گناہوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین

سبق: ۷ کفر و شرک

📖 **کفر:** جن باتوں پر ایمان لانا فرض اور ضروری ہے ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ ماننا ''کفر'' ہے۔

☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہ مانے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے کا انکار کرے یا تقدیر کا انکار کرے یا قیامت کے دن کو نہ مانے یا اللہ تعالیٰ کے احکام میں سے کسی بنیادی اور ضروری حکم مثلاً: نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کا انکار کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو جھٹلائے تو ان تمام صورتوں میں وہ ''کافر'' ہو جائے گا۔

📖 **شرک:** اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا شریک ماننا ''شرک'' ہے۔

📖 جو شخص اللہ تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی دوسرے کو شریک مانے وہ ''مشرک'' ہے۔

سبق: ۶	چھٹے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم	دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰		

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک:

☆ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود ماننا، جیسے: آتش پرست آگ کو معبود ماننے اور بت پرست بتوں کو معبود ماننے کی وجہ سے "مشرک" ہوئے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات میں شرک:

☆ جو صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں ان صفات میں کسی دوسرے کو اللہ تعالیٰ کا شریک ماننا۔ جیسے: کسی کو روزی دینے والا سمجھنا۔

☆ کسی میں بھی چاہے وہ نبی ہو یا فرشتہ، ولی ہو یا شہید، پیر ہو یا امام اللہ تعالیٰ کی صفتوں کی طرح کوئی صفت نہیں ہوسکتی۔

سبق: ۸

📖 گناہوں میں **سب سے بڑا گناہ کفر و شرک ہے،** کافر اور مشرک کو اللہ تعالیٰ کبھی معاف نہیں کریں گے اور وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

📖 قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

📖 "بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے چھوٹے ہر گناہ کو جس کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔" (۱)

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰			

☆ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

☆ ''یقین جانو کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائے، اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت حرام کر دی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔'' (۲)

کفریہ اور شرکیہ باتیں:

- کفر کو پسند کرنا، کسی دوسرے سے کفریہ بات کرنا، کسی وجہ سے اپنے ایمان پر شرمندہ ہونا اور یہ کہنا کہ اگر مسلمان نہ ہوتے تو فلانی چیز مل جاتی (اللہ کی پناہ)۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حکم مثلاً: ڈاڑھی کو برا سمجھنا، اس میں عیب نکالنا، کسی نبی یا فرشتہ کی توہین کرنا، ان کو برا بھلا کہنا۔
- کسی بزرگ یا پیر کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ہمارے حالات کی ان کو ہر وقت خبر رہتی ہے۔

☆ نجومی سے غیب کی باتیں پوچھنا، اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو نفع ونقصان کا مالک سمجھنا، کسی سے مرادیں مانگنا، روزی یا اولاد مانگنا وغیرہ۔

☆ کسی کی قبر یا مکان کا طواف کرنا، کسی جگہ کی کعبہ کے برابر تعظیم وادب کرنا۔

سبق: ۸	آٹھویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۹ بدعت اور بدعتی

بدعت: جن باتوں کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو یعنی جس بات کا ثبوت قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں نہ ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں اس کا وجود نہ ہو، اسے دین کا کام سمجھ کر ثواب کی نیت سے کیا جائے، اسے ''بدعت'' کہتے ہیں۔

بدعتی: جو کوئی بدعت کرے اسے ''بدعتی'' کہتے ہیں۔

☆ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَالَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ''۔[1]

ترجمہ: ''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی بات نکالی جو اس میں سے نہیں ہے، تو وہ مردود (ناقابل عمل) ہے۔''

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

''تم دین میں نئی بات نکالنے سے بچو کیوں کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔''[2]

بدعتی مسلمان تو رہتا ہے لیکن اس کا اسلام اور ایمان بہت ناقص اور کمزور ہو جاتا ہے۔

سبق: ۹	نویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۱۰ بدعتوں، بری رسموں اور بری باتوں کا بیان

- قبروں پر دھوم دھام سے میلہ کرنا، چراغ جلانا، چادریں ڈالنا، پختہ قبریں بنانا، قبروں کو چومنا، عورتوں کا قبروں اور مزاروں پر جانا۔
- تعزیہ بنانا یا اس پر حلوہ چڑھانا، تعزیہ کو سلام کرنا۔
- کسی چیز کو منحوس سمجھنا، محرم کے مہینے میں شادی نہ کرنا، تیجہ چالیسواں، رجب کے کونڈے وغیرہ کرنا۔
- شادی وغیرہ میں ساری خاندانی رسمیں کرنا، گانا بجانا، گانے سننا، ناچنا، مووی بنانا، تصویر کھینچوانا، نسب پر فخر کرنا، غمی میں چلّا کر رونا۔
- ہولی، دیوالی کی رسمیں کرنا، شب برأت یعنی پندرہ شعبان کی رات میں پٹاخے پھاڑنا۔
- اسلامی طریقہ کو چھوڑ کر غیروں کے طریقہ کو بہتر سمجھنا اور اس کو اختیار کرنا۔ یہ اور اس طرح کی تمام باتیں شریعت میں ناپسندیدہ ہیں۔

☆ ان تمام بری رسموں اور بری باتوں خصوصاً بدعت سے بچنا انتہائی ضروری ہے کیوں کہ جہاں بدعت کا رواج ہوتا ہے وہاں سنت زندگی سے نکل جاتی ہے اور بدعت ثواب کا کام سمجھ کر کی جاتی ہے۔ اس لیے بدعت سے توبہ کی توفیق بھی نہیں ملتی۔

☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کی بدعات اور تمام بری رسموں سے حفاظت فرمائے۔ آمین

سبق: ۱۰	دسویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱ / ۶	۲ / ۷	۳ / ۸	۴ / ۹	۵ / ۱۰	دستخط معلم		دستخط سرپرست	

عبادات

📖 **عبادات:** جو اعمال اللہ تعالیٰ نے ہم پر فرض کیے ہیں ۔(نماز ، روزہ ، زکوٰۃ ، حج وغیرہ) اور وہ اعمال جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ۔(قرآن کریم پڑھنا ، اس کا حفظ کرنا ، دین کا علم حاصل کرنا وغیرہ) انہیں ''عبادات'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ تراویح کی نماز

📖 **تراویح:** رمضان المبارک کے مہینے میں عشا کے فرض اور سنت کے بعد وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے ''تراویح'' کہتے ہیں۔

📖 ہر بالغ مرد وعورت پر بیس رکعت تراویح پڑھنا سنت مؤکدہ ہے ، لہٰذا بغیر عذر کے تراویح چھوڑنے والا گناہ گار ہوگا۔ (۱)

📖 تراویح کی نماز جماعت سے پڑھنا سنتِ مؤکدہ کفایہ ہے ۔یعنی محلے کے چند افراد نے جماعت کے ساتھ تراویح پڑھ لی تو باقی محلے والے تراویح کی جماعت چھوڑنے پر گناہ گار نہ ہوں گے۔ (۲)

☆ جس رات رمضان المبارک کا چاند نظر آتا ہے اسی رات سے رمضان المبارک کی ہر رات میں تراویح کی نماز پڑھی جاتی ہے اور جس رات عید کا چاند نظر آئے اس رات تراویح کی نماز نہیں پڑھی جاتی ہے۔

تراویح کی نماز کا طریقہ:

☆ عشا کے فرض اور سنت پڑھنے کے بعد تراویح کی نیت سے دو دو رکعت کر کے دس سلاموں کے ساتھ

بیس رکعتیں پڑھی جاتی ہیں اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر وقفہ کیا جاتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اس وقفہ کے درمیان بھی بیٹھے بیٹھے تسبیح اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہا جائے۔

☆ تراویح کی نماز میں پورے رمضان میں ایک مرتبہ قرآن کریم ختم کرنا سنت ہے۔ [۳]

☆ تراویح کی نماز کا وقت وہی ہے جو عشا کی نماز کا ہے البتہ تراویح کی نماز عشا کی نماز کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

تراویح کے مسائل:

☆ اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد پہنچے کہ تراویح کی نماز شروع ہو چکی ہو اور اس نے عشا کی نماز نہ پڑھی ہو تو وہ پہلے اپنی عشا کی فرض نماز اور دو رکعت سنت ادا کرے، اس کے بعد امام کے ساتھ تراویح میں شریک ہو۔

☆ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت کے ساتھ نہ پڑھی ہو وہ تراویح جماعت کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔

☆ اگر کسی کی تراویح کی چند رکعتیں جماعت کے ساتھ چھوٹ گئی ہوں اور وتر کی جماعت ہو رہی ہو تو وہ امام کے ساتھ پہلے وتر پڑھ لے پھر بقیہ تراویح پڑھے۔

سبق: ۱	پہلے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۲ مسافر کی نماز

📖 **مسافر:** جب کوئی شخص ۴۸ میل (تقریباً ۷۸ کلومیٹر) سفر کا ارادہ کر کے اپنی بستی یا شہر سے نکلے تو وہ شرعاً مسافر ہو جائے گا۔ چاہے یہ سفر گھنٹوں میں طے ہو جائے یا منٹوں میں۔

📖 جب مسافر اپنی بستی یا اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائے تو وہاں سے قصر شروع کرے گا، گھر سے نکلتے ہی قصر شروع نہ کرے۔ (۱)

📖 مسافر کے لیے ظہر، عصر اور عشا کی فرض نمازوں میں قصر کرنا واجب ہے۔ یعنی فرض کی چار رکعتوں کی جگہ دو رکعتیں پڑھنا۔ فجر، مغرب اور وتر کی نمازیں پوری پڑھی جائیں گی۔

☆ سفر میں فجر کی دو رکعت سنت کا اہتمام کریں۔ (۲)

☆ مسافر ظہر، عصر اور عشاء کی نماز چار رکعت جان بوجھ کر پڑھے تو گناہ گار ہوگا۔

☆ اگر بھول کر چار رکعت پڑھ لی اور دوسری رکعت میں بیٹھ کر تشہد پڑھ لی ہے تو دو رکعتیں فرض ہو گئیں اور دو رکعتیں نفل ہو جائیں گی۔ البتہ آخر میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔ (۳)

📖 مسافر جب تک کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہیں کرے گا اس وقت تک قصر کرتا رہے گا اور جب مسافر کسی شہر یا گاؤں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے تو اس وقت پوری نماز پڑھے گا۔ (۴)

☆ اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس امام کے ساتھ پوری نماز پڑھے گا۔ (۵)

☆ چلتی ریل گاڑی اور جہاز میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اگر کھڑے ہونے کی حالت میں گرنے کا ڈر ہو یا

چکّر آنے کا ڈر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھ سکتے ہیں لیکن اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکتے ہوں تو ایسی صورت میں بیٹھ کر نماز پڑھنا درست نہیں ہے۔(۶)

☆ اگر نماز کے دوران جہاز یا ریل کے گھوم جانے سے نمازی کا رخ قبلہ کی طرف سے گھوم جائے (اور اسے اس کا علم ہو) تو فوراً قبلہ کی طرف رخ پھیر لیں ورنہ نماز نہ ہوگی۔(۷)

📖 اگر سفر میں نماز قضا ہو جائے تو گھر پہنچ کر ظہر، عصر اور عشاء کی دو دو رکعتوں ہی کی قضا کی جائے گی۔ اور اگر گھر میں رہتے ہوئے نماز چھوٹ جائے اور سفر میں قضا کریں تو ظہر، عصر اور عشا کی چار رکعت قضا کریں گے۔(۸)

سبق: ۳ بیمار کی نماز

📖 نماز دین کا ستون ہے، ہر حال میں نماز پڑھنا ضروری ہے۔ بیماری کی حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہوتی۔ البتہ اس میں کچھ سہولت ضرور ہو جاتی ہے۔

☆ اگر بیماری میں کھڑے ہونے کی طاقت نہ ہو یا کھڑے ہونے سے سخت تکلیف ہوتی ہو یا بیماری کے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یا سر میں چکر آ کر گر جانے کا ڈر ہو یا کھڑے ہونے کی طاقت تو ہو لیکن رکوع، سجدہ نہیں کیا جا سکتا ہو تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

☆ کوئی شخص پورا وقت کھڑا نہیں ہو سکتا لیکن تھوڑی دیر کھڑا رہ سکتا ہے تو اس کے لیے اتنی دیر کھڑا ہونا ضروری ہے، چاہے وہ تکبیر تحریمہ (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ) کہنے کی مقدار ہی کیوں نہ ہو۔

سبق: ۲	دوسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

☆ اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی حالت میں رکوع، سجدہ کیا جا سکتا ہو تو رکوع، سجدہ کرے ورنہ رکوع اور سجدہ اشارہ سے کرے، البتہ سجدہ کے اشارے میں سر کو زیادہ جھکائے۔

☆ بیماری میں بیٹھ کر بھی نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹے لیٹے ہی نماز پڑھ لے۔

☆ لیٹ کر نماز پڑھنے کی بہتر صورت یہ ہے کہ سیدھا لیٹے اور پاؤں قبلہ کی طرف کر لے اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر سر تھوڑا اونچا کر لے اور سر کے اشارہ سے رکوع سجدہ کرے۔ (۱)

قضا نماز

📖 **قضا نماز:** نماز کو اس کے مقررہ وقت کے ختم ہونے کے بعد پڑھنے کو "قضا" کہتے ہیں۔ جیسے: فجر کی نماز سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھی جائے تو فجر کی نماز قضا کہلائے گی۔

☆ فرض نماز کی قضا فرض ہے اور واجب نماز کی قضا واجب ہے۔ (۱)

☆ ہر فرض نماز کو اس کے مقررہ وقت ہی میں ادا کرنا انتہائی ضروری ہے اور بغیر کسی عذر کے قضا کرنا جائز نہیں ہے۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص دو نمازوں کو بغیر کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔" (۲)

☆ اللہ نہ کرے اگر کوئی نماز چھوٹ جائے اور اس کو اس کے مقررہ وقت میں نہ پڑھ سکیں تو بعد میں جب بھی موقع ملے جلد سے جلد اس کی قضا کر لیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، توبہ کریں اور آئندہ

نماز قضا نہ کرنے کا پکا ارادہ کریں۔

☆ قضا نماز کے لیے کوئی وقت متعین نہیں ہے۔ ایک ہی وقت میں کئی قضا نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔

☆ تین اوقات میں قضا نماز نہیں پڑھ سکتے (طلوعِ آفتاب، زوال اور غروبِ آفتاب) جن کی تفصیل "حصہ دوم" صفحہ ۴۳ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔

سبق: ۴ سجدۂ سہو

📖 **سجدۂ سہو:** سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ بھولے سے نماز میں کمی یا زیادتی کی وجہ سے نقصان آجاتا ہے بعض نقصان ایسے ہیں کہ ان کو دور کرنے کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان کو **سجدۂ سہو** کہتے ہیں۔

📖 سجدۂ سہو سے نقصان کی کمی اس وقت دور ہوگی جب یہ تمام باتیں بھولے سے ہوئی ہوں، اگر جان بوجھ کر ایسا کیا جائے تو سجدۂ سہو کافی نہیں ہوگا بل کہ نماز لوٹانی پڑے گی۔

ان صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے:

☆ نماز میں کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے، جیسے فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ چھوٹ جائے۔

☆ فرض یا واجب ادا کرنے میں ایک رکن کی مقدار کے برابر تاخیر ہو جائے جیسے: سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد ایک رکن یعنی (تین مرتبہ **سبحان الله** کہنے) کی مقدار خاموش کھڑا رہے۔

سبق: ۳۰	تیسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

☆ کسی رکن کی ترتیب بھولے سے آگے پیچھے ہوجائے جیسے: کوئی سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھے۔

☆ کوئی واجب بھول کے بدل جائے جیسے جہری (بلند آواز سے قرأت کی جانے والی) نمازوں (فجر، مغرب، عشا) میں آہستہ آواز سے یا سری (آہستہ آواز سے قرأت کی جانے والی) نمازوں (ظہر، عصر) میں بلند آواز سے قرأت کرے تو ان تمام صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہوگا۔

☆ اگر ایک نماز میں کئی مرتبہ بھول سے ایسی باتیں ہوجائیں جن سے سجدۂ سہو واجب ہوجاتا ہے تو صرف ایک مرتبہ سجدۂ سہو کرلینا کافی ہوگا۔

📖 سجدۂ سہو کا حکم تمام نمازوں میں برابر ہے، چاہے فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

☆ آخری قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیریں اور دو سجدے کرلیں۔ پھر بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں، بائیں دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کریں۔

☆ اگر کسی شخص نے بھول کر دونوں طرف سلام پھیرلیا پھر سجدۂ سہو یاد آیا تو اگر کسی سے بات نہ کی ہو اور سینہ قبلہ سے نہ پھیرا ہو تو دو سجدے کرکے نماز پوری کرے، نماز درست ہوجائے گی۔

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۵ سجدۂ تلاوت

📖 **سجدۂ تلاوت:** قرآن کریم میں چودہ مقامات ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اسے ''سجدۂ تلاوت'' کہتے ہیں۔

☆ اگر نماز میں سجدہ کی آیت تلاوت کریں تو اسی وقت تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں چلے جائیں۔

☆ اگر نماز سے باہر ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کھڑے ہوکر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور سجدہ میں کم ازکم تین مرتبہ ''سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی'' پڑھیں۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے بغیر سلام پھیرے اٹھ جائیں۔

☆ اگر کھڑے ہوئے بغیر بیٹھے بیٹھے ہی سجدہ کرلیا تب بھی درست ہے۔[۱]

☆ اگر نماز میں سجدہ کی آیت تلاوت کرنے کے بعد رکوع کیا اور رکوع ہی میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرلی تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا۔[۲]

📖 اگر نماز میں سجدہ کی آیت پڑھی مگر نماز میں سجدہ تلاوت نہ کیا تو نماز کے بعد سجدہ کرنے سے سجدۂ تلاوت ادا نہیں ہوگا اور وہ شخص گناہ گار ہوگا۔ اب اس پر توبہ واستغفار کیا جائے۔[۳]

☆ سجدہ کی ایک ہی آیت اگر ایک ہی مجلس میں بار بار پڑھی یا سنی جائے تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا۔[۴]

☆ ایک جگہ بیٹھ کر سجدہ کی کوئی آیت پڑھی پھر قرآن مجید کی تلاوت ختم کرنے کے بعد اسی جگہ بیٹھے ہوئے کسی اور کام میں مشغول ہوگئے۔ جیسے کھانا کھانے لگے، اس کے بعد پھر وہی آیت اسی جگہ پڑھی تب دو سجدے واجب ہوں گے۔[۵]

☆ اگر سجدہ کی مختلف آیتیں پڑھی یا سنی جائیں تو ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ سجدہ کرنا ہوگا چاہے مجلس ایک ہی ہو۔[۶]

سبق: ۵	پانچویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۶ زکوٰۃ

📖 **زکوٰۃ:** اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق اپنے مال کا مقررہ حصہ مسلمان غریب، فقیر کو مالک بنا کر دینے کو "زکوٰۃ" کہتے ہیں۔

📖 زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ، مرد اور عورت پر جو نصاب کا مالک ہو جائے فرض ہے۔

📖 زکوٰۃ کا انکار کرنے والا کافر ہے اور جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ سخت گناہ گار ہوگا۔

☆ اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا، یا ساڑھے باون تولہ چاندی ہو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر تجارت کا مال یا اتنا روپیہ ہو جو ضرورت سے زیادہ اور قرض سے خالی ہو تو وہ شخص نصاب کا مالک ہے۔

☆ جب اس پر ایک قمری سال گزر جائے تو اس مال کا چالیسواں حصہ (ڈھائی فی صد) زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

☆ فقیر و مسکین جو نصاب کا مالک نہ ہو اور وہ ضرورت مند ہو۔

☆ وہ شخص جس پر لوگوں کا قرض ہو اور اس کے پاس قرض کی ادائیگی کی کوئی صورت نہ ہو۔

☆ مسافر جو حالت سفر میں مال کا محتاج ہو گیا ہو اگرچہ وہ اپنے وطن میں مال دار ہو۔

☆ اپنے رشتہ دار جیسے بھائی، بہن اور ان کی اولاد، چچا، پھوپھی، خالہ، ماموں، ساس، سسر، داماد وغیرہ میں سے جو ضرورت مند ہوں ان کو زکوٰۃ دینا افضل ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں:

☆ مال دار شخص جس پر خود زکوٰۃ فرض ہے۔

☆ سید اور بنو ہاشم (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے)۔

☆ ماں، باپ، دادا، دادی، نانا، نانی، بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ، نواسی وغیرہ۔
شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے۔

☆ کافر۔

زکوٰۃ کے مسائل:

☆ زکوٰۃ ادا کرتے وقت یا مال الگ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت ضروری ہے یعنی دل سے ارادہ ہو کہ زکوٰۃ نکال رہا ہوں۔ بغیر نیت کے زکوۃ ادا نہ ہوگی۔ (۱)

☆ زکوٰۃ میں مالک بنانا ضروری ہے اگر زکوٰۃ کے پیسوں سے کنواں کھدوا دیا، یا سڑک بنوادی تو زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

☆ زمین کی پیداوار اور مویشیوں (گائے، بکری وغیرہ) پر بھی زکوۃ فرض ہوتی ہے جن کی تفصیل بڑی کتابوں سے معلوم کر لی جائے۔

سبق:٦	چھٹے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		٦	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۷ روزہ

روزہ: صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور نفسانی خواہشات سے رکے رہنے کو "روزہ" کہتے ہیں۔ (۱)

فرض روزے: سال بھر میں ایک مہینہ یعنی رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں۔ (۲)

رمضان المبارک کے روزے ہر مسلمان عاقل، بالغ، مرد وعورت پر فرض ہیں، ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر عذر کے چھوڑنے والا سخت گناہ گار اور فاسق ہے۔ (۳)

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

① سرمہ لگانا۔ (۱)

② بدن پر تیل ملنا یا سر میں تیل ڈالنا۔ (۲)

③ ٹھنڈک کے لیے غسل کرنا۔ (۳)

④ مسواک کرنا اگرچہ تازہ اور تر شاخ کی ہو۔ (۴)

⑤ خوش بو لگانا یا سونگھنا۔ (۵)

⑥ بھولے سے کچھ کھا پی لینا۔ (۶)

⑦ خود بخود قے ہو جانا، کم ہو یا زیادہ ایک مرتبہ ہو یا تھوڑی کئی مرتبہ ہو۔ (۷)

⑧ اپنا تھوک نگلنا۔

ان تمام چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم						دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰								

سبق: ۸ روزے کے مفسدات

روزہ توڑنے والی چیزوں کو "روزہ کے مفسدات" کہتے ہیں۔

① کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے اتر گئی۔

② روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بغیر ارادہ کے حلق میں پانی چلا گیا۔

③ قے آئی اور جان بوجھ کر لوٹالی (اور اگر خود لوٹ جائے تو روزہ نہ ٹوٹے گا)۔

④ جان بوجھ کر منہ بھر کے قے کرنا۔

⑤ کنکریاں یا گٹھلی یا کوئی بے مزہ چیز جان بوجھ کر نگلنا۔

☆ ⑥ دانتوں میں رہ گئی کوئی چیز زبان سے نکال کر نگل لینا اگر وہ نکالی ہوئی چیز چنے کے دانے کے برابر ہے تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر اس سے کم ہے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

☆ ⑦ اگر چنے کی مقدار سے کم چیز منہ سے باہر نکالی اور پھر منہ میں ڈال کر نگل لی تو اس چھوٹی سی چیز کے نگلنے سے بھی روزہ ٹوٹ جائے گا۔

⑧ کان میں تیل یا دوائی ڈالنا۔

⑨ دانتوں سے نکلے ہوئے خون کو نگل لینا جب کہ خون تھوک سے زیادہ ہو۔

⑩ بھولے سے کچھ کھا پی لیا پھر یہ سوچ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا ہے جان بوجھ کر کھا لینا۔

⑪ سحری کھائی یہ سمجھ کر کہ ابھی صبح صادق نہیں ہوئی پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

⑫ یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو چکا ہے افطار کر لیا پھر معلوم ہوا کہ ابھی دن باقی ہے۔

ان تمام صورتوں میں روزہ ٹوٹ جائے گا اور صرف قضا لازم ہوگی۔

سبق: ۸	آٹھویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰			سرپرست

سبق: ۹ اعتکاف

📖 **اعتکاف:** مرد کے لیے مسجد میں اور عورت کے لیے اپنے گھر میں نماز کی جگہ میں اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کو "اعتکاف" کہتے ہیں۔[۱]

☆ رمضان کے آخری دس دن یعنی بیسویں تاریخ کے سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے سے لے کر جس دن عید کا چاند نظر آئے اس دن کے سورج غروب ہونے تک اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔ یعنی محلہ کے کچھ لوگوں نے اعتکاف کرلیا تو باقی محلہ والے اعتکاف نہ کرنے پر گناہ گار نہ ہوں گے۔[۲]

اعتکاف کی فضیلت:

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس نے عبادت سمجھ کر اور ثواب حاصل کرنے کے لیے اعتکاف کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔"[۳]

حج

📖 **حج:** حج کے دنوں میں مخصوص افعال اور خانہ کعبہ کے طواف کرنے کو "حج" کہتے ہیں۔[۱]

📖 ہر مسلمان، عاقل، بالغ مرد و عورت پر جو بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔ البتہ عورت کے ساتھ اس کے شوہر یا محرم کا ہونا بھی ضروری ہے۔

📖 حج کے دن پانچ ہیں: ۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک۔[۲]

سبق: ۹	نویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۱۰　　حج کے فرائض

حج کے تین فرض ہیں:

❶ **احرام باندھنا:** یعنی دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ پڑھنا۔

تلبیہ: "لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ۔"

❷ **وقوفِ عرفات:** نو ذی الحجہ کے دن زوالِ آفتاب کے بعد سے لے کر دس ذی الحجہ کی صبح صادق کے درمیانی وقت میں "عرفات" میں ٹھہرنا، اگرچہ تھوڑی سی دیر کے لیے ہو۔

❸ **طوافِ زیارت:** وقوف عرفات کے بعد طواف کرنا۔ [۳]

ان تینوں فرائض میں سے اگر ایک بھی چھوٹ جائے تو حج نہ ہوگا۔

حج کے واجبات

حج کے چھ واجبات ہیں:

① مزدلفہ میں ٹھہرنا۔　② صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

③ جمرات کو کنکری مارنا۔　④ قربانی کرنا۔

⑤ حلق کرانا (سر منڈانا) یا سر کے بال چھوٹے کروانا۔　⑥ طوافِ وداع کرنا۔ [۴]

☆ ان واجبات میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے تو حج ہو جائے گا، چاہے قصداً چھوڑا ہو یا بھول کر لیکن اس کی جزا لازم ہوگی۔ جس کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

سبق: ۱۰	دسویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

احادیث

احادیث: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی باتوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کیے ہوئے کاموں کو ''احادیث'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ گزشتہ سالوں کی دہرائی

①

بھائی چارگی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ۔''[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔''

②

سلام پھیلانا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَفْشُوا السَّلَامَ۔''[2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو۔''

ہدایت برائے اساتذہ/معلمات

اس سال کے نصاب میں گزشتہ سال کی احادیث بھی یاد کرائیں تاکہ طلبا چار سال میں چالیس (۴۰) احادیث مکمل یاد کرلیں۔

(۳)

غصے کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”لَا تَغْضَبْ۔“(۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”غصہ مت کیا کرو۔“

(۴)

صحیح رکوع وسجدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”اَتِمُّوا الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔“(۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”رکوع اور سجدے کو پورا پورا اَدا کرو۔“

(۵)

کھانے کا اہم ادب

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا۔“(۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا۔“

(۶)

روزے کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ۔“(۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”روزہ ڈھال ہے۔“

⑦

کنجوسی کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’اِتَّقُوا الشُّحَّ۔‘‘(۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’کنجوسی سے بچو۔‘‘

⑧

صلہ رحمی کا حکم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’صِلُوا الْاَرْحَامَ۔‘‘(۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’رشتہ داروں کے ساتھ تعلق جوڑے رکھو۔‘‘

⑨

مدد صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ۔‘‘(۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم مدد مانگو تو اللہ تعالیٰ ہی سے مانگا کرو۔‘‘

⑩

ظلم کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’اِتَّقُوا الظُّلْمَ۔‘‘(۱۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ظلم کرنے سے بچو۔‘‘

(۱۱)

ختم نبوت

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَنَا خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِىْ۔''(۱۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں سب سے آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

(۱۲)

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ۔''(۱۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

(۱۳)

کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تَبُلْ قَآئِمًا۔''(۱۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھڑے ہوکر پیشاب نہ کیا کرو۔''

(۱۴)

جھکتا تولنا

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''زِنْ وَاَرْجِحْ۔''(۱۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تول اور جھکتا تول۔''

۱۵

زبان کی حفاظت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ۔''(۱۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔''

۱۶

چغل خوری کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔''(۱۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

۱۷

وضو کی اہمیت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ۔''(۱۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''

۱۸

رحم کرنا

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ۔''(۱۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو (دوسروں پر) رحم نہ کرے اس پر رحم نہیں کیا جاتا (اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتے)۔''

سبق: ۱	پہلے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۲

(۱۹)

مسلمانوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ۔''(۱۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔''

(۲۰)

ستر چھپانے کا حکم

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ۔''(۲۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنی ران کو کھلا مت رکھو۔''

(۲۱)

نیت کی اہمیت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔''(۲۱)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

(۲۲)

فجر کی نماز کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ''مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ۔''(۲۲)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے فجر کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں آگیا۔''

(۲۳)

رشوت کا وبال

"لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاشِیَ وَالْمُرْتَشِیَ۔"(۲۳)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔"

(۲۴)

مسلمان کے ساتھ جھگڑنے کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "لَاتُمَارِ اَخَاکَ۔"(۲۴)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے بھائی کے ساتھ جھگڑا نہ کرو۔"

(۲۵)

گانے کا نقصان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اِنَّ الْغِنَآءَ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ۔"(۲۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بے شک گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔"

(۲۶)

دین سراسر خیر خواہی ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔"(۲۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین سراسر خیر خواہی ہے۔"

(۲۷)

دعا کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔‘‘ (۲۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’دُعا عبادت کا مغز ہے۔‘‘

(۲۸)

چھینا جھپٹی کا نقصان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’مَنِ انْتَھَبَ نُھْبَۃً فَلَیْسَ مِنَّا۔‘‘ (۲۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو شخص کوئی چیز چھین کر لے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں ہے۔‘‘

(۲۹)

پڑوسی کو تکلیف دینے کا نقصان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَّا یَأْمَنُ جَارُہٗ بَوَآئِقَہٗ۔‘‘ (۲۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے شر وفساد سے اُس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔‘‘

(۳۰)

اچھے اخلاق کی فضیلت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ’’اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا۔‘‘ (۳۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’بے شک تم میں سے میرے پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو اچھے اخلاق والے ہوں۔‘‘

اس سال کے اسباق

(۳۱)

اللہ تعالیٰ سے ڈرو

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''اِتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُ مَا کُنْتَ۔''[۳۱]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم جہاں کہیں ہو اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔''

سبق: ۳

(۳۲)

پاکی کی اہمیت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔''[۳۲]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''پاکی ایمان کا حصہ ہے۔''

سبق: ۲	دوسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

(۳۳)

چوری کرنے کا نقصان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''لَعَنَ اللّٰہُ السَّارِقَ۔''[۳۳]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے چور پر لعنت فرمائی ہے۔''

(۳۴)

حسد اور کینہ کی ممانعت

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا۔''[۳۴]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ حسد نہ کرو اور ایک دوسرے کے لیے کینہ نہ رکھو۔''

سبق: ۳۰	تیسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۴

(۳۵)

سچائی کا فائدہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ، وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِىْ اِلَى الْجَنَّةِ۔''(۳۵)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ بات کہو! اس لیے کہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے۔''

(۳۶)

جھوٹ کا نقصان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

''اِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ، فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِىْ اِلَى الْفُجُوْرِ، وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِىْ اِلَى النَّارِ۔''(۳۶)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جھوٹ سے بچو! اس لیے کہ جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ دوزخ میں پہنچا دیتا ہے۔''

(۳۷)

کفار کے ساتھ مشابہت کا انجام

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ۔''(۳۷)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص جس قوم کی مشابہت اختیار کرے گا اس کا انجام انہیں کے ساتھ ہوگا۔''

سبق: ۵

(۳۸)

بہترین عمل

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''اَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِھَا وَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ۔''(۳۸)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سب سے بہتر عمل اپنے وقت پر نماز پڑھنا اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔''

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

(۳۹)

جھوٹا دعوٰی کرنے کا نقصان

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''مَنِ ادَّعٰی مَا لَیْسَ لَہٗ فَلَیْسَ مِنَّا۔''(۳۹)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو دعوٰی کرے اس چیز کا جو اس کی نہ ہو وہ ہم (مسلمانوں) میں سے نہیں۔''

(۴۰)

مؤمن اللہ تعالیٰ کے حکموں کا پابند ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ:

''اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ۔''(۴۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

سبق: ۵	پانچویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰			سرپرست	

گزشتہ سالوں کی دہرائی

خاص موقعوں پر کہے جانے والے مسنون اذکار

اذکار: جن کلمات سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جاتا ہے ان کو ''اذکار'' کہتے ہیں۔

سبق:٦

①

اونچی جگہ پر چڑھتے ہوئے کہیں

اَللّٰهُ اَكْبَرُ [۱]

ترجمہ: ''اللہ سب سے بڑا ہے۔''

②

نیچے اترتے ہوئے کہیں

سُبْحَانَ اللّٰهِ [۲]

ترجمہ: ''اللہ کی ذات پاک ہے۔''

ہدایت برائے اساتذہ/معلمات

اس سال کا نصاب مسنون دعائیں شروع کرنے سے پہلے گزشتہ سالوں کے اسباق (مسنون اذکار و دعائیں) کی دہرائی کرائیں تاکہ طلبا کو یہ یاد رہیں۔

③

کوئی چیز اچھی لگے تو کہیں

📖 مَاشَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (٣)

☆ ترجمہ: ''جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں کوئی طاقت نہیں۔''

④

جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ ظاہر کریں تو کہیں

📖 اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ (٤)

☆ ترجمہ: ''اگر اللہ نے چاہا۔''

⑤

کسی کے مرنے کی خبر یا کوئی تکلیف پہنچے یا کوئی چیز گم ہو جائے تو کہیں

📖 اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ (٥)

☆ ترجمہ: ''ہم سب اللہ ہی کے ہیں، اور ہم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

⑥

کوئی کچھ دے یا اچھا سلوک کرے تو یہ کہیں

📖 جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا (٦)

☆ ترجمہ: ''اللہ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔''

مسنون دعائیں

مسنون دعائیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دعائیں مانگیں اور امت کو سکھائیں ان کو ''مسنون دعائیں'' کہتے ہیں۔

①

کھانے سے پہلے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ۔ (۷)

ترجمہ: ''میں اللہ کے نام اور اللہ کی برکت کے ساتھ (کھانا شروع کرتا ہوں)۔''

②

کھانے کے شروع میں دعا پڑھنا بھول جائیں تو یہ دعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ۔ (۸)

ترجمہ: ''شروع اور آخر میں اللہ کا نام لے کر (کھاتا ہوں)۔''

③

کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ۔ (۹)

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔''

④

دودھ پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ۔ (۱۰)

☆ ترجمہ: ”اے اللہ! اس میں ہمارے لیے برکت عطا فرما اور ہمیں اس سے زیادہ عطا فرما۔“

⑤

سوتے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰی۔ (۱۱)

☆ ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیرے ہی نام سے مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔“

⑥

سو کر اٹھنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (۱۲)

☆ ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف سب کو جانا ہے۔“

⑦

علم میں اضافے کی دعا

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ (۱۳)

☆ ترجمہ: ”اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔“

(۸)

افطار کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ۔ (۱۴)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں نے تیرے لیے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی دیے ہوئے رزق سے افطار کیا۔“

(۹)

وضو کے درمیان کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ (۱۵)

ترجمہ: ”اے اللہ! میرے گناہ بخش دیجیے اور میرا گھر کشادہ کر دیجیے اور میری روزی میں برکت عطا فرما دیجیے۔“

(۱۰)

وضو کے بعد کی دعا

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ (۱۶)

ترجمہ: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے کر دیجیے اور مجھے پاک وصاف لوگوں میں سے کر دیجیے۔“

(۱۱)

مسجد میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْٓ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔ (۱۷)

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! تو میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔‘‘

(۱۲)

مسجد سے نکلنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔ (۱۸)

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔‘‘

(۱۳)

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (۱۹)

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! میں آپ سے (گھر کے) اندر داخل ہونے اور (گھر سے) باہر نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ کے نام کے ساتھ ہم اندر داخل ہوئے، اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم باہر نکلے، اور اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا جو ہمارا رب ہے۔‘‘

(١٤)

گھر سے نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ (٢٠)

☆ ترجمہ: ''اللہ کے نام کے ساتھ (میں نکلا)، میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے اور نیکیوں پر چلنے کی طاقت صرف اللہ ہی کی طرف سے ہے۔''

(١٥)

بیت الخلا میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ۔ (٢١)

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! میں ناپاک جنوں (مذکر ومؤنث) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

(١٦)

بیت الخلا سے نکلنے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰى وَعَافَانِیْ۔ (٢٢)

☆ ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دور کردی اور مجھے عافیت بخشی۔''

سبق: ٦	چھٹے مہینے میں دس دن پڑھائیں	١	٢	٣	٤	٥	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		٦	٧	٨	٩	١٠				

سبق: ۷

(۱۷)

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَا ِۨ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا ِۨ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ[۲۳] اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔[۲۴]

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! اے اس دعوت کامل اور اس کے نتیجے میں کھڑی ہونے والی نماز کے رب! تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود تک پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔''

(۱۸)

صبح اور شام کی تین مسنون دعائیں

صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا۔[۲۵]

☆ ترجمہ: ''میں اللہ کو رب اور اسلام کو دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی ماننے پر راضی ہوں۔''

(۱۹)

صبح وشام تین مرتبہ یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔[۲۶]

☆ ترجمہ: ''شروع اُس اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے آسمان اور زمین میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اچھی طرح جاننے والا ہے۔''

۲۰

صبح وشام سات مرتبہ یہ دعا مانگیں:

📖 **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔** (۲۷)

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! مجھے جہنم سے بچالیجیے۔''

۲۲

جب صبح ہوتو یہ دعا پڑھیں

📖 **اَللّٰھُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ۔** (۲۸)

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! ہم نے آپ ہی کی قدرت سے صبح کی اور شام کی اور آپ ہی کی قدرت سے ہم زندہ ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔''

۲۲

جب شام ہوتو یہ دعا پڑھیں

📖 **اَللّٰھُمَّ بِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْیٰی وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ النُّشُوْرُ۔** (۲۹)

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! ہم نے آپ ہی کی قدرت سے شام کی اور صبح کی اور آپ ہی کی قدرت سے ہم زندہ ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف جانا ہے۔''

(٢٣)

کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (٣٠)

☆ ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور میری طاقت وقوت کے بغیر مجھ کو یہ عطا فرمایا۔“

(٢٤)

نیا کپڑا پہننے کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ، اَسْئَلُكَ خَیْرَهٗ وَخَیْرَ مَاصُنِعَ لَهٗ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَاصُنِعَ لَهٗ۔ (٣١)

☆ ترجمہ: ”اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے، تو نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں تجھ سے اس کپڑے کی بھلائی کا اور اس چیز کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے اور میں تجھ سے اس کی برائی سے اور اس چیز کی برائی سے پناہ چاہتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا ہے۔“

(٢٥)

مسلمان کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو یہ دعا دیں

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ (٣٢)

☆ ترجمہ: ”تم پہنو اور پرانا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں اور دے۔“

(۲۶)

دعوت کا کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (۳۳)

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔''

(۲۷)

مجلس سے اٹھنے کی دعا

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ۔ (۳۴)

☆ ترجمہ: ''اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔''

(۲۸)

جب کسی کو رخصت کرنے لگیں تو یہ دعا دیں

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ (۳۵)

☆ ترجمہ: ''میں تمہارے دین اور تمہاری امانت اور تمہارے کاموں کا انجام اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔''

(۲۹)

سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقۡرِنِيۡنَ ۙ وَاِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنۡقَلِبُوۡنَ (۳۶)

☆ ترجمہ: ''پاک ہے وہ ذات جس نے اس (سواری) کو ہمارے بس میں دے دیا، ورنہ ہم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اس کو قابو میں لا سکتے اور بے شک ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔''

(۳۰)

جب کسی منزل پر ٹھہرنے لگیں تو یہ دعا مانگیں

اَعُوْذُ بِكَلِمٰتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ (۳۷)

☆ ترجمہ: ''اللہ کے پورے کلمات کے واسطے سے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔''

(۳۱)

سفر سے لوٹنے کی دعا

آئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔ (۳۸)

☆ ترجمہ: ''(ہم سفر سے) لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت (اور اس کی) تعریف کرنے والے ہیں۔''

۳۲

جب نیا چاند دیکھیں تو یہ دعا مانگیں

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ، رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہُ۔ (۳۹)

☆ ترجمہ: ”اے اللہ! اس چاند کو ہمارے اوپر خیر و برکت، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند!) میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے۔“

۳۳

جب سورج نکلے تو یہ دعا پڑھیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَقَالَنَا یَوْمَنَا ھٰذَا وَلَمْ یُھْلِکْنَا بِذُنُوْبِنَا۔ (۴۰)

☆ ترجمہ: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جس نے ہمیں معاف فرما کر یہ دن ہمیں عطا فرمایا اور ہمیں ہمارے گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کیا۔“

اس سال کے اسباق

(۳۴)

خوشی کے موقع پر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ [۴۱]

☆ ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جس کے فضل سے تمام کام پورے ہوئے ہیں۔''

(۳۵)

ناگواری کے موقع پر کہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ۔ [۴۲]

☆ ترجمہ: ''تمام تعریفیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔''

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۸

(۳۶)

ہدایت وتقوٰی مانگنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی۔[۴۳]

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیز گاری اور پاک دامنی اور (تیرے علاوہ سے) بے نیازی کا سوال کرتا ہوں۔‘‘

(۳۷)

اچھے اخلاق کی دعا

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَایَھْدِیْ لِاَحْسَنِھَآ اِلَّآ اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَھَا لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَھَآ اِلَّآ اَنْتَ۔[۴۴]

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! مجھے اچھے اخلاق نصیب فرما۔ تیرے علاوہ اچھے اخلاق کوئی عطا نہیں کرسکتا اور برے اخلاق مجھ سے دور فرما تیرے علاوہ مجھ سے کوئی برے اخلاق دور نہیں کرسکتا۔‘‘

(۳۸)

نفاق اور بری عادتوں سے پناہ مانگنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْٓءِ الْاَخْلَاقِ۔ (۴۳)

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی اور نفاق اور برے اخلاق سے۔‘‘

سبق: ۹

(۳۹)

جب بازار میں جائیں تو یہ دعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا السُّوْقِ وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْھَا یَمِیْنًا فَاجِرَۃً اَوْ صَفْقَۃً خَاسِرَۃً۔ (۴۶)

☆ ترجمہ: ’’اے اللہ! میں آپ سے اس بازار کی بھلائی کا اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کے شر سے اور جو چیزیں اس میں ہیں ان کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی جھوٹی قسم یا گھاٹے کے معاملے میں پڑ جاؤں۔‘‘

سبق: ۸	آٹھویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

(۴۰)

جب بارش ہونے لگے تو یہ دعا مانگیں

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا۔ (۴۷)

☆ ترجمہ: ”اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنا۔“

(۴۱)

بیمار کی عیادت کی دعا

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔ (۴۸)

☆ ترجمہ: ”کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا یہ بیماری تمہارے گناہوں کو ختم کردے گی۔“

(۴۲)

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دل میں یہ دعا پڑھیں

📖 اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔ [۴۹]

☆ ترجمہ: ''سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تمہیں مبتلا کیا اور اس نے اپنی بہت سی مخلوق پر مجھے فضیلت دی۔''

سبق: ۱۰

(۴۳)

قبرستان میں داخل ہونے کی دعا

📖 اَلسَّلَامُ عَلَیْكُمْ یَآ اَهْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔ [۵۰]

☆ ترجمہ: ''سلام تم پر اے قبر والو! اللہ تعالیٰ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے تم ہم سے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔''

سبق: ۹	نویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

(۴۴)

جامع دعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔ (۵۱)

☆ **ترجمہ:** ”اے اللہ! ہم آپ سے وہ تمام بھلائیاں مانگتے ہیں جو آپ سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگیں اور ان تمام برائیوں سے پناہ چاہتے ہیں جن سے آپ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ چاہی اور تو ہی وہ ذات ہے جس سے مدد مانگی جاتی ہے اور تو ہی دعا قبول کرنے والا ہے۔ اور نہیں ہے گناہوں سے بچنے کی طاقت مگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت سے اور نہیں ہے نیکی کی قوت مگر اللہ تعالیٰ کی مدد سے۔“

سبق: ۱۰	دسویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سیرتِ خلفاء

📖 **سیرتِ خلفاء:** خلفائے راشدین کی زندگی کے حالات کو "سیرتِ خلفاء" کہتے ہیں۔

سبق: ١ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انتہائی قریبی ساتھی اور دوست تھے۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ کا نام "عبداللہ"، کنیت "ابوبکر" اور لقب "صدیق" تھا۔

📖 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ کا تعلق قریش کے خاندان "بنو تیم" سے تھا۔

📖 آپ کے والد کا نام "عثمان" اور کنیت "ابو قحافہ" تھی۔

☆ آپ بچپن ہی سے نیک طبیعت انسان تھے۔

☆ اسلام سے پہلے بھی آپ رضی اللہ عنہ کی مکہ میں بہت عزت تھی۔

☆ مکہ والے اپنے جھگڑوں کا فیصلہ آپ رضی اللہ عنہ سے کرواتے تھے۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ نبیوں کے بعد افضل ترین انسان اور سب سے افضل صحابی ہیں۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں نے ہر شخص کے احسان کا بدلہ دے دیا مگر ابوبکر کے احسانات کا بدلہ اللہ ہی دیں گے۔"(١)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کو بہت قریب سے دیکھا تھا، اس لیے آپ رضی اللہ عنہ کو اس بات کا یقین تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی جھوٹ نہیں بول سکتے۔

📖 نبوت ملنے کے بعد جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انھوں نے فوراً اسلام قبول کرلیا اور مردوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لاتے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دینے لگے اور اسلام کی تبلیغ میں مشغول ہو گئے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر طرح سے ساتھ دیا۔

☆ مکہ مکرمہ کی تیرہ سالہ زندگی میں آپ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر قسم کے دکھ درد میں شریک رہے۔

☆ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

📖 اس سفر میں آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین دن غار ثور میں رہے۔ اس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا۔ (۲)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ (۳)

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے جان و مال کے ساتھ اسلام کی خدمت کی۔ غزوہ تبوک کے موقع پر جب جہاد کے لیے چندہ کیا جارہا تھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان لاکر پیش کردیا۔

☆ جب نو ہجری میں حج فرض ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ ہی کو اپنا قائم مقام حج کا امیر بنا کر بھیجا تھا۔

سبق: ۱	پہلے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۲ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خلافت کی ذمہ داری سپرد کی گئی۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں مسلمانوں پر ہر طرف سے حملے شروع ہوگئے اور دشمنوں کو سر اٹھانے کا موقع مل گیا۔

☆ مسیلمہ کذّاب نے نبی ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور بہت سارے لوگ اس کے ساتھ ہوگئے۔

☆ کچھ نئے نئے مسلمان جنہوں نے اسلام کو اچھی طرح نہیں سمجھا تھا زکوۃ دینے سے انکار کردیا۔

☆ منافق جو مسلمان تو نہ تھے مگر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے اسلام کے خلاف اور بھی زیادہ سازشیں کرنے لگے۔

☆ عیسائیوں کا بادشاہ ہرقل بھی مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

☆ ایسے سخت حالات میں آپ رضی اللہ عنہ نے بڑی بہادری اور سمجھ داری سے کام لیا اور ہر طرف فوجیں روانہ کیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں کو ہر طرف سے فتح ہوئی اور دشمن شکست کھا گئے۔

☆ اس طرح مسلمان ہر قسم کے خطرے سے محفوظ ہوگئے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات

📖 ۷ جمادی الثانی ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا۔

☆ پہلے تو لوگوں نے اسے معمولی سمجھا مگر مرض آہستہ آہستہ بڑھتا گیا اور آپ بہت کم زور ہو گئے یہاں تک کہ زندگی کی امید جاتی رہی۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: ”آج کون سا دن ہے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ”پیر کا دن ہے۔“

☆ پھر پوچھا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کس دن ہوئی تھی؟“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ”پیر کے دن۔“

یہ سن کر کہنے لگے کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آج مجھے اپنے پاس بلا لے گا۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے کہنے کے مطابق اسی دن شام کے وقت ۶۳ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ [۴]

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

📖 آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب دفن کیا گیا۔

📖 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کل ۲ سال تقریباً ۳ مہینے خلیفہ رہے۔ [۵]

☆ وفات سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کیا۔ [۶]

سبق: ۲	دوسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۳ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قریش کے خاندان ''بنوعدی'' سے تعلق رکھتے تھے۔

📖 حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا نام ''خطّاب'' تھا۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے کے وقت مکہ میں کل سترہ آدمی ایسے تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے۔ ان میں ایک حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔

☆ قریش عام طور پر آپ رضی اللہ عنہ ہی کو سفیر بنا کر بھیجتے تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام

📖 حضرت عمر رضی اللہ عنہ شروع میں اسلام کے سخت مخالف تھے، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے نبوت کے چھٹے سال مسلمان ہوئے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بے حد خوشی ہوئی اور وہاں موجود سب لوگوں نے بلند آواز سے ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کا نعرہ بلند کیا۔[۱]

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے مسلمانوں کو بہت قوت حاصل ہوئی اور مسلمان بیت اللہ میں نماز پڑھنے لگے۔

📖 حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد صحابہ میں سب سے افضل صحابی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

☆ ''اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔''[۲]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ہجرت

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے بہادر، طاقت ور اور نڈر انسان تھے۔ ساری دنیا ان کی بہادری اور دلیری کو مانتی ہے۔

☆ ہجرت کے موقع پر تمام لوگوں نے چھپ کر ہجرت کی لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کھلم کھلا ہجرت کی۔

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو اپنی تلوار گلے میں لٹکائی اور اپنی کمان کندھے پر ڈالی اور بہت سارے تیر ہاتھ میں لے کر خانہ کعبہ آئے اور اطمینان سے طواف کیا۔

☆ مقام ابراہیم کے پاس جاکر دو رکعت نماز پڑھی پھر مشرکین کی ایک ایک ٹولی میں گئے اور فرمایا:

☆ "جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی ماں اس سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اس کی اولاد یتیم ہو جائے اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے وہ مکہ سے باہر آ کر میرا مقابلہ کرے۔"

☆ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے ہجرت کی مگر کوئی بھی آپ رضی اللہ عنہ کا پیچھا کرنے کی ہمت نہ کرسکا۔ (۳)

سبق: ۳۰	تیسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۴ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ ۱۳ ہجری میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں اسلام خوب پھیلا اور چمکا۔ بڑے بڑے ملک فتح ہوئے یہاں تک کہ ایران اور روم جیسے طاقت ور ملکوں پر بھی مسلمانوں کا مکمل قبضہ ہوگیا اور مسلمان بڑھتے ہوئے ہندوستان، چین اور یورپ کے علاقوں تک پہنچ گئے۔

☆ اس مختصر عرصے میں اتنی فتوحات ہوئیں کہ اسلامی حکومت کا رقبہ ساڑھے بائیس لاکھ مربع میل سے بھی زیادہ ہوگیا۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے اتنے بڑے ملک میں ایسا مثالی امن وامان، انصاف اور نظم وضبط قائم فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

بیت المقدس کی فتح

☆ بیت المقدس فلسطین میں ہے۔

☆ جس طرح خانہ کعبہ حضرت ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے بنایا تھا اسی طرح بیت المقدس حضرت سلیمان علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے بنایا تھا اس جگہ پر عیسائیوں کا قبضہ تھا۔

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلامی فوجوں کو اس طرف روانہ کیا۔

☆ عیسائیوں نے اپنے آپ کو بچانے کی بہت کوشش کی مگر ان کی ساری کوششیں بے کار گئیں۔

☆ آخر میں انھوں نے صلح کرنی چاہی اور کہا:

اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود آکر ہمیں امان دے دیں اور صلح نامہ لکھ دیں تو ہم بات ماننے کے لیے تیار ہیں۔

☆ مسلمانوں نے اس بات کو قبول کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ سے فلسطین آئے اور فاتحانہ شان کے ساتھ بیت المقدس میں داخل ہوئے اور مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی۔

☆ اس طرح ۱۵ ہجری میں فلسطین اور بیت المقدس مسلمانوں کے قبضہ میں آ گیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اسلام دور دراز علاقوں تک پہنچ گیا تھا اور دنیا کے بڑے حصوں پر مسلمانوں کی حکومت قائم ہو گئی تھی۔

☆ مسلمانوں کی یہ کامیابی دشمنوں سے دیکھی نہ گئی اور وہ مسلمانوں کے خلاف چھپ کر سازشیں کرنے لگے۔

☆ انھیں سازشیں کرنے والوں میں فیروز نامی ایک پارسی شخص تھا جو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا۔

☆ یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دشمن بن گیا تھا چناں چہ ایک دن وہ خنجر لے کر مسجد کے محراب میں چھپ گیا۔

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ فجر کی نماز پڑھانے کے لیے مسجد میں تشریف لائے تو اس نے موقع پا کر نماز ہی میں آپ رضی اللہ عنہ پر حملہ کر دیا۔ (۴)

☆ زخم اتنا سخت تھا کہ آپ رضی اللہ عنہ کے بچنے کی کوئی امید نہ رہی۔

📖 آخر کار تین دن کے بعد یکم محرم ۲۴ ہجری میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے برابر میں آپ کی تدفین ہوئی۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ نے تریسٹھ سال کی عمر پائی اور تقریباً ساڑھے دس سال مسلمانوں کے خلیفہ رہے۔ (۵)

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۵ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ

📖 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ "قریش" کی شاخ بنوامیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

📖 حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے والد کا نام عفّان تھا۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے تھے۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ اسلام لانے والے چوتھے شخص ہیں یعنی آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے صرف تین شخص اسلام لائے تھے۔(۱)

📖 ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

📖 جب ان کا انتقال ہو گیا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح بھی آپ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

📖 اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیاں آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آئیں، اسی لیے آپ رضی اللہ عنہ کو ذُوالنُّورَین (دونور والا) کہا جاتا ہے۔(۲)

📖 آپ رضی اللہ عنہ نے حبشہ اور مدینہ دونوں کی ہجرت کی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے آپ رضی اللہ عنہ کو بہت مال دیا تھا۔ مال و دولت کی کثرت کی وجہ سے آپ کا لقب "غنی" (دولت مند) تھا لیکن آپ کے دل میں مال کی محبت نہیں تھی۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی دولت کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خوب خرچ کیا۔

☆ مدینہ منورہ میں میٹھے پانی کا صرف ایک کنواں تھا جو ایک یہودی کا تھا وہ پانی بہت مہنگا بیچتا تھا۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

☆ جب مسجد نبوی چھوٹی پڑ گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا:

جو شخص مسجد سے ملے ہوئے مکان خرید کر مسجد میں شامل کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں مکان عطا فرمائے گا اور اس کی سب خطائیں معاف فرمادے گا۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کئی مکانات خرید کر مسجد میں شامل فرمادیے۔ (۳)

☆ غزوہ تبوک کے موقع پر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک تہائی لشکر کا سامان فراہم کیا۔

☆ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خوش ہو کر فرمایا:

☆ "اے اللہ! میں عثمان سے راضی ہو گیا، تو بھی اس سے راضی ہو جا۔" (۴)

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اندر ایک بڑی صفت شرم وحیا کی تھی۔ وہ اس صفت میں دوسروں سے بہت آگے تھے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس خوبی کی وجہ سے بہت عزت کرتے تھے اور ان کا بہت لحاظ کرتے تھے۔

☆ ایک موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

"ان کی حیا سے تو فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔" (۵)

سبق: ۵	پانچویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:٦ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے خلافت کے لیے چھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے نام تجویز فرمائے۔

❶ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ❷ حضرت علی رضی اللہ عنہ ❸ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

❹ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ❺ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ❻ حضرت عبد الرحمن رضی اللہ عنہ

☆ اور ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ مشورہ کر کے اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں۔

☆ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو ان حضرات نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو یہ ذمہ داری سونپی کہ وہ لوگوں سے مشورہ لے کر ان چھ صحابہ میں سے کسی ایک کو خلیفہ مقرر کر لیں۔

☆ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے خوب مشورہ کیا اور یہ مشورہ تین دن تک چلتا رہا۔ بالآخر خلافت کے لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا۔

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے خلافت کا کام بڑے اچھے طریقہ سے نبھایا۔

☆ ان کے زمانے میں بڑے بڑے ملک فتح ہوئے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں مسلمانوں کی سمندری فوج بنی۔

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندری لڑائیوں کے لیے بحری بیڑہ بھی بنایا گیا۔

☆ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عوام کی سہولت کے لیے بہت سے پل بنوائے، سڑکیں بنوائیں اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت

- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بارہ سال خلافت کی۔ [٦]
- ☆ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع کے چھ سال مسلمانوں کی ترقی اور فتوحات کا زمانہ تھا۔
- ☆ اس زمانہ میں مسلمان مسلسل ترقی کرتے رہے اور ان کی سلطنت کی حدیں بڑھتی رہیں۔
- ☆ عبداللہ بن سبا نامی ایک یہودی تھا۔ اسے اسلام سے اور خاص طور سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی تھی مگر وہ یہودی ہوتے ہوئے اسلام کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔
- ☆ اس لیے وہ ظاہری طور پر مسلمان بن گیا اور دھوکہ بازی سے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے لگا۔
- ☆ اس کے لیے اس نے کوفہ، بصرہ، دمشق اور مصر کا سفر کیا۔
- ☆ اسے اپنے مقصد میں سب سے زیادہ کامیابی مصر میں ملی اور ایک بڑی جماعت اس کی ہم خیال بن گئی جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا سبب بنی۔
- ۱۸ ذی الحجہ ۳۵ ہجری میں باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا۔ [٧]
- اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر تقریباً بیاسی سال تھی۔ [٨]
- ☆ آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین مدینہ منورہ کے قبرستان ''جنت البقیع'' میں ہوئی۔

سبق:٦	چھٹے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ قریش کے سب سے معزز خاندان ''بنو ہاشم'' سے تعلق رکھتے تھے۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کے بیٹے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے۔

📖 بچوں میں سب سے پہلے آپ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا۔ اس وقت ان کی عمر آٹھ سال تھی۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرنے والے پہلے شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ (۱)

☆ آپ رضی اللہ عنہ شروع ہی سے تبلیغ دین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی رہے۔

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے آپ کی شادی ہوئی۔

☆ حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما دونوں حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی کے بیٹے ہیں۔

☆ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام جنگوں میں آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہادری

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ طاقتور اور بہادر انسان تھے۔ ان کی بہادری کا ایک قصہ بہت مشہور ہے جو غزوۂ خندق کے موقع پر پیش آیا تھا۔

☆ دشمنوں کی طرف سے عَمرو بن عبدِ وُدّ نامی ایک شخص تھا جو تنہا ایک ہزار شہسواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔

☆ اس نے مسلمانوں کو للکار کر کہا:

''کون ہے جو میرے مقابلہ میں آنے کی ہمت رکھتا ہے۔''

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور فرمایا:

''اے عمرو! تم نے عہد کیا ہے کہ اگر کسی قریشی نے تم کو دو چیزوں کی دعوت دی تو تم ایک کو ضرور قبول کرو گے۔''

☆ اس نے کہا: ''بے شک!''

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں تم کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔''

☆ عمرو نے کہا:

''مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''تو پھر میں تم کو مقابلہ پر آنے کی دعوت دیتا ہوں۔''

☆ عمرو بولا:

''بھتیجے! میں تمہارا خون بہانا نہیں چاہتا۔''

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''لیکن اللہ کی قسم! میں تو تمھارا خون بہانا چاہتا ہوں۔''

☆ یہ سن کر وہ غصہ سے آگ بگولہ ہو گیا اور دونوں طرف سے تلواریں چلنے لگیں، یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا کام تمام کر دیا۔

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۸ خیبر کی فتح

خیبر مدینہ منورہ سے ۹۶ میل کے فاصلے پر یہودیوں کا ایک علاقہ تھا۔ یہاں کے یہودی دوسرے علاقوں کے دشمنوں سے مل کر سازشیں کرتے رہتے تھے۔

☆ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر حملہ کیا اور ایک ایک کر کے تمام قلعوں کو فتح کر لیا۔

☆ لیکن "القموص" کا قلعہ جو سب سے بڑا تھا فتح نہیں ہو رہا تھا۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کل جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں ہوگا جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند فرماتا ہے اور اس کے ہاتھوں یہ قلعہ فتح ہوگا۔"

☆ دوسرے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیا۔ (۳)

☆ اس طرح خیبر فتح کرنے کی سعادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت

☆ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔

☆ خلافت کے زمانہ میں آپ رضی اللہ عنہ کو ایک دن بھی اطمینان اور سکون سے حکومت کرنے کا موقع نہیں ملا۔

☆ منافقوں اور اسلام کے دشمنوں نے اسلام کو ختم کرنے کی سازشیں تیز کر دیں جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی آپس میں دو بڑی جنگیں "جنگ جمل" اور "جنگ صفین" واقع ہوئیں، جس کی وجہ سے مسلمانوں کا بڑا نقصان ہوا۔

☆ اس کے باوجود آپ رضی اللہ عنہ ایک دن کے لیے بھی کمزور اور مایوس نہیں ہوئے۔

☆ دشمنوں کا منہ توڑ جواب دینے کے ساتھ ساتھ حکومت کے سارے کام بحسن خوبی کرتے رہے۔

☆ عدالتوں اور مقدموں کی طرف بڑی توجہ دی اور عدل وانصاف میں کہیں کوئی کمی نہ ہونے دی۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہر طرف سے مخالفین کا سامنا تھا، لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے بلند اخلاق اور مہارت وہمت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کیا اور اپنی ذمہ داری بخوبی انجام دی۔

☆ یہی بات آپ رضی اللہ عنہ کے دشمنوں اور حاسدوں سے برداشت نہ ہوسکی اور انھوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

☆ اِبنِ مُلجِم نامی ایک شخص آپ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے ارادہ سے کوفہ پہنچا اور آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب اس دروازہ کی آڑ میں بیٹھ گیا جہاں سے آپ نماز کے لیے تشریف لاتے تھے۔

☆ جب آپ رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لیے گھر سے نکلے تو اسی وقت اس بدنصیب نے اندھیرے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ رضی اللہ عنہ پر تلوار کا سخت وار کیا جس کی وجہ سے آپ بہت زخمی ہوگئے۔

☆ آپ رضی اللہ عنہ نے اسے پکڑنے کا حکم دیا اور حضرت جُعدہ بن ہُبیرہ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر میں شہید ہوجاؤں تو اسے قتل کردینا اور اگر میں زندہ رہا تو مجھے کیا کرنا ہے وہ مجھے معلوم ہے۔

📖 بالآخر ۴۰ ہجری رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو سحری کے وقت ۶۳ سال کی عمر میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہوگئے۔

📖 آپ رضی اللہ عنہ چار سال تقریباً نو مہینے خلیفہ رہے۔ آپ کی نماز جنازہ آپ کے بیٹے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور آپ کو کوفہ ہی میں دفن کیا گیا۔ (۴)

سبق: ۸	آٹھویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۹ اسلامی معلومات

اسلامی معلومات: دین اسلام کی باتوں کو "اسلامی معلومات" کہتے ہیں۔

☆ سوال : آبِ زم زم کیا ہے؟

جواب : بابرکت پانی ہے جس کا کنواں خانہ کعبہ کے پاس ہے۔

☆ سوال : حجرِ اسود کیا ہے؟

جواب : خانہ کعبہ کی دیوار میں لگا ہوا جنت کا ایک بابرکت پتھر ہے۔

☆ سوال : طواف کسے کہتے ہیں؟

جواب : خانہ کعبہ کے چاروں طرف چکر لگانے کو "طواف" کہتے ہیں۔

☆ سوال : سب سے پہلے اسلامی مرکز کا نام کیا ہے؟

جواب : "دارِ ارقم"۔

☆ سوال : "رِيَاضُ الْجَنَّة" (جنت کے باغ) کیا ہیں؟

جواب : "رِيَاضُ الْجَنَّة" مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور روضہ اطہر کے درمیان کی جگہ کا نام ہے۔

☆ سوال : جنت البقیع کیا ہے؟

جواب : مدینہ منورہ کا قبرستان ہے۔

☆ سوال : جنت البقیع میں سب سے پہلے کس صحابی کو دفن کیا گیا؟

📖 جواب : حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو۔

☆ سوال : حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کا کیا نام تھا؟

📖 جواب : حضرت انس رضی اللہ عنہ۔

☆ سوال : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف کن صحابی کو دین کی تبلیغ کے لیے بھیجا تھا؟

📖 جواب : حضرت مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو۔

☆ سوال : کس صحابی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تھا؟

📖 جواب : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو۔

سبق: ۱۰

☆ سوال : صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے بڑے قاری کون تھے؟

📖 جواب : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ۔

☆ سوال : سب سے زیادہ حدیثیں بیان کرنے والے صحابی کون ہیں؟

📖 جواب : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ۔

☆ سوال : کس صحابی کو فرشتوں نے غسل دیا تھا؟

📖 جواب : حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو۔

سبق: ۹	نویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

☆ سوال : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس صحابی کو اس امت کا امین کہا ہے؟

📖 جواب : حضرت ابوعبیدہ بن جرّاح رضی اللہ عنہ کو۔

☆ سوال : ''اُمّ المساکین'' کس صحابیہ کا لقب ہے؟

📖 جواب : حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا۔

☆ سوال : فاتحِ مصر کون ہیں؟

📖 جواب : حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ۔

☆ سوال : اسلام میں سب سے پہلے کس صحابی نے تیر چلایا؟

📖 جواب : حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے۔

☆ سوال : حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کون تھے؟

📖 جواب : ایک نیک اور عادل بادشاہ تھے۔

☆ سوال : عمرِ ثانی کسے کہا جاتا ہے؟

📖 جواب : حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو۔

☆ سوال : چار مشہور امام کے نام بتائیں؟

📖 جواب : ❶ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ❷ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ
❸ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ❹ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

سبق:۱۰	دسویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست		
		۶	۷	۸	۹	۱۰					

بیان

بیان: دین کی بات لوگوں کے سامنے پیش کرنے کو "بیان" کہتے ہیں۔

اکرامِ مسلم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ......اَمَّا بَعْدُ!

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! ہم سب مسلمان ہیں، مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہم پر کچھ حقوق اور ذمہ داریاں ہیں۔ جن میں بعض کا تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے، جیسے نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ اور بعض کا تعلق بندوں کے ساتھ ہے۔

جس طرح اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنا ضروری ہیں اسی طرح بندوں کے حقوق کی ادائیگی بھی ضروری ہے ان میں والدین کا بھی حق ہے، اولاد اور قریبی رشتہ داروں کا حق ہے، اسی طرح پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کا حق ہے۔

قرآن وحدیث میں ان حقوق کے ادا کرنے کی بڑی تاکید آئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔"(۱)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: "حقیقت تو یہ ہے کہ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔"(۲)

📖 انسان کا جو معاملہ اپنے بھائی کے ساتھ ہوتا ہے ہر مسلمان کے ساتھ وہی معاملہ ہونا چاہیے۔

📖 ہر مسلمان سے محبت کریں، اس کے جان و مال کی حفاظت کریں، تکلیف اور پریشانی کے وقت اس کی مدد کریں۔

📖 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جو شخص کسی مسلمان سے کسی تکلیف کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی اس سے دور فرما دیتے ہیں۔''(۳)

📖 اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اخلاص نیت

📖 نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ ...... اَمَّا بَعْدُ!

📖 مسلمانوں کو چاہیے کہ ہر نیک کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضامندی کی نیت سے کریں۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

📖 بے شک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بل کہ تمہارے دلوں کو اور نیک اعمال کو دیکھتے ہیں۔ (۴)

📖 اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہم اپنی نیتوں کو درست رکھیں، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو دکھانے کے لیے کوئی عمل نہ کریں۔ ہر کام اور ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو ہی سامنے رکھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(" قیامت کے دن) لوگوں کو ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا یعنی ہر ایک کے ساتھ اس کی نیت کے مطابق معاملہ ہوگا۔[۵]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالیٰ اعمال میں صرف اسی عمل کو قبول فرماتے ہیں جو خالص اسی کے لیے ہو اور اس میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کی خوش نودی مقصود ہو۔"[۶]

لہٰذا ہمیں ہر وقت اپنی نیتوں کا جائزہ لینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارے اعمال قابل قبول نہ ہوں اور ہمیں قیامت کے دن ندامت و شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کی دولت نصیب فرمائے اور دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب فرمائے۔ (آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

دُعا

دُعا: اللہ تعالیٰ سے مانگنے کو "دُعا" کہتے ہیں۔

① رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً وَّهَيِّئۡ لَنَا مِنۡ اَمۡرِنَا رَشَدًا۝ [۷]

☆ ترجمہ: "اے ہمارے پرودگار! ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرمائیے اور ہماری اس صورت حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما دیجیے۔"

② رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغۡفِرۡ لَنَا ذُنُوۡبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۝ [۸]

☆ ترجمہ: "اے ہمارے پروردگار! ہم آپ پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا لیجیے۔"

③ رَبِّ اشۡرَحۡ لِىۡ صَدۡرِىۡ ۝ وَيَسِّرۡ لِىۡۤ اَمۡرِىۡ ۝ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَةً مِّنۡ لِّسَانِىۡ ۝ يَفۡقَهُوۡا قَوۡلِىۡ ۝ [۹]

☆ ترجمہ: "میرے پروردگار! میری خاطر میرا سینہ کھول دیجیے، اور میرے لیے میرا کام آسان بنا دیجیے، اور میری زبان میں جو گرہ ہے، اسے دور کر دیجیے، تاکہ لوگ میری بات سمجھ سکیں۔"

④ رَبِّ هَبۡ لِىۡ حُكۡمًا وَّاَلۡحِقۡنِىۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ ۝ [۱۰]

☆ ترجمہ: "میرے پروردگار! مجھے حکمت عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرمالے۔"

بیان و دعا	ہر مہینے میں بزم والے دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

اخلاق وآداب

📖 **اخلاق:** ایک انسان کے اندر جو اچھی صفات ہونی چاہئیں (سچائی، امانت داری، سخاوت وغیرہ) اور جن بری عادتوں سے پاک وصاف ہونا چاہیے (جھوٹ، غیبت، حسد وغیرہ) ان کو ''اخلاق'' کہتے ہیں۔

📖 **آداب:** اسلام نے ہمیں رہنے سہنے، کھانے پینے وغیرہ کے جو اصول بتائے ہیں ان کو ''آداب'' کہتے ہیں۔

سبق: ۱ تقویٰ

📖 اپنے آپ کو ایسے کاموں سے بچانا جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہوں اسے ''تقویٰ'' کہتے ہیں۔

☆ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے تقویٰ کی حقیقت کے بارے میں پوچھا۔

☆ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے امیر المومنین! کیا آپ کبھی ایسے راستے سے گزرے ہیں جس میں ہر طرف کانٹے دار جھاڑیاں ہوں؟''

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''ہاں! جب میں اونٹ چرایا کرتا تھا تو اکثر ایسے راستوں سے گزرنا پڑتا تھا۔''

☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''آپ اس راستے سے کس طرح گزرتے تھے؟''

☆ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں اپنے کپڑے سمیٹ لیتا تھا، ایک طرف اپنا دامن کانٹوں سے بچانے کی کوشش کرتا، دوسری

طرف کانٹوں کو راستے سے ہٹاتا اور بہت احتیاط سے قدم رکھتا تھا۔"

☆ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یہی تقویٰ ہے۔"(۱)

☆ یعنی جس طرح آدمی اپنے بدن اور لباس کو کانٹوں سے بچاتا ہے، اسی طرح گناہوں سے اپنے جسم اور روح کی حفاظت کرے۔ اس بات کا خوف ہو کہ کہیں یہ گناہ اسے نقصان نہ پہنچادے۔

تقویٰ کے فضائل اور فائدے

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ"(۲)

ترجمہ: "درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ متقی ہو۔"

☆ اللہ تعالیٰ متقی کے لیے دنیا و آخرت کی مصیبتوں اور مشکلات سے نجات کا راستہ نکال دیتے ہیں۔(۳)

☆ اللہ تعالیٰ متقی کو ایسی جگہ سے رزق دیتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔(۴)

☆ متقی کے سب کاموں میں آسانی پیدا فرمادیتے ہیں۔(۵)

☆ متقی کے گناہوں کا کفارہ کردیتے ہیں۔(۶)

☆ متقی کا اجر بڑھادیتے ہیں۔(۷)

☆ حق و باطل کی پہچان آسان ہوجاتی ہے۔(۸)

سبق: ۱	پہلے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۲ تواضع اور عاجزی

تواضع: اپنے آپ کو چھوٹا سمجھنا اور کوئی غلطی ہو جائے تو اس کو مان لینا اس کو ''تواضع'' کہتے ہیں۔

☆ تواضع، عاجزی اور انکساری اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کر دیتے ہیں۔''[۱]

☆ اپنے اندر تواضع اور عاجزی پیدا کرنے کے لیے ان باتوں پر عمل کرنا چاہیے:

① چلنے میں عاجزی اختیار کریں، اکڑ کر نہ چلیں۔

② جب کسی سے بات کریں تو نرمی، پیار اور محبت سے کریں، منہ پھلا کر بات نہ کریں۔

③ جب کسی سے ملاقات ہو تو سلام میں پہل کریں۔

☆ ④ مجلس میں جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھ جائیں۔

☆ ⑤ ریا اور شہرت سے دور بھاگیں۔

تواضع اور عاجزی کے فائدے:

① اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والے کو پسند کرتے ہیں۔

② تواضع اختیار کرنے والے اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں میں شامل ہو جاتے ہیں۔

③ جو بندہ ایک درجہ تواضع کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ بلند کرتے ہیں، یہاں تک کہ اس کو اَعلیٰ عِلِّیِّین میں پہنچا دیتے ہیں۔[۲]

تکبر اور غرور

تکبر: صحیح بات نہ ماننا اور اپنے آپ کو بڑا اور لوگوں کو اپنے سے چھوٹا سمجھنا اس کو "تکبر" کہتے ہیں۔ (۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو نیچا کر دیتے ہیں۔" (۲)

تکبر اور غرور کے نقصانات:

① اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے ہیں۔

② جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (۳)

③ تکبر کرنے والے سے لوگ بات کرنا بھی پسند نہیں کرتے۔

④ تکبر کرنے والا کبھی ترقی نہیں کر سکتا، بل کہ وہ اپنے اوپر فخر کرنے کی وجہ سے پیچھے رہ جاتا ہے۔

سبق: ۲	دوسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۳ سچ

سچ: جو زبان سے بولیں وہ ہی دل میں ہو اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہو اس کو ''سچ'' کہتے ہیں۔

☆ خوبیوں میں سے ایک خوبی کی بات یہ ہے کہ ہمیشہ سچ بولیں۔ اس لیے ہر حال میں سچ بولنے کی پکی عادت بنالیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''سچ بات کہو، اس لیے کہ سچ نیکی کا راستہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت میں پہنچا دیتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولنے کی وجہ سے صِدّیقین (سچوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔''[1]

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملنے سے پہلے صادق (سچے) اور امین (امانت دار) کے لقب سے پکارا جاتا تھا۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہمیشہ سچ بولیں۔

سچ کے فائدے:

① اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب بننے کے لیے سچ بولنا ضروری ہے۔

② سچ ایمان کی نشانی ہے۔ ③ سچ میں برکت ہے۔

④ سچ میں اطمینان ہے۔ ⑤ سچ میں نجات ہے۔

⑥ سچ بولنے والے پر لوگ اعتماد اور بھروسہ کرتے ہیں۔

جھوٹ

جھوٹ: زبان سے ایسی بات کہنا جو حقیقت میں نہ ہو اسے **''جھوٹ''** کہتے ہیں۔

☆ جھوٹ بولنا بری عادت ہے، جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اس لیے اس سے بچنا چاہیے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اور جھوٹی بات سے بچ کر رہو۔''[۱]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاق میں بھی جھوٹ بولنے سے منع فرمایا ہے۔[۲]

جھوٹ کے نقصانات:

۱) جھوٹ بولنے والا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور ہو جاتا ہے۔

۲) جھوٹ بولنے سے منہ بدبودار ہو جاتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بندہ جب جھوٹ بولتا ہے تو اس کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی ہے جس کی وجہ سے رحمت کے فرشتے اس سے ایک میل دور چلے جاتے ہیں۔''[۳]

۳) جھوٹ میں ہلاکت ہے۔

۴) جھوٹ بولنے سے اطمینان ختم ہو جاتا ہے اور جھوٹ بولنے والا اس خوف میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ کہیں میرا جھوٹ کسی کو معلوم نہ ہو جائے۔

۵) جھوٹ بولنے والے سے لوگوں کا اعتماد اٹھ جاتا ہے، اگر وہ سچ بھی بولتا ہے تب بھی لوگ اس کی بات پر اعتبار نہیں کرتے۔

سبق: ۳	تیسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۴ شرم وحیا

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان کو تمام مخلوقات سے افضل بنا کر فطری خوبیوں سے نوازا ہے۔

☆ ان خوبیوں میں سے ایک خوبی شرم وحیا ہے۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔‘‘[۱]

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’حیا اور ایمان ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں، جب ان میں سے ایک جاتا ہے تو دوسرا بھی چلا جاتا ہے۔‘‘[۲]

☆ حیا ایک ایسی فطری خوبی ہے جو انسان کو بری باتوں اور ناپسندیدہ کاموں سے بچنے کے لیے تیار کرتی ہے اور کسی بھی حق والے کے حق کی ادائیگی میں کمی کرنے سے روکتی ہے۔[۳]

☆ حیا کی وجہ سے انسان نیک اعمال کا پابند رہتا ہے اور بہت سے گناہوں سے بچ جاتا ہے اور جب حیا چلی جاتی ہے تو نیک اعمال کرنا اور گناہوں سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔[۴]

شرم وحیا کے چند فائدے:

📖 ① شرم وحیا ہر چیز کو مزین اور اچھا کر دیتی ہے۔[۵]

② شرم وحیا خیر اور بھلائی ہی کو لاتی ہے۔[۶]

③ شرم وحیا اچھے کاموں کے کرنے پر ابھارتی ہے۔

④ شرم وحیا ہر برائی سے بچنے کا سبب بنتی ہے۔

⑤ شرم وحیا جنت میں جانے کا سبب بنتی ہے۔[۷]

⑥ شرم وحیا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

بے شرمی اور بے حیائی:

☆ حیا اور شرم ایک فطری خوبی ہے جو انسان کو اچھے اور برے کی پہچان کراتی ہے لیکن جب یہ باقی نہ رہے تو پھر انسان اچھے اور برے میں فرق نہیں کرتا، اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق زندگی گزارتا ہے اور خواہشات پر چلنے والا دوزخ کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب تو بے حیا ہو جائے تو پھر جو چاہے کر۔"(۸)

بے شرمی اور بے حیائی کے نقصانات:

📖 بے شرمی اور بے حیائی ہر ایک کو عیب دار کر دیتی ہے۔(۹)

📖 بے شرمی اور بے حیائی دل کی موت ہے۔(۱۰)

📖 بے شرمی اور بے حیائی دوزخ میں داخل ہونے کا سبب بنتی ہے۔(۱۱)

📖 بے شرمی اور بے حیائی کی وجہ سے بندہ اللہ تعالیٰ کے حقوق نماز، روزہ، زکوۃ، حج وغیرہ سے غافل ہو کر اللہ تعالیٰ کا نافرمان بن جاتا ہے۔

☆ بے شرمی اور بے حیائی کی وجہ سے بندہ انسانوں کے حقوق بھی ادا نہیں کرتا جس کی وجہ سے لوگ بھی اس سے تنگ ہو جاتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بے حیا لوگوں کی صحبت اور بے حیائی کے ماحول سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ آمین

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۵ حقوق العباد

☆ اسلام میں ہر مسلمان کے ذمے دو طرح کے حقوق ہیں:

① ''حقوق اللہ'' (اللہ تعالیٰ کے حقوق) اس سے مراد عقائد کی درستگی اور عبادات کی ادائیگی ہے۔

② ''حقوق العباد'' (بندوں کے حقوق) اس سے مراد بندوں کے وہ حقوق ہیں جو ایک کے دوسرے کے ذمے ہیں۔

رشتہ داروں کے حقوق

☆ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں جگہ جگہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھے سلوک اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی گئی ہے۔

📖 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ''(۱)

📖 ترجمہ: ''اور رشتہ دار کو اس کا حق دو۔''

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''(۲)

☆ ہمیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا خوب خیال رکھنا چاہیے۔

رشتہ داروں کے چند حقوق یہ ہیں:

- رشتہ دار ضرورت مند ہوں تو اپنی گنجائش کے مطابق ان پر خرچ کرنا۔
- ہدیہ دینا، اس سے آپس کی محبت بڑھتی ہے۔
- رشتہ داروں کے کاموں کے لیے وقت نکالنا۔
- رشتہ داروں سے ملاقات کے لیے جانا۔
- رشتہ داروں سے تعلقات جوڑنے کی کوشش کرنا، چاہے وہ تعلقات توڑ دیں۔
- رشتہ داروں کی غمی، خوشی میں شریک ہونا۔
- رشتہ دار کسی جھگڑے میں حق پر ہوں تو ان کا ساتھ دینا، البتہ ناحق کسی کی حمایت نہیں کرنی چاہیے۔ چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کے فائدے:

- اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جوڑ دیتے ہیں۔[۳]
- عمر لمبی ہوجاتی ہے۔
- رشتہ دار محبت کرنے لگتے ہیں۔
- رزق میں برکت ہوجاتی ہے۔[۴]
- اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کردیتے ہیں۔

سبق:۵	پانچویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۶ پڑوسیوں کے حقوق

☆ اسلام میں پڑوسیوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا حکم دیا گیا ہے، چاہے وہ پڑوسی مسلمان ہو یا کافر، رشتہ دار ہو یا نہ ہو۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کی قسم مومن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں، اللہ کی قسم مؤمن نہیں۔''

پوچھا گیا: ''اے اللہ کے رسول! کون؟''

فرمایا: ''وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔''[۱]

☆ پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں:

① ایک حق والا ② دوحق والا ③ تین حق والا

☆ ایک حق والا غیر مسلم پڑوسی ہے، جس کو پڑوس کا حق حاصل ہے۔

☆ دوحق والا مسلمان پڑوسی ہے، جس کو ایک حق اسلام کا اور دوسرا حق پڑوس کا حاصل ہے۔

☆ تین حق والا مسلمان رشتہ دار پڑوسی ہے، جس کو ایک حق اسلام کا، دوسرا حق رشتے داری کا اور تیسرا حق پڑوس کا حاصل ہے۔[۲]

☆ ہمیں چاہیے کہ اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں اور ان کے حقوق ادا کریں۔

پڑوسیوں کے چند حقوق یہ ہیں:

- پڑوسی کی عزت کریں، جب آمنا سامنا ہو تو پہلے سلام کریں، موقع ہو تو خیریت پوچھیں اور سلیقے سے بات چیت کریں۔
- پڑوسی کی غمی اور خوشی میں شریک ہوں اور اس کے کاموں میں ہاتھ بٹائیں۔
- اگر پڑوسی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کریں، ضرورت ہو تو ڈاکٹر، حکیم کے پاس لے جائیں۔
- اگر پڑوسی کہیں باہر جائے تو اس کے گھر کا خیال رکھیں۔
- پڑوسی اگر قرض مانگے تو قرض دیں اور مدد چاہے تو مدد کریں۔
- جب پھل وغیرہ لائیں تو کچھ پھل پڑوسی کے گھر بھی بھیجیں۔

☆ اپنے پڑوسی کے راحت اور آرام کا خوب خیال رکھیں، انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ دیں۔ مثلاً: شور مچانا، کھیل کود، لڑنا جھگڑنا، گھر کے سامنے کچرا پھینکنا اور ہر ایسا کام جس سے آپ کے پڑوسی کو تکلیف ہوتی ہو اس سے بچنے کی خوب کوشش کریں۔

سبق: ۶	چھٹے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۷ بیماری اور علاج کے آداب

- بیماری میں علاج کرنا چاہیے کیوں کہ علاج سنت ہے۔ (۱)
- بیماری میں پرہیز کریں۔ (۲)
- شریعت کے خلاف تعویذ، ٹوٹکا ہرگز استعمال نہ کریں۔ (۳)
- ☆ جن بیماریوں سے دوسروں کو نفرت ہوتی ہے جیسے: خارش، وغیرہ، ایسے بیمار کو چاہیے کہ خود ہی سب سے الگ رہے تاکہ کسی کو تکلیف نہ ہو۔ (۴)
- حرام چیزوں کو دوا کے طور پر استعمال نہ کریں۔ (۵)

بیمار کی عیادت:

- **عیادت:** کسی بیمار کی خبر گیری، تیمارداری اور اس کے علاج معالجے کی فکر کرنے کو "**عیادت**" کہتے ہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حقوق ہیں:

① سلام کا جواب دینا۔ ② اس کی عیادت کرنا۔

③ اگر وہ مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جانا۔

④ اس کی دعوت قبول کرنا۔

⑤ چھینک آنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہے تو جواب میں "یَرْحَمُكَ اللّٰہ" کہنا۔ (۶)

عیادت کے آداب

☆ عیادت کے لیے وضو کر کے جانا سنت ہے۔ (۷)

☆ اگر مشکل نہ ہو تو پیدل جانا چاہیے۔ (۸)

📖 بیمار کو تسلی دینی چاہیے کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔ (۹)

📖 بیمار کی پیشانی پر ہاتھ رکھنا اور اس سے طبیعت پوچھنا۔ (۱۰)

📖 بیمار کو کھانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ (۱۱)

☆ بیمار کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا چاہیے تاکہ بیمار تنگ نہ ہو اور اس کے گھر والوں کو تکلیف نہ ہو البتہ اگر بیمار خود کسی کے زیادہ دیر ٹھہرنے سے خوش ہو یا ضرورت ہو تو ٹھہر سکتے ہیں۔ (۱۲)

📖 بیمار کی دعا قبول ہوتی ہے، لہٰذا بیمار سے اپنے لیے دعا کی درخواست بھی کرنی چاہیے۔ (۱۳)

عیادت کی فضیلت:

☆ جو مسلمان کسی بیمار کی عیادت کے لیے شام کو جاتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جو صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔ (۱۴)

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق ۸: تعزیت

📖 **تعزیت:** کسی کی فوت گی پر اس کے گھر والوں کا غم ہلکا کرنے کے لیے، میت کے لیے مغفرت کی دعا کرنے اور اس کے گھر والوں کو صبر کی تلقین کرنے اور تسلی دینے کو "تعزیت" کہتے ہیں۔

📖 تعزیت کرنا سنت ہے۔

☆ میت کے گھر والوں کا غم تعزیت کرنے سے ہلکا ہوجاتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی مصیبتوں اور پریشانیوں پر تعزیت کیا کرتے تھے۔ (۱)

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

☆ "جو ایمان والا اپنے بھائی کی مصیبت پر اسے صبر وسکون کی تلقین کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔ (۲)

تعزیت کے آداب:

☆ افضل یہ ہے کہ دفنانے کے بعد تعزیت کریں کیوں کہ اس سے پہلے میت کے گھر والے نہلانے اور کفن دفن کے انتظام میں مصروف ہوتے ہیں۔ (۳)

☆ میت کے گھر والے اگر بہت زیادہ غمگین ہوں تو دفن سے پہلے تعزیت کرنا بہتر ہے۔ (۴)

☆ تعزیت کے لیے گھر والوں کے دروازے کے سامنے بھیڑ نہ لگائی جائے۔ (۵)

☆ تعزیت تین دن تک ہے البتہ مسافر اور جس کو پہلے سے اطلاع نہ ملی ہو وہ تین دن کے بعد تعزیت کرسکتا ہے۔ (۶)

غیبت

غیبت: کسی کے پیٹھ پیچھے کوئی ایسی بات کہنا جو اس میں ہو اور جس کو وہ سنے تو اس کو بری لگے اس کو ''غیبت'' کہتے ہیں۔

☆ غیبت کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اللہ تعالیٰ نے غیبت سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ''(۱)

ترجمہ: ''اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ وہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم خود نفرت کرتے ہو!''

☆ یہ بات بھی خوب سمجھ لینی چاہیے کہ کسی شخص کی موجودگی میں اس کے متعلق ایسی بات کہنا جو اس کے لیے تکلیف دہ ہو اگرچہ غیبت نہیں مگر ''لَمز''، یعنی طعنہ دینا ہے، جس کا حرام ہونا بھی قرآن کریم سے ثابت ہے۔(۲)

☆ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ۔''(۳)

ترجمہ: ''اور تم ایک دوسرے کو طعنہ نہ دیا کرو۔''

☆ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

سبق: ۸	آٹھویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:۹ قناعت

قناعت: اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا ہے اس پر راضی رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کو ''قناعت'' کہتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''وہ شخص کام یاب ہو گیا جو اسلام لایا اور ضرورت کے بقدر روزی سے نوازا گیا اور اللہ تعالیٰ نے جو کچھ دیا اس پر قناعت کی۔''[1]

قناعت کے فائدے:

۱ قناعت ایسا مال ہے جو ختم نہیں ہوتا۔

۲ قناعت کرنے والا جنت میں جائے گا۔

۳ قناعت میں برکت ہے۔

۴ قناعت سے زندگی پر سکون گزرتی ہے۔

۵ قناعت کرنے والا اللہ کے فیصلے پر خوش رہتا ہے۔

قناعت حاصل کرنے کا طریقہ:

قناعت کی دولت حاصل کرنے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک ارشاد پر عمل کیجیے:

''(دنیا اور مال کے اعتبار سے) اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو دیکھو۔ اپنے سے اوپر کے لوگوں کو مت دیکھو یہی بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری نہ ہو۔''[2]

حسد

📖 **حسد:** حسد یہ ہے کہ کسی شخص کے پاس نعمت دیکھ کر دل میں یہ تمنا اور آرزو کرنا کہ اس کے پاس یہ نعمت باقی نہ رہے، چاہے وہ نعمت خود کو ملے یا نہ ملے اسے ''حسد'' کہتے ہیں۔[۱]

📖 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حسد سے بچتے رہو، بے شک حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے، جیسے آگ سوکھی لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔''[۲]

☆ حسد کرنا بری عادت ہے۔ اس سے یہ نقصانات ہوتے ہیں:

☆ حسد کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

☆ حسد سے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

☆ طبیعت میں چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔

☆ حسد سے صحت برباد ہو جاتی ہے۔

حسد کا علاج:

☆ حدیث شریف میں حسد کا علاج یہ بتایا گیا ہے:

''جب (کسی کے پاس نعمت دیکھ کر) حسد پیدا ہو تو (اس سے نعمت) ختم کرنے کی کوشش مت کرو۔''[۳]

☆ علما نے لکھا ہے:

جب دوسرے کے پاس نعمت دیکھ کر دل میں حسد اور جلن پیدا ہو تو یہ تین کام کریں:

① اپنے اس خیال کو دل سے برا سمجھے۔

② اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے خیر کی یوں دعا مانگیں:

''اے اللہ! اس کی اس نعمت میں برکت اور ترقی عطا فرما۔''

③ اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے یہ دعا کریں:

''اے اللہ! میرے دل میں اس نعمت کی وجہ سے جو جلن پیدا ہو رہی ہے، اپنے فضل سے اور رحمت سے اس کو ختم فرما۔''[۴]

سبق: ۱۰　دوستی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اس لیے جس کسی سے دوستی کریں خوب دیکھ بھال کر کریں۔''[۱]

اچھے دوست کی صفات:

جس کسی سے ہم دوستی کریں اس میں یہ صفات ہونی چاہیے۔

① دوست مسلمان ہو۔

② دوست دین دار ہو کیوں کہ ساتھ رہنے کا اثر پڑتا ہے۔ اچھوں کے ساتھ رہنے سے اپنے اندر خوبیاں پیدا ہوتی ہیں۔

③ دوست عقل مند ہو۔　④ دوست کے اخلاق اچھے ہوں۔　⑤ دوست سچا ہو۔

سبق: ۹	نویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

اچھے دوست سے دوستی کے فائدے:

☆ ۱ ذکرو عبادت میں مدد گار ہوگا۔ ۲ قیامت کے دن بھی دوست رہے گا۔
۳ ضرورت کے وقت آپ کے کام آئے گا۔ ۴ آپ کے راز کی بات راز میں رکھے گا۔
۵ آپ کو دھوکا نہیں دے گا۔

برے دوست کی علامتیں:

☆ ۱ کافر ہو۔ خاص طور پر یہود ونصاری کے ساتھ قرآن کریم میں دوستی سے منع کیا گیا ہے۔[۲]
۲ بے دین، فاسق، گناہ گار ہو۔ ۳ بے وقوف ہو۔
۴ اخلاق برے ہوں۔ ۵ جھوٹ بولتا ہو۔

برے دوست سے دوستی کے نقصانات:

☆ ① نیکیوں کی محبت اور گناہوں کی نفرت دل سے نکل جاتی ہے۔
② برے دوست کے ساتھ رہنے کا اثر پڑے گا جس کی وجہ سے آپ کی بھی گناہوں کی عادت ہو جائے گی۔
③ قیامت کے دن برے دوست کی دوستی پر افسوس ہوگا۔
④ آپ کے راز کی بات دوسروں کو بتادے گا۔
⑤ ضرورت کے وقت آپ کے کام نہیں آئے گا، دھوکہ دے دے گا۔

سبق: ۱۰	دسویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

عربی زبان

📖 **عربی:** عربوں کی زبان کو "عربی" کہتے ہیں۔

سبق: ۱ 📖 اَلتَّعَارُفُ / تعارف

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اَهْلًا وَّسَهْلًا وَّمَرْحَبًا	خوش آمدید!
كَيْفَ حَالُكَ؟	آپ کا کیا حال ہے؟
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَنَا بِخَيْرٍ	الحمدللہ! میں خیریت سے ہوں۔
وَكَيْفَ اَنْتَ؟	اور آپ کیسے ہیں؟
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَنَا بِخَيْرٍ	الحمدللہ! میں خیریت سے ہوں۔

سبق: ۱	پہلے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم	دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰		

سبق: ۲

مَا اسْمُكَ؟	آپ کا کیا نام ہے؟
اِسْمِیْ عَبْدُ اللّٰهِ	میرا نام عبداللہ ہے۔
وَمَا اسْمُكَ؟	اور آپ کا کیا نام ہے؟
اِسْمِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ	میرا نام عبدالرحمن ہے۔
اَیْنَ تَسْکُنُ؟	آپ کہاں رہتے ہیں؟
اَنَا اَسْکُنُ فِیْ کَرَاتِشِیْ۔	میں کراچی میں رہتا ہوں۔
وَاَیْنَ تَسْکُنُ اَنْتَ یَا اَخِیْ؟	اور میرے بھائی آپ کہاں رہتے ہیں؟
اَنَا اَیْضًا اَسْکُنُ فِیْ کَرَاتِشِیْ۔	میں بھی کراچی میں رہتا ہوں
اِنِّیْ مَسْرُوْرٌ جِدًّا بِلِقَائِكَ۔	مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔
اَنَا اَیْضًا سَعِیْدٌ بِرُؤْیَتِكَ	مجھے بھی آپ کی زیارت سے بہت خوشی ہوئی۔
فِیْ رِعَایَةِ اللّٰهِ	اللہ حافظ۔
رَافَقَتْكَ السَّلَامَةُ	آپ سلامت رہیں۔

سبق: ۲	دوسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم	دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰			

سبق:۳ اَلْمُسْلِمُ / مسلمان

مَنْ اَنْتَ؟	آپ کون ہیں؟
اَنَا مُسْلِمٌ۔	میں مسلمان ہوں۔
مَنِ الَّذِیْ تَعْبُدُہٗ؟	آپ کس کی عبادت کرتے ہیں؟
اَنَا اَعْبُدُ اللّٰہَ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْكَ لَہٗ۔	میں ایک اللہ کی عبادت کرتا ہوں، جس کا کوئی شریک نہیں۔
مَنْ نَبِیُّكَ؟	آپ کے نبی کون ہیں؟
نَبِیِّیْ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ	میرے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو آخری نبی ہیں۔
اَیُّ کِتَابٍ اُنْزِلَ عَلَیْہِ؟	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کون سی کتاب نازل کی گئی؟
اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ۔	حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن کریم نازل کیا گیا۔
فِیْ اَیِّ شَھْرٍ اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ؟	قرآن کریم کس مہینے میں نازل ہوا؟
اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ۔	قرآن کریم رمضان کے مہینے میں نازل ہوا۔

سبق:۳	تیسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰			

سبق: ۴ اَلْحِوَارُ / گفتگو

مَتٰی تَسْتَیْقِظُ ؟	آپ کس وقت جاگتے ہیں؟
اَسْتَیْقِظُ فِی الصَّبَاحِ الْبَاکِرِ	میں صبح سویرے جاگتا ہوں۔
اَیْنَ تُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ ؟	آپ فجر کی نماز کہاں پڑھتے ہیں؟
اُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فِی الْمَسْجِدِ	میں فجر کی نماز مسجد میں پڑھتا ہوں۔
ثُمَّ مَاذَا تَفْعَلُ ؟	پھر آپ کیا کرتے ہیں؟
اَتْلُوا الْقُرْاٰنَ الْکَرِیْمَ فِی الْمَسْجِدِ	میں مسجد میں قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔
مَتٰی تَتَنَاوَلُ الْفُطُوْرَ ؟	آپ ناشتہ کب کرتے ہیں؟
اَتَنَاوَلُ الْفُطُوْرَ بَعْدَ اَنْ اَرْجِعَ مِنَ الْمَسْجِدِ	میں مسجد سے واپس آکر ناشتہ کرتا ہوں۔
مَاذَا تَفْعَلُ بَعْدَ ذٰلِكَ ؟	اس کے بعد آپ کیا کرتے ہیں؟
اَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ۔	میں مدرسہ جاتا ہوں۔

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰			سرپرست

سبق: ۵

مَتٰی تَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ ؟	آپ مدرسہ کب جاتے ہیں؟
اَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ السَّاعَةَ الثَّامِنَةَ صَبَاحاً۔	میں صبح آٹھ بجے مدرسہ جاتا ہوں۔
مَعَ مَنْ تَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ۔	آپ کس کے ساتھ مدرسہ جاتے ہیں؟
اَذْهَبُ اِلَی الْمَدْرَسَةِ مَعَ اَبِیْ۔	میں اپنے والد کے ساتھ مدرسہ جاتا ہوں۔
مَدْرَسَتُكَ قَرِیْبَةٌ مِنْ بَیْتِكَ اَمْ بَعِیْدَةٌ۔	آپ کا مدرسہ گھر کے قریب ہے یا دور ہے؟
مَدْرَسَتِیْ قَرِیْبَةٌ مِّنْ بَیْتِیْ۔	میرا مدرسہ میرے گھر کے قریب ہے۔
اَیْنَ تُصَلِّی الظُّهْرَ ؟	آپ ظہر کی نماز کہاں پڑھتے ہیں؟
اُصَلِّی الظُّهْرَ فِیْ مَسْجِدٍ قَرِیْبٍ مِنْ مَدْرَسَتِنَا۔	میں ظہر کی نماز اپنے مدرسہ کے قریب مسجد میں پڑھتا ہوں۔
مَتٰی تَرْجِعُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ ؟	آپ مدرسہ سے کب واپس آتے ہیں؟
اَرْجِعُ مِنَ الْمَدْرَسَةِ السَّاعَةَ الْخَامِسَةَ مَسَاءً	میں مدرسہ سے شام پانچ بجے واپس آتا ہوں۔

سبق: ۵	پانچویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق:٦ حِوَارٌ عَنِ الصَّلَاةِ

نماز کے متعلق گفتگو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اَيْنَ تُصَلِّي الصَّلٰوةَ الْخَمْسَ ؟	آپ پانچوں نمازیں کہاں پڑھتے ہیں؟
اُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ فِي مَسْجِدِ الْمَدْرَسَةِ۔	میں ظہر اور عصر کی نماز مدرسے کی مسجد میں ادا کرتا ہوں۔
وَاُصَلِّي الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ فِي مَسْجِدِ الْحَيِّ۔	مغرب اور عشاء کی نماز محلہ کی مسجد میں ادا کرتا ہوں۔
اَيْنَ تُصَلِّي الْفَجْرَ؟	آپ فجر کی نماز کہاں پڑھتے ہیں؟
اُصَلِّي الْفَجْرَ فِي الْبَيْتِ۔	میں فجر کی نماز گھر میں پڑھتا ہوں۔
لِمَاذَا تُصَلِّي الْفَجْرَ فِي الْبَيْتِ؟	آپ فجر کی نماز گھر میں کیوں پڑھتے ہیں؟
لِاَنِّيْ لَا اَسْمَعُ الْاَذَانَ۔	کیوں کہ مجھے اذان سنائی نہیں دیتی۔
هَلْ تَسْتَيْقِظُ مُتَأَخِّرًا؟	کیا آپ دیر سے اٹھتے ہیں؟
نَعَمْ ، اَسْتَيْقِظُ مُتَأَخِّرًا۔	ہاں، میں دیر سے اٹھتا ہوں۔

سبق:٦	چھٹے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
	دس دن پڑھائیں	٦	۷	۸	۹	۱۰			

سبق: ۷

اَلَا تَعْرِفُ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا؟	کیا آپ نہیں جانتے کہ نماز مومنوں پر مقررہ وقت پر فرض ہے؟
لَا بُدَّ لَكَ اَنْ تَسْتَيْقِظَ مُبَكِّرًا وَتُصَلِّيَ الْفَجْرَ بِالْجَمَاعَةِ۔	آپ کو ضرور جلدی اٹھنا چاہیے اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنی چاہیے۔
لَا اَسْتَطِيْعُ۔	میں ایسا نہیں کرسکتا۔
لِمَاذَا لَا تَسْتَطِيْعُ۔	آپ کیوں ایسا نہیں کرسکتے؟
لِاَنِّيْ اَعْمَلُ فِي اللَّيْلِ۔	اس لیے کہ میں رات کو کام کرتا ہوں۔
اَلصَّلٰوۃُ بِالْجَمَاعَةِ اَوْلٰى مِنَ الْعَمَلِ بِاللَّيْلِ۔	نماز باجماعت ادا کرنا رات کو کام کرنے سے زیادہ ضروری ہے۔
لَا اَسْمَعُ الْاَذَانَ۔	مجھے اذان سنائی نہیں دیتی۔
ضَعِ الْمُنَبِّهَ بِجَانِبِكَ۔	اپنے پاس الارم لگا کر رکھا کرو۔
هٰذِهٖ فِكْرَةٌ رَائِعَةٌ۔	یہ بڑی اچھی رائے ہے۔
جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا۔	اللہ آپ کو بہترین بدلہ دے۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
فِيْ اَمَانِ اللهِ۔	اللہ حافظ

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰			

سبق:۸ اَلْحِوَارُ عَلَى الْهَاتِفِ

ٹیلی فون پر گفتگو

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
مَنْ عَلَى الْهَاتِفِ؟	کون بات کر رہے ہیں؟
اَنَا خَالِدٌ زَمِيلُكَ۔	میں آپ کا دوست خالد ہوں۔
يَا خَالِدُ! اَيْنَ اَنْتَ؟	خالد! آپ کہاں ہیں؟
اَنَا فِي الْبَيْتِ، كُنْتُ مَرِيضًا مُنْذُ اُسْبُوعَيْنِ۔	میں گھر پر ہوں، دو ہفتوں سے بیمار تھا۔
تَأَسَّفْتُ لِهٰذَا الْخَبَرِ۔	مجھے یہ سن کر افسوس ہوا۔
وَكَيْفَ اَنْتَ اَلْاٰنَ؟	اب آپ کی طبیعت کیسی ہے؟
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ! اَنَا بِخَيْرٍ اَلْيَوْمَ۔	الحمد للہ! آج میری طبیعت بہتر ہے۔
مَاذَا حَدَثَ بِكَ؟	آپ کو کیا ہوا؟
اَصَابَتْنِي الْحُمّٰى۔	مجھے بخار ہو گیا ہے۔
شَفَاكَ اللهُ شِفَاءً كَامِلًا۔	اللہ تعالیٰ آپ کو مکمل شفا عطا فرمائے۔
اَنَا مُتَشَكِّرٌ جِدًّا۔	میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔

سبق:۸	آٹھویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم	دستخط سرپرست
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰		

سبق: ۹ اَلسُّوْق / بازار

اَیْنَ تَذْهَبُ ؟	آپ کہاں جارہے ہیں؟
اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ ۔	میں بازار جارہا ہوں۔
لِمَاذَا ؟	آپ کس لیے جارہے ہیں؟
اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِيَ حِذَاءً لِيْ ۔	میں اپنے لیے جوتے خریدنا چاہتا ہوں۔
اَنَا اَيْضًا اُرِيْدُ اَنْ اَشْتَرِيَ بَعْضَ الْاَشْيَاءِ ۔	مجھے بھی کچھ چیزیں خریدنی ہیں۔
تَفَضَّلْ ! نَذْهَبُ مَعًا ۔	چلو! ہم ساتھ چلتے ہیں۔
شُكْرًا يَا اَخِيْ ! وَهٰذَا اَحْسَنُ ۔	شکریہ میرے بھائی! یہ تو اور اچھی بات ہے۔
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ	السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
هَلْ عِنْدَكَ اَحْذِيَةٌ لِلْاَطْفَالِ ؟	کیا آپ کے پاس بچوں کے جوتے ہیں؟
مِنْ فَضْلِكَ اَرِنِيْ بَعْضَ الْاَحْذِيَةِ مِنْ جِلْدٍ ۔	برائے مہربانی مجھے چمڑے کے کچھ جوتے دکھائیں۔

سبق: ۹	نویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰			

سبق:۱۰

هٰذَا الْحِذَاءُ كَبِيْرٌ۔	یہ جوتا بڑا ہے۔
اُرِيْدُ حِذَاءً اٰخَرَ۔	مجھے دوسرا جوتا چاہیے۔
بِكَمْ هٰذَا الْحِذَاءُ يَا سَيِّدِيْ۔	جناب! یہ جوتا کتنے کا ہے؟
هٰذَا بِمِأَتَيْنِ وَخَمْسِيْنَ رُوْبِيَّةً۔	یہ دو سو پچاس روپے کے ہیں۔
هٰذَا الْحِذَاءُ غَالٍ جِدًّا۔	یہ جوتا بہت مہنگا ہے۔
هَلْ هٰذَا جَيِّدٌ؟	کیا یہ اچھا ہے؟
نَعَمْ، هٰذَا صِنْفٌ مُمْتَازٌ۔	جی ہاں! یہ بہت عمدہ ہے۔
خُذِ الْفُلُوْسَ وَاَعْطِنِيْ هٰذَا۔	پیسے لیجیے اور یہ جوتے مجھے دیدیجیے۔
شُكْرًا مَعَ السَّلَامَةِ۔	شکریہ۔ السلام علیکم

سبق:۱۰	دسویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست
		۶	۷	۸	۹	۱۰			

اردو زبان

📖 **اردو:** پاکستان کی قومی زبان کو "اردو" کہتے ہیں۔

سبق:۱ بنی اسرائیل

☆ بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

☆ فرعون بنی اسرائیل کو سخت سے سخت سزائیں دیتا، گھٹیا سے گھٹیا کام لیتا، گدھوں، گھوڑوں کی خدمت کراتا اور کم مزدوری دیتا۔

☆ بنی اسرائیل تعداد میں زیادہ اور خوب طاقت ور تھے۔ فرعون کو یہ ڈر ہوا کہ اس طرح ان کی تعداد بڑھتی رہی تو یہ لوگ ظلم و زیادتی سے تنگ ہو کر میرے خلاف بغاوت نہ کر دیں اور میری حکومت ختم کر کے مصر پر قبضہ نہ کر لیں۔

☆ اس لیے اس نے ان کو دبائے رکھنے کا فیصلہ کیا اور پولیس کو حکم دیا کہ بنی اسرائیل کے گھروں پر پہرہ لگا دو اور اس خاندان میں جتنے لڑکے پیدا ہوں سب کو فوراً قتل کر ڈالو۔

☆ فرعون کا حکم ملتے ہی بنی اسرائیل کے گھروں پر زبردست پہرہ لگ گیا اور قتل عام شروع ہو گیا۔

☆ اس دوران ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں بہت ڈریں۔ خوب صورت، چاند سا بچہ اور دشمن اس کو قتل کرنے کی تاک میں ہے۔

☆ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں یہ بات ڈالی کہ تم بچے کی پرورش کرو اور جب خطرہ محسوس ہو تو

ان کو صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دینا۔ ہم اس کو تمہارے پاس دوبارہ لوٹائیں گے اور اس کو اپنا رسول بنائیں گے۔

☆ اب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کو اطمینان ہوا، وہ ان کی پرورش کرتی رہیں جب خطرہ محسوس ہوا تو انہیں صندوق میں رکھ کر دریا میں ڈال دیا اور بے چین ہوگئیں کہ ماں کی محبت کا تقاضہ تھا لیکن اپنے رب کے وعدہ کو یاد کر کے دل کو تسلی دی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بچپن اور پرورش

☆ صندوق بہتا ہوا فرعون کے شاہی محل کے پاس پہنچ گیا۔ فرعون کی بیوی نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ اس صندوق کو اٹھا کر لایا جائے۔ صندوق اٹھا کر فرعون کے شاہی محل میں لایا گیا۔

☆ جب صندوق کھولا گیا تو ایک چاند سا خوب صورت بچہ اس میں لیٹا مسکرا رہا تھا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ملکہ کے دل میں بچے کی محبت ڈال دی۔ ملکہ نے فرعون سے کہا:

یہ بچہ میری اور تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو ہوسکتا ہے یہ ہمیں فائدہ پہنچائے یا ہم اس کو اپنا بیٹا بنالیں۔

☆ ”فرعون نے ملکہ کی بات مان لی۔

☆ اللہ تعالیٰ کی قدرت غالب ہو کر رہی، فرعون اور اس کا وزیر کچھ نہ کرسکا۔ اس کی پولیس بھی ناکام ہوگئی۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دودھ پلانی والیاں بلائی گئیں تاکہ وہ انہیں دودھ پلائیں لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی کا دودھ نہیں پیا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن جو صندوق کے پیچھے پیچھے تھیں سارا منظر دیکھ کر اس نے کہا:

میں ایک عورت کو جانتی ہوں جو اسی شہر میں رہتی ہے، بہت اچھی دائی ہے شاید یہ بچہ اس کا دودھ پی لے۔

☆ ملکہ نے ان کو بلانے کا حکم دیا۔

☆ جیسے ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی والدہ کی گود میں گئے ان سے لپٹ گئے اور دودھ پینے لگے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان کی ماں کے پاس لوٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ اسی طرح پورا ہوتا ہے۔

☆ جب دو برس کی مدت پوری ہوگئی تو والدہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے محل میں لے آئیں۔

☆ اس طرح فرعون کے محل میں حضرت موسیٰ علیہ السلام شہزادوں کی طرح پرورش پانے لگے۔

سبق: ۲ مصر سے مدین

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام بڑے ہوئے تو ان کو فرعون کی طرف سے بنی اسرائیل پر ہونے والے ظلم کا احساس ہونے لگا۔

☆ بہت افسوس کرتے لیکن صبر و سکون کے ساتھ کئی سالوں تک برداشت کرتے رہے۔

☆ ایک دن شہر سے باہر نکلے تو دیکھا:

ایک قبطی اور ایک اسرائیلی آپس میں لڑ رہے ہیں۔

<table>
<tr><td rowspan="2">سبق: ۱</td><td>پہلے مہینے میں</td><td>۱</td><td>۲</td><td>۳</td><td>۴</td><td>۵</td><td rowspan="2">دستخط معلم</td><td rowspan="2"></td><td rowspan="2">دستخط سرپرست</td><td rowspan="2"></td></tr>
<tr><td>دس دن پڑھائیں</td><td>۶</td><td>۷</td><td>۸</td><td>۹</td><td>۱۰</td></tr>
</table>

☆ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھتے ہی مدد کے لیے آواز دی۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اسرائیلی بھائی کو قبطی کے ظلم سے بچانے کے لیے اس قبطی کو مکّا مارا اور مقدر کی بات کہ اس کا کام تمام ہوگیا۔

☆ اس کی اچانک موت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پریشان ہوئے اور فرمایا:

''یہ تو کوئی شیطان کی کاروائی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ شیطان انسانوں کا دشمن ہے۔'' فوراً موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی۔

☆ دوسرے دن حضرت موسیٰ علیہ السلام حالات کا جائزہ لینے کے لیے باہر نکلے تو دیکھا پھر دو آدمی لڑ رہے ہیں۔

☆ ان میں سے ایک وہی اسرائیلی تھا جس کی گزشتہ کل مدد کی تھی۔

☆ آج اس نے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی مدد کے لیے پکارا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو ہی بڑا افسادی ہے روز جھگڑتا ہے۔

☆ اسرائیلی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا غصہ دیکھا تو گھبرا گیا اور سمجھا کہ شاید آج مجھے ماریں گے تو گھبرا کر کہنے لگا:

اے موسیٰ! کیا تم آج مجھ کو بھی مار دو گے جیسے تم نے کل اس قبطی کو قتل کیا تھا۔

☆ یہ بات سن کر قبطی کو پتا چل گیا کہ قاتل کون ہے؟

☆ اس نے پولیس کو خبر کر دی۔

☆ فرعون کے دربار میں ان کے قتل کے مشورے ہونے لگے، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایک شخص نے اس بات کی خبر دی اور کہا:

میری رائے ہے کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ، میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔

☆ چناں چہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے مدین کی طرف نکل پڑے۔

مدین حضرت شعیب علیہ السلام کی بستی تھی، اور یہ ایک چھوٹا سا شہر تھا۔ فرعون کی حکومت سے باہر تھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مدین پہنچے تو وہاں ان کی ملاقات حضرت شعیب علیہ السلام سے ہوئی۔

☆ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے آنے کی وجہ معلوم کی۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی داستان سنائی۔

☆ حضرت شعیب علیہ السلام نے ان کو تسلی دی کہ تمہیں ظالموں سے نجات مل گئی۔

☆ حضرت شعیب علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

''میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو لڑکیوں میں ایک سے تمہارا نکاح کر دوں، اس شرط پر کہ تم آٹھ سال تک مزدوری پر میرے پاس کام کرو، پھر اگر تم دس سال پورے کر دو تو یہ تمہارا اپنا فیصلہ ہوگا۔''

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس شرط کو منظور کر لیا۔

سبق: ۲	دوسرے مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۳ نبوت اور تبلیغ

☆ جب دس سال پورے ہو گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام سے مدین سے جانے کی اجازت لی اور اپنی بیوی کو لے کر روانہ ہوئے۔ سردی کا موسم تھا، سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام راستہ بھی بھٹک گئے، اتنے میں انہوں نے کوہِ طور کی طرف سے آگ دیکھی۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی بیوی سے کہا:

ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے، شاید میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لے آؤں، یا آگ کا کوئی انگارہ اٹھالاؤں۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اس آگ کے قریب پہنچے تو آواز آئی:

اے موسیٰ! میں تمہارا پروردگار ہوں، تم اپنی جوتیاں اتار دو، یہ پاکیزہ وادی "طویٰ" ہے، اے موسیٰ! میں تمہارا معبود ہوں اور میں نے تم کو نبوت کے لیے منتخب کیا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا:

یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا:

یہ میری لاٹھی ہے، میں اس سے سہارا لیتا ہوں اور اس سے اپنی بکریوں پر (درخت سے) پتے جھاڑتا ہوں اور اس سے میری دوسری ضروریات پوری ہوتی ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

اپنی لاٹھی کو زمین پر ڈال دو۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا وہ لاٹھی اژدہا بن کر دوڑنے لگی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اسے پکڑلو، اور ڈرو نہیں۔ ہم ابھی اسے اس کی پچھلی حالت پر لوٹا دیں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

تم اپنا ہاتھ بغل میں ڈال کر نکالو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی کیا تو ان کا ہاتھ سفید، روشن اور چمک دار ہو کر نکلا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ان دو نشانیوں کے ساتھ فرعون اور اس کی قوم کے پاس تبلیغ کے لیے روانہ کیا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

اے پروردگار! آپ میرے بھائی ہارون کو بھی نبی بنا دیجیے تا کہ ہم دونوں مل کر تیری زیادہ سے زیادہ پاکی بیان کریں اور تیرا خوب ذکر کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کی اور دونوں کو ہدایت دی کہ فرعون کے پاس جا کر نرمی سے بات کرو۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام کے ساتھ فرعون کے دربار میں پہنچے اور اس کو اسلام کی دعوت دی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کا مطالبہ کیا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے معجزہ دکھایا اور اپنی لاٹھی زمین پر ڈالی تو وہ سانپ بن گئی اور بغل میں ہاتھ ڈال کر نکالا تو وہ سفید چمک دار ہو گیا۔

☆ فرعون نے فوراً کہا:

یہ تو کھلا جادو ہے۔

سبق: ۳۰	تیسرے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۴ جادوگروں سے مقابلہ

☆ فرعون نے اپنے درباریوں سے کہا:

اے سردارو! موسیٰ اپنے جادو کے زور پر تم سب کو تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے۔

☆ سرداروں نے کہا:

ہماری رائے تو یہ ہے کہ آپ ملک کے تمام بڑے جادوگروں کو بلوا کر موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرائیے۔

☆ فرعون نے جادوگروں کو بلانے کا حکم دیا اور مقابلہ کا دن مقرر کیا۔

☆ مقابلہ کے دن مصر کے مرد، عورت، بوڑھے، بچے، جوان سب میدان میں جمع ہو گئے۔

☆ مصریوں کو یقین تھا کہ آج ہماری فتح ہو گی۔

☆ جادوگر بڑے غرور اور تکبر کے ساتھ عمدہ لباس پہن کر اپنی لاٹھیاں اور رسیاں سنبھالے ہوئے نکلے۔

☆ جادوگروں نے فرعون سے پوچھا:

اگر آج ہم جیت گئے تو ہمیں کیا انعام ملے گا؟

☆ فرعون نے کہا:

ہم تم کو اپنا ساتھی بنائیں گے اور بڑا مرتبہ دیں گے۔

☆ جادوگر آگے بڑھے اور کہنے لگے:

اے موسیٰ! کیا مقابلے کی ابتداء آپ کریں گے یا ہم کریں؟

☆ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

تم ہی ابتدا کرو۔

☆ جادوگروں نے اپنی لاٹھیاں اور رسیاں زمین پر ڈال دیں۔

☆ دیکھتے ہی دیکھتے پورا میدان سانپوں سے بھر گیا، یہ منظر دیکھ کر سب لوگ ڈر گئے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی خوف محسوس ہوا کہ لوگ معجزے کو بھی کہیں جادو ہی نہ سمجھ بیٹھیں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا:

ڈرو مت تم ہی غالب رہو گے۔

☆ اپنی لاٹھی زمین پر پھینکو۔

☆ لاٹھی کا زمین پر پھینکنا تھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی لاٹھی اژدھا بن گئی اور جادوگروں کے تمام سانپوں کو نگل لیا۔

☆ جادوگر حیران رہ گئے، وہ سمجھ گئے کہ یہ جادو نہیں ہے بل کہ معجزہ ہے۔

☆ جادوگر سجدے میں گر پڑے اور کہا:

ہم سارے جہانوں کے رب پر ایمان لے آئے جو موسیٰ اور ہارون کا بھی رب ہے۔

☆ فرعون یہ منظر دیکھ کر کہنے لگا:

تم کس کے حکم پر ایمان لائے؟ تم یہاں دھوکہ دینے آئے تھے۔ میں تمہارے ہاتھ پاؤں کٹوا کر کھجور کے تنے میں سولی دوں گا اس وقت تم سمجھو گے کہ کس کا عذاب زیادہ سخت ہے۔

☆ جادوگروں نے کہا:

تو جو چاہے کر، ہمیں کوئی پروا نہیں، تجھے تو صرف اس دنیا میں اختیار ہے۔

☆ ہم اپنے پروردگار پر ایمان لائے ہیں تا کہ وہ ہماری تمام خطاؤں کو معاف کر دے۔

سبق: ۴	چوتھے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق ۵: فرعون کا انجام

☆ فرعون نے نعوذ باللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا۔

☆ فرعون کے خاندان میں سے ایک مومن شخص جو اپنا ایمان چھپائے ہوئے تھا اس کے اس ارادہ پر اس کو ڈرایا اور کہا:

کیا تم ایک شخص کو صرف اس لیے قتل کررہے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار اللہ ہے؟ حالاں کہ وہ اپنے رب کے پاس سے روشن دلیلیں لے کر آئے ہیں۔ اگر وہ جھوٹے ہیں تو ان کے جھوٹ کا وبال ان کی گردن پر ہوگا اور اگر وہ سچے ہیں تو تم پر ایسا سخت عذاب آئے گا کہ تم کو اس سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا۔

☆ بنی اسرائیل فرعون اور اس کی قوم کے روز روز کے ظلم وستم سے سخت تنگ آ گئے تھے۔

☆ انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے درخواست کی:

آخر ہم کب تک برداشت کریں؟

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

صبر کرو، تم مسلمان ہو، تم کو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ آ گیا اور اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا:

تم رات ہی رات بنی اسرائیل کو لے کر نکل جاؤ اور مصر چھوڑ دو۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فوراً حکم کی تعمیل کی اور بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکل پڑے اور سمندر کے کنارے پر پہنچ گئے۔

☆ فرعون کو اس کا علم ہوا تو اس نے فوج کے ساتھ پیچھا کیا اور بالکل قریب پہنچ گیا۔ بنی اسرائیل نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو فرعون اپنے پورے لشکر کے ساتھ آرہا تھا۔ بنی اسرائیل یہ دیکھ کر کہنے لگے کہ ہم تو پکڑے گئے۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

ہر گز نہیں، میرا پروردگار میرے ساتھ ہے، وہ مجھے راستہ بتائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی لاٹھی سمندر پر ماری جس سے سمندر میں بارہ راستے بن گئے۔

☆ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے امن وسلامتی کے ساتھ سمندر پار ہو گئے۔

☆ جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ سمندر میں پہنچا تو قوم سے کہا:

میں نے تمہارے لیے یہ راستے بنائے ہیں، یہ کہہ کر اپنا گھوڑا ان راستوں میں ڈال دیا۔

☆ فرعون کو دیکھ کر اس کے لشکر نے بھی اپنے گھوڑے ڈال دیے۔

☆ جب فرعون اور اس کا لشکر بیچ سمندر میں پہنچا تو سمندر کا پانی مل گیا اور سب ڈوبنے لگے۔

☆ فرعون ڈوبتے وقت کہنے لگا:

میں موسیٰ اور بنی اسرائیل کے معبود پر ایمان لاتا ہوں اور میں بھی فرماں برداروں میں شامل ہوتا ہوں۔

☆ جواب دیا گیا:

اب ایمان لاتا ہے؟ حالاں کہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرتا رہا اور مسلسل فساد ہی مچاتا رہا لٰہذا آج ہم تیرے صرف جسم (لاش) کو بچائیں گے تاکہ تو اپنے بعد کے لوگوں کے لیے عبرت کا نشانہ بن جائے۔

☆ فرعون اور اس کا لشکر سمندر میں ڈوب گیا، نہ اس کی حکومت کام آئی، نہ محلّات و باغات کام آئے، نہ مال کام آیا، نہ لشکر۔

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں فرمایا:

کتنے باغات اور چشمے تھے جو یہ لوگ چھوڑ گئے، اور کتنے کھیت اور شان دار مکانات اور عیش کے کتنے سامان جن میں وہ مزے کر رہے تھے ان کا انجام اسی طرح ہوا اور ہم نے ان سب چیزوں کا وارث دوسری قوم کو بنا دیا۔ پھر نہ ان پر آسمان رویا نہ زمین اور نہ ان کو کچھ مہلت دی گئی۔

سبق: ۵	پانچویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق ٦: حضرت سلیمان علیہ السلام

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام حضرت داوٗد علیہ السلام کے بیٹے تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم وحکمت سے نوازا تھا اور نبوت وبادشاہت بھی عطا فرمائی تھی۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جنات وشیاطین، تمام جانوروں یہاں تک کہ ہوا کو بھی حضرت سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا تھا۔

☆ آپ تمام جانوروں کی بولیاں آسانی کے ساتھ سمجھ لیتے تھے۔

☆ اللہ تعالیٰ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے اور اس کی دی ہوئی نعمتوں پر شکر ادا کرتے تھے۔

☆ جب سفر کے لیے نکلتے تو تخت پر بیٹھ جاتے، ہوا اس تخت کو اڑا کر لے جاتی اور منٹوں میں کہیں سے کہیں پہنچا دیتی، ایک مہینہ کا سفر آدھے دن میں ختم ہو جاتا تھا۔

☆ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے لشکر کے ساتھ چیونٹیوں کی وادی میں پہنچے۔

☆ چیونٹیوں کی ملکہ نے جب سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر کو آتے دیکھا تو اس نے گھبرا کر آواز دی:

اے چیونٹیو! سلیمان علیہ السلام آرہے ہیں اور ان کے ساتھ ان کا لشکر بھی ہے، اپنے اپنے بلوں میں گھس جاؤ، ایسا نہ ہو کہ تم ان کے قدموں کے نیچے روند دیے جاؤ اور ان کو خبر بھی نہ ہو۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام یہ سن کر مسکرا دیے اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کیا۔

☆ ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پرندوں کی حاضری لی، اس وقت سب موجود تھے مگر ہدہد پرندہ غائب تھا۔

☆ سلیمان علیہ السلام کہنے لگے:

کیا بات ہے! مجھے ہدہد نظر نہیں آرہا ہے، میری نگاہ غلطی کر رہی ہے یا حقیقت میں وہ غائب ہے لیکن

جب معلوم ہوا کہ سچ مچ وہ نہیں ہے تو فرمانے لگے:

☆ اگر وہ اپنے غائب رہنے کی کوئی صحیح وجہ نہیں بتائے گا تو میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو میں ذبح کروں گا۔

☆ تھوڑی دیر میں ہدہد آیا اور کہنے لگا:

میں قوم سبا کی ایک ایسی خبر لایا ہوں جس کی شاید آپ کو خبر نہ ہو۔

☆ قوم سبا کی ایک ملکہ ہے، پورا ملک اس کے قبضہ میں ہے، سارے ملک پر اس کی حکومت ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر نعمت عطا فرمائی ہے، اس کے بیٹھنے کا تخت بہت بڑا اور قیمتی ہے۔

☆ ایک نئی بات اور سنیے! وہ اور اس کی پوری قوم سورج کو سجدہ کرتی ہے۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کی خبر سن کر ہدہد کو ایک خط دے کر روانہ کیا کہ یہ خط ملکہ کو جا کر دینا اور دیکھنا کہ وہ کیا جواب دیتی ہے۔

☆ ہدہد خط لے کر گیا اور اس کے اوپر ڈال دیا، ملکہ نے خط دیکھ کر اپنے درباریوں سے کہا:

اے قوم کے سردارو! میرے پاس اس وقت بادشاہ سلیمان کا بابرکت خط آیا ہے جس کا مضمون یہ ہے:

☆ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو سب پر مہربان، بہت مہربان ہے۔

سن لو میرے مقابلے میں سرکشی نہ کرو، بہتر یہی ہے کہ فرماں بردار بن کر میرے پاس آ جاؤ۔

☆ ملکہ نے خط سنا کر درباریوں سے مشورہ کیا، درباریوں نے کہا:

ہم طاقت ور اور ڈٹ کر لڑنے والے لوگ ہیں، جنگی قوت کے مالک ہیں، البتہ فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے، جو مناسب ہو اس کے لیے حکم کیجیے۔

سبق: ٦	چھٹے مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	٦	۷	۸	۹	۱۰				

سبق : ۷ ملکہ سبا کو اسلام کی دعوت

☆ ملکہ بولی:

بے شک ہم طاقت ور ضرور ہیں، لیکن ہمیں سلیمان علیہ السلام کے معاملے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے۔

☆ میں ان کے پاس تحفے بھیجتی ہوں، پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر واپس آتے ہیں۔

☆ ملکہ نے بہت سے نادر و نایاب تحفے دے کر اپنے درباریوں کو سلیمان علیہ السلام کی طرف بھیجا۔

☆ تحفے بھیجنے کا مقصد یہ تھا کہ اگر سلیمان علیہ السلام دنیاوی بادشاہ ہوں گے تو تحفوں سے خوش ہو جائیں گے اور اگر واقعتاً نبی ہوں گے تو اس پر نظر بھی نہیں ڈالیں گے۔

☆ درباری جب تحفے لے کر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا:

تمہارے تحفے تمہیں مبارک ہوں، مجھے ذرا بھی ان کی خواہش نہیں، اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے کہیں زیادہ بہتر عطا فرمایا ہے اور اپنی ملکہ سے کہنا:

☆ ہم اپنے لشکر لے کر تمہارے ملک میں پہنچنے والے ہیں جن کا تم مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ ذلت و رسوائی کے ساتھ تم کو ملک چھوڑنا پڑے گا۔

☆ قاصد تمام تحفے اور سلیمان علیہ السلام کا پیغام لے کر واپس ہوئے اور پورا واقعہ ملکہ کے سامنے بیان کیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار میں ملکہ سبا کا تخت

☆ جب ملکہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کا پیغام سنا تو حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہونے کا فیصلہ کرلیا۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے کہا:

اے درباریو! تم میں ایسا کون ہے جو ملکہ سبا کے آنے سے پہلے ہی اس کا تخت اٹھالائے؟

☆ ایک جن بولا:

آپ کے اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے ہی تخت لے کر میں آجاؤں گا۔

☆ دربار میں ایک عالم بھی موجود تھا۔ اس نے کہا:

میں اس تخت کو پلک جھپکنے سے پہلے ہی آپ کے پاس لے آؤں گا۔

☆ پھر وہ تخت حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے تھا۔ تخت دیکھ کر حضرت سلیمان علیہ السلام کہنے لگے:

یہ سب میرے پروردگار کی مہربانی ہے، وہ ایسے ایسے انعام دے کے مجھ کو آزماتا ہے کہ میں اس کا شکر ادا کرتا ہوں یا ناشکری۔

☆ جو شکر ادا کرے گا وہ اپنے ہی فائدہ کے لیے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی فائدہ نہیں اور جو ناشکری کرے گا تو اسی کا نقصان ہے، اللہ تعالیٰ کا کوئی نقصان نہیں، کیوں کہ میرا پروردگار تو بہت بے نیاز اور کرم والا ہے۔

سبق: ۷	ساتویں مہینے میں دس دن پڑھائیں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
		۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۸ ملکہ کی آمد

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں کو حکم دیا:

اس تخت کی شکل میں کوئی ایسی تبدیلی کرو جس کی وجہ سے اسے پہچاننے میں مشکل ہو تا کہ ملکہ کی ذہانت کو آزمایا جا سکے۔

☆ جب ملکہ آئی تو اس سے پوچھا گیا:

کیا تمہارا تخت ایسا ہی ہے؟ ملکہ نے کہا:

☆ بالکل ایسا ہی ہے، گویا یہی میرا تخت ہے۔ پھر کہنے لگی:

اس آزمائش کی کیا ضرورت تھی میں تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام محض بادشاہ نہیں، بل کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نبوت سے بھی سرفراز فرمایا ہے، اس لیے میں مطیع و فرماں بردار ہو کر آئی ہوں۔

☆ افسوس! میں نے اپنی اتنی عمر، سورج کی عبادت میں ضائع کر دی اور اللہ تعالیٰ کی عبادت سے غافل رہی۔

☆ میرے پروردگار! حقیقت یہ ہے کہ میں نے اب تک اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور اب میں نے سلیمان کے ساتھ اللہ رب العالمین کی فرماں برداری قبول کر لی ہے۔

بیت المقدس کی تعمیر اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس کی بنیاد رکھی اور اس عمارت کے بنوانے میں مصروف ہو گئے۔

☆ ابھی عمارت پوری نہ ہونے پائی تھی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آ گیا۔

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام جنات کو تمام ہدایتیں دے کر ایک شیشہ کے مکان میں لکڑی سے ٹیک لگا کر عبادت میں مشغول ہو گئے تاکہ جنات انہیں دیکھتے رہیں، اسی حالت میں ان کی وفات ہو گئی، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کو لکڑی کے سہارے کھڑا رکھا اور جنات سمجھتے رہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کھڑے ہیں، اس لیے ان کے ڈر کی وجہ سے جنات بدستور عمارت بنانے میں مشغول رہے۔

☆ جب عمارت مکمل بن گئی تو دیمک نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے لکڑی کو کھالیا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کا جسم گر پڑا۔

☆ اس وقت جنات کو احساس ہوا کہ وہ اپنے آپ کو جو عالم الغیب سمجھتے تھے وہ کتنی غلط بات تھی، اگر انہیں غیب کا علم ہوتا تو وہ اتنے دن تک غلط فہمی میں مبتلا رہ کر تعمیر کے کام کی تکلیف نہ اٹھاتے۔

سبق: ۸	آٹھویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق ۹: حضرت مریم علیہا السلام

☆ بنی اسرائیل میں ایک نیک شخص تھا جن کا نام عمران تھا۔ عمران پر اور ان کے گھر والوں پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل تھا۔

☆ عمران کی بیوی نے یہ منت مانی کہ اے میرے پروردگار! میری یہ نیت ہے کہ اگر میرا لڑکا پیدا ہوا تو میں یہ لڑکا تیری نذر کروں گی لیکن جب بچہ کی پیدائش ہوئی تو لڑکی پیدا ہوئی۔

☆ عمران کی بیوی لڑکی کو دیکھ کر کہنے لگیں:

اے میرے پرودگار! یقیناً تو جانتا ہے کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ لڑکا پیدا ہو تو میں تیری نذر کروں گی، مگر یہ لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اے میرے پروردگار! میں نے اس کا نام ''مریم'' رکھا ہے۔ میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان کے مکروفریب سے تیری حفاظت میں دیتی ہوں۔

حضرت مریم علیہا السلام کی پرورش

☆ حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے حضرت مریم علیہا السلام کو لے جا کر مسجد کی نذر کر دیا۔ مسجد میں اس بات پر بحث ہونے لگی کہ بچی کی پرورش کون کرے گا؟

☆ ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ اس نیک اور سعادت مند بچی کی پرورش اس کے ذریعہ ہو۔ بالآخر قرعہ ڈالنے کی تجویز پیش آئی چناں چہ قرعہ ڈالا گیا، قرعہ میں حضرت زکریا علیہ السلام کا نام نکل آیا۔

☆ حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے رشتہ دار بھی تھے، انہوں نے بہت اچھی طرح حضرت مریم علیہا السلام کی پرورش کی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش

☆ ایک دن حضرت مریم علیہا السلام کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں ظاہر ہوا۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام گھبرا گئیں اور کہنے لگیں:

میں تم سے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہتی ہوں، اگر تم میں خدا کا خوف ہے تو یہاں سے ہٹ جاؤ۔

☆ فرشتے نے کہا:

گھبراؤ نہیں، میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کے حکم سے آیا ہوں۔

☆ اے مریم! تم کو ایک خوش خبری بھی دینے آیا ہوں کہ اللہ تعالیٰ خاص اپنی قدرت سے تم کو ایک پاکیزہ لڑکا عطا فرمائے گا، جس کا نام "عیسیٰ" ہوگا۔ جو دنیا و آخرت میں بڑے مرتبہ والا ہوگا۔

☆ حضرت مریم علیہا السلام یہ سن کر بہت پریشان ہوئیں اور حیرت سے کہنے لگی:

میرا لڑکا کیسے ہو جائے گا، جب کہ میرا نکاح ہی نہیں ہوا ہے۔

☆ فرشتے نے کہا:

اللہ تعالیٰ کے لیے یہ معمولی بات ہے، وہ سب کچھ کر سکتا ہے، پھر وہ فرشتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونک کر چلا گیا۔

☆ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کو دیکھ کر لوگ کہنے لگے:

اے مریم! یہ تو نے کیا کیا؟ مریم علیہا السلام نے فوراً بچہ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اسی بچہ سے پوچھ لو۔

☆ لوگ یہ سن کر کہنے لگے: اس دودھ پیتے بچہ سے کیا پوچھیں؟

☆ اتنے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بول اٹھے کہ میں اللہ کا بندہ ہوں، اللہ نے مجھ کو کتاب دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

سبق: ۹	نویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

سبق: ۱۰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت

☆ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو معجزے دے کر بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت مل جانے کے بعد قوم کے پاس آئے اور ارشاد فرمایا:

میں تمہارے رب کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

☆ مجھ سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا تھا اور ان پر ''تورات'' نازل فرمائی تھی۔

☆ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حق اور تورات کو سچی کتاب مانتا ہوں۔

☆ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بھی آسمانی کتاب ''انجیل'' نازل کی ہے لہٰذا تم لوگ اب میری بات مانو اور اس کتاب پر عمل کرو۔

☆ میرے بعد بھی اللہ تعالیٰ ایک رسول کو پیدا کریں گے جو تمام نبیوں کے سردار ہوں گے اور سب سے آخری نبی ہوں گے، ان کا نام ''احمد'' (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ ان پر بھی کتاب نازل ہوگی۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت سے معجزات عطا فرمائے تھے۔

☆ آپ کا ایک معجزہ تو یہ تھا کہ آپ مٹی سے پرندہ کی شکل بناتے اور اس میں پھونک مارتے تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے سچ مچ کا پرندہ بن جاتا۔

☆ ایک معجزہ یہ تھا کہ آپ پیدائشی اندھے اور کوڑھ کے مریض کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا کر دیتے تھے۔

☆ ایک بڑا معجزہ یہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حکم سے مُردوں کو زندہ فرما دیا کرتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اٹھایا جانا

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعوت اور معجزے دیکھ کر بہت تھوڑے لوگ ایمان لائے جب کہ باقی بنی اسرائیل آپ کے زبردست دشمن بن گئے، ان کو ''یہودی'' کہتے ہیں۔

☆ یہ دشمنی میں اتنے آگے بڑھ گئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کی تدبیریں کرنے لگے اور انہیں سولی دینے کا ارادہ کیا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے ایک یہودی کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنا دیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھالیا۔

☆ یہودیوں نے اس کو اصلی حضرت عیسیٰ سمجھ کر سولی پر لٹکا دیا۔

☆ وہ یہودی بہت چیخا چلّایا کہ میں عیسیٰ نہیں ہوں، بل کہ تمہارا ہی ساتھی ہوں، لیکن کسی نے اس کی ایک نہ سنی اور سنتے بھی کیسے، اس کی شکل تو بالکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسی بن گئی تھی۔

☆ اس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حفاظت کی۔

☆ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جب قیامت کے قریب دجال نکلے گا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کردیں گے، پھر اس کے بعد بہت زمانہ تک زندہ رہیں گے اور حکومت کریں گے۔''[1]

سبق: ۱۰	دسویں مہینے میں	۱	۲	۳	۴	۵	دستخط معلم		دستخط سرپرست	
	دس دن پڑھائیں	۶	۷	۸	۹	۱۰				

پہلے مہینے کے سوالات

حفظ سورۃ: ''سُوْرَۃُ الْقَدْرِ'' سنائیں۔

ایمانیات: ''اَلْمَجِیْدُ'' اور ''اَلرَّزَّاقُ'' کے کیا معنی ہیں؟

عبادات: تراویح کسے کہتے ہیں؟ تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

احادیث: ''ظلم کی ممانعت'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

''قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کی فضیلت'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

سیرت خلفاء: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا نام بتائیں؟

ہجرت کے سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون سے صحابی تھے؟

اخلاق وآداب: تقویٰ کسے کہتے ہیں؟

عربی: ''آپ کا کیا حال ہے؟'' اس کی عربی بتائیں۔

اردو: سبق: ۱ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

دوسرے مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَۃُ الضُّحٰی'' سنائیں۔

ایمانیات: اسمائے حسنیٰ ''اَلْاَوَّلُ'' سے ''اَلتَّوَّابُ'' تک سنائیں۔

عبادات: مسافر کسے کہتے ہیں؟ مسافر ظہر، عصر اور عشا کی کتنی رکعتیں پڑھے گا؟

احادیث: ''فجر کی نماز کی فضیلت'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

''گانے کا نقصان'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کتنی مدت خلیفہ رہے؟

اخلاق وآداب: تواضع کسے کہتے ہیں؟ تواضع کے فائدے بتائیں؟

عربی: ''مَا اسْمُكَ'' کے کیا معنی ہیں؟ ''آپ سلامت رہیں'' کی عربی بتائیں۔

اردو: سبق: ۲ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

تیسرے مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَۃُ الَّیْلِ'' سنائیں۔

ایمانیات: اسمائے حسنیٰ ''اَلْمُنْتَقِمُ'' سے ''اَلصَّبُوْرُ'' تک سنائیں۔

عبادات: قضا نماز کسے کہتے ہیں؟

احادیث: ''چوری کرنے کے نقصان'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

''حسد اور کینہ کی ممانعت'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نبوت کے کون سے سال مسلمان ہوئے؟

اخلاق و آداب: سچ کے فائدے سنائیں۔ جھوٹ کے نقصانات سنائیں۔

عربی: ''اُنْزِلَ الْقُرْاٰنُ الْکَرِیْمُ فِیْ شَھْرِ رَمَضَانَ'' کا اردو میں ترجمہ کریں۔

اردو: سبق: ۳ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

چوتھے مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَۃُ الشَّمْسِ'' سنائیں۔

ایمانیات: صحابی کسے کہتے ہیں؟

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سب سے زیادہ فضیلت والے چار صحابہ کے نام بتائیں۔

عبادات: سجدہ سہو کی تعریف سنائیں۔

احادیث: ''جھوٹ کے نقصان'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

''کفار کے ساتھ مشابہت کا انجام'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کتنی عمر میں انتقال ہوا اور کتنے سال خلیفہ رہے؟

اخلاق و آداب: شرم و حیا کے چند فائدے سنائیں۔

عربی: ''میں فجر کی نماز مسجد میں پڑھتا ہوں'' اس کی عربی بتائیں۔

اردو: سبق: ۴ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

پانچویں مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَۃُ الْبَلَدِ'' آیت نمبر ۱۰ تک سنائیں۔

ایمانیات: ولی کسے کہتے ہیں؟

عبادات: سجدہ تلاوت کی تعریف سنائیں۔

احادیث: ''بہترین عمل'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

''جھوٹا دعویٰ کرنے کے نقصان'' سے متعلق حدیث سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کتنی ہجرتیں کیں؟

اخلاق وآداب: رشتہ داروں کے پانچ حقوق بتائیں۔

عربی: '' اَذْهَبُ اِلَى الْمَدْرَسَةِ مَعَ اَبِيْ'' کا اردو میں ترجمہ کریں۔

اردو: سبق: ۵ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

چھٹے مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَۃُ الْبَلَدِ'' سنائیں۔

ایمانیات: نیک اعمال کی تعریف بتائیں، گناہ کسے کہتے ہیں؟

عبادات: زکوٰۃ کی تعریف سنائیں۔ زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

مسنون دعائیں: ''گھر میں داخل ہونے کی دعا'' سنائیں۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے کی دعا سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وفات سے پہلے خلافت کے لیے کن چھ صحابہ کے نام تجویز کیے تھے؟

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کتنے سال خلیفہ رہے؟

اخلاق وآداب: پڑوسیوں کے پانچ حقوق بتائیں۔

عربی: ''آپ فجر کی نماز کہاں پڑھتے ہیں؟'' کی عربی بتائیں۔

اردو: سبق: ٦ میں سے کوئی بھی چار سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

ساتویں مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَةُ الْفَجْرِ'' آیت نمبر ۱۸ تک سنائیں۔

ایمانیات: کفر کی تعریف سنائیں۔شرک کی تعریف سنائیں؟

عبادات: روزہ کی تعریف سنائیں۔سال بھر میں کتنے روزے فرض ہیں؟

مسنون دعائیں: کپڑا پہننے کی دعا سنائیں۔

مجلس سے اٹھنے کی دعا سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: اسلام قبول کرنے کے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر کتنے سال تھی؟

اخلاق وآداب: بیماری اور علاج کے پانچ آداب بتائیں۔

عربی: ''هٰذِهٖ فِكْرَةٌ رَائِعَةٌ'' کا اردو ترجمہ کریں۔

اردو: سبق: ۷ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

آٹھویں مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: ''سُوْرَةُ الْفَجْرِ'' سنائیں۔

ایمانیات: گناہوں میں سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟

عبادات: روزہ کے پانچ مفسدات سنائیں؟

مسنون دعائیں: ''ہدایت وتقویٰ مانگنے'' کی دعا سنائیں۔

''نفاق اور بری عادتوں سے پناہ مانگنے'' کی دعا سنائیں۔

سیرتِ خلفاء: حضرت علی رضی اللہ عنہ کتنی مدت خلیفہ رہے اور آپ کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

اخلاق وآداب: غیبت کسے کہتے ہیں؟

عربی: ''مجھے بخار ہو گیا ہے؟'' کی عربی بتائیں۔

اردو: سبق: ۸ میں سے کوئی بھی چار سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

نویں مہینے کے سوالات

حفظ سورۃ: "آیۃ الکرسی" سنائیں۔

ایمانیات: بدعت کسے کہتے ہیں؟

عبادات: اعتکاف کی تعریف سنائیں۔ حج کی تعریف سنائیں۔

مسنون دعائیں: "بازار میں جانے" کی دعا سنائیں۔

مصیبت زدہ کو دیکھ کر دل میں کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

اسلامی معلومات: سب سے پہلے اسلامی مرکز کا نام کیا ہے؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کی طرف کس صحابی کو تبلیغ کے لیے بھیجا تھا؟

اخلاق وآداب: قناعت کی تعریف سنائیں۔

عربی: "اَیْنَ تَذْهَبُ؟" کا اردو میں ترجمہ کریں۔

اردو: سبق: ۹ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

دسویں مہینے کے سوالات

حفظِ سورۃ: "سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ" سنائیں۔

ایمانیات: چند بدعتوں اور بری رسموں کے بارے میں بتائیں؟

عبادات: حج کے فرائض سنائیں۔ حج کے واجبات سنائیں۔

مسنون دعائیں: جامع دعا سنائیں۔

اسلامی معلومات: سب سے زیادہ حدیث بیان کرنے والے صحابی کون ہیں؟

چار مشہور امام کے نام بتائیں۔

اخلاق وآداب: اچھے دوست کی صفات بتائیں۔

عربی: "یہ دو سو پچاس روپے کے ہیں۔" کی عربی بتائیں۔

اردو: سبق: ۱۰ میں سے کوئی بھی تین سطریں طالب علم سے پڑھوائیں۔

حوالہ جات

ایمانیات

اسمائے حسنیٰ

(۱) صحیح مسلم، الذکر والدعاء .... باب فی اسماء الله تعالیٰ وفضل من احصاھا، الرقم: ۶۸۰۹

صحابہ کرام

(۱) المجادلۃ: ۲۲

(۲) جامع الترمذی، المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، الرقم: ۳۸۶۲

کفروشرک

(۱) النسا: ۱۱۶

(۲) المائدۃ: ۷۲

بدعت اور بدعتی

(۱) سنن ابی داؤد، السنة، باب فی لزوم السنة، الرقم: ۴۶۰۶

(۲) سنن ابی داؤد، السنة، باب فی لزوم السنة، الرقم: ۴۶۰۷

عبادات

تراویح کی نماز

(۱) السنن الکبری للبیهقی، الصلوٰة، باب ماروی فی عدد رکعات القیام فی شهر رمضان: ۴۹۶/۲

(ب) الموطا للامام مالک، الصلوٰة فی رمضان، باب ماجاء فی قیام رمضان، ص: ۹۸

(ج) الفتاوی الهندیة، الصلوٰة، فصل فی التراویح: ۱۱۶/۱

(۲) الفتاوی الهندیة، الصوم، فصل فی التراویح: ۱۱۶/۱

(۳) فتاوی قاضیخان علی هامش الهندیة، الصلوٰة، فصل فی مقدار القراءة فی التروایح: ۲۳۷/۱

مسافر کی نماز

(۱) رد المحتار، الصلوة، باب صلاة المسافر: ۱۲۱/۲

(۲) کنز العمال، الشمائل، قسم الاقوال، الرقم: ۱۷۹۱۵

(۳) رد المحتار، الصلوة، باب صلاة المسافر: ۱۲۸/۲

(۴) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی صلاة المسافر: ۱۳۹/۱

(۵) رد المحتار، الصلوة، باب فی صلاة المسافر: ۱۳۰/۲

(۶) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی صلاة المریض: ۱۳۶/۱

(۷) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، الفصل الثالث فی استقبال القبلة: ۶۴/۱

(۸) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی قضاء الفوائت: ۱۲۱/۱

بیمار کی نماز

(۱) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی صلوٰة المریض: ۱۳۶/۱

قضانماز

(۱) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب قضاء الفوائت: ۱۲۱/۱

(۲) جامع الترمذی، الصلوٰة، الجمع بین الصلوٰتین، الرقم:

سجدہ تلاوت

(۱) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی سجود التلاوة: ۱۳۵/۱

(۲) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی سجود التلاوة: ۱۳۳/۱

(۳) فتاوی عالمگیری، الصلوٰة، باب فی سجود التلاوة: ۱۳۴/۱

(۴) ایضاً۔

(۵) ایضاً۔

(۶) ایضاً۔

زکوٰۃ

(۱) فتاوی عالمگیری، الزکوٰة: ۱۷۰/۱

روزہ

(۱) فتاوی عالمگیری، الصوم: ۱۹۴/۱

(۲) احکام القرآن للجصاص، البقرة: ۲۴۲/۱،۱۸۳

(۳) بدائع الصنائع، الصوم "۵۵۰/۲ ط بیروت۔

اعتکاف

(۱) رد المحتار، الصوم، باب الاعتکاف: ۴۴۰/۲

(۲) رد المحتار، الصوم، باب الاعتکاف: ۴۴۲/۲

(۳) کنز العمال، الصوم، قسم الاقوال، الفصل السابع فی الاعتکاف: الرقم: ۲۴۰۰۲

حج

(۱) رد المحتار، الحج، مطلب فی فروض الحج وواجباته: ۴۶۸/۳
(۲) آپ کے مسائل اور ان کا حل: ۵۰/۴
(۳) رد المحتار، الحج، مطلب فی فروض الحج وواجباته: ۴۶۸/۳
(۴) رد المحتار، الحج، مطلب فی فروض الحج وواجباته: ۴۶۹/۳

احادیث

(۱) صحیح مسلم، البر، باب تحریم ظلم المسلم، الرقم: ۱۶۵۴
(۲) سنن ابی داؤد، الادب، باب افشاء السلام، الرقم: ۵۱۹۳
(۳) صحیح البخاری، الادب، باب الحذر من الغضب، الرقم: ۶۱۱۶
(۴) صحیح المسلم، الصلاة، باب الامر بتحسین الصلاة، الرقم: ۹۶۰
(۵) سنن ابی داؤد، الاطعمه، باب فی الاکل متکئاً، الرقم: ۳۷۶۹
(۶) جامع الترمذی، الصلاة، باب ما ذکر فضل الصلٰوة، الرقم: ۶۱۴
(۷) صحیح المسلم، البر.... باب تحریم الظلم....، الرقم: ۶۵۷۶
(۸) الدر المنثور: ۳۹۷/۲
(۹) جامع الترمذی، صفة القیامة، باب حدیث حنظلة، الرقم: ۲۵۱۶
(۱۰) صحیح المسلم، البر.... باب تحریم الظلم....، الرقم: ۶۵۷۶
(۱۱) سنن ابی داؤد، الفتن، باب ذکر الفتن ودلائلها، الرقم: ۴۲۵۲
(۱۲) صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، الرقم: ۵۰۲۷
(۱۳) جامع الترمذی، الطهارة، باب النهی عن البول قائمًا، الرقم: ۱۲
(۱۴) جامع الترمذی، البیوع، باب ماجاء فی الرجحان فی الوزن، الرقم: ۱۳۰۵
(۱۵) مسند الامام احمد: ۲۵۹/۵، الرقم: ۲۱۷۳۲
(۱۶) صحیح البخاری، الادب، باب مایکره من النمیمة، الرقم: ۶۰۵۶
(۱۷) صحیح مسلم، الطهارة، باب وجوب الطهارة للصلاة، الرقم: ۵۳۵
(۱۸) صحیح البخاری، الادب، باب رحمة الناس والبهائم، الرقم: ۶۰۱۳
(۱۹) صحیح البخاری، الادب، باب ما ینهی من الاسباب، الرقم: ۶۰۴۴
(۲۰) سنن ابی داؤد، الجنائز، باب فی ستر المیت عند غسله، الرقم: ۳۱۴۰
(۲۱) صحیح البخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم، الرقم: ۱
(۲۲) صحیح مسلم، المساجد، باب فضل صلوة العشاء والصبح فی جماعة، الرقم: ۱۴۹۳
(۲۳) جامع الترمذی، الاحکام، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم، الرقم: ۱۳۳۶
(۲۴) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی المراء: الرقم: ۱۹۹۵
(۲۵) سنن ابی داؤد، الادب، باب کراہیة الغناء والزمر الرقم: ۴۹۲۷
(۲۶) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی النصیحة، الرقم: ۱۹۲۶
(۲۷) جامع الترمذی، الدعوات، باب منه (الدعاء مخ العبادة)، الرقم: ۳۳۷۱
(۲۸) جامع الترمذی، النکاح، باب ماجاء فی النهی عن نکاح الشغار، الرقم: ۱۱۲۳
(۲۹) صحیح مسلم، الایمان، باب بیان تحریم ایذاء الجار، الرقم: ۱۷۲
(۳۰) صحیح البخاری، فضائل اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم، باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی الله عنه الرقم: ۳۷۵۹
(۳۱) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس، الرقم: ۱۹۸۷
(۳۲) صحیح مسلم، الطهارة، باب فضل الوضوء، الرقم: ۵۳۴
(۳۳) صحیح مسلم، الحدود، باب حد السرقة ونصابها، الرقم: ۴۴۰۸
(۳۴) صحیح مسلم، البر والصلة، باب تحریم التحاسد والتباغض، الرقم: ۶۵۳۰
(۳۵) صحیح مسلم، البر والصلة، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، الرقم: ۶۶۳۹
(۳۶) ایضاً
(۳۷) سنن ابی داؤد، اللباس، باب فی لبس الشهرة، الرقم: ۴۰۳۱
(۳۸) مجمع الزوائد، الصلاة، باب فی المحافظة علی الصلاة: ۲۳/۲
(۳۹) صحیح مسلم، الایمان، باب بیان حال ایمان من قال، الرقم: ۲۱۷
(۴۰) صحیح مسلم، الزهد، باب الدنیا سجن للمؤمن وجنة للکافر، الرقم: ۷۴۱۷

مسنون اذکار ودعائیں

(۱) صحیح البخاری، الجهاد، باب التکبیر اذا علا شرفاً، الرقم: ۲۹۹۴

(۲) صحیح البخاری، الجهاد، باب التسبیح اذا هبط وادیاً، الرقم: ۲۹۹۳

(۳) الکهف: ۳۹

(۴) الکهف: ۲۴

(۵) البقرة: ۱۵۶

(۶) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الثناء بالمعروف، الرقم: ۲۰۳۵

(۷) المستدرك للحاكم، الاطعمة: ۲۰۹/۴، الرقم: ۷۱۶۳

(۸) سنن ابی داؤد، الاطعمة، باب التسمیة علی الطعام، الرقم: ۳۷۶۷

(۹) سنن ابی داؤد، الاطعمة، باب مایقول اذا طعم، الرقم: ۳۸۵۰

(۱۰) سنن ابن ماجه، الاطعمة، باب اللبن، الرقم: ۳۳۲۲

(۱۱) صحیح البخاری، الدعوات، باب وضع الید تحت الخدّ الیمنیٰ، الرقم: ۶۳۱۴

(۱۲) صحیح البخاری، الدعوات، باب مایقول اذا اصبح الرقم: ۶۳۲۴

(۱۳) طٰهٰ: ۱۱۴

(۱۴) سنن ابی داؤد، الصیام، باب القول عند الافطار، الرقم: ۲۳۵۸

(۱۵) ابن سنی، مایقول بین ظهرانی وضوئه: ۲۰

(۱۶) جامع الترمذی، الطهارة، باب فی مایقال بعد الوضوء، الرقم: ۵۵

(۱۷) سنن ابی داود، الصلاة، باب مایقول الرجل عند دخوله المسجد، الرقم: ۴۶۵

(۱۸) ایضاً

(۱۹) سنن ابی داؤد، الادب، مایقول الرجل اذا دخل بیته، الرقم: ۵۰۹۶

(۲۰) سنن ابی داؤد، الادب، باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیته الرقم: ۵۰۹۵

(۲۱) صحیح البخاری، الدعوات، الدعاء عند الخلاء، الرقم: ۶۳۲۲

(۲۲) ابن ماجه، ابواب الطهارة، باب ما یقول اذا خرج من الخلاء، الرقم: ۳۰۱

(۲۳) صحیح البخاری، الاذان، باب الدعاء عند النِداء، الرقم: ۶۱۴

(۲۴) سنن الکبری للبیهقی، الصلاة، باب مایقول اذا...: ۱/۴۱۰

(۲۵) جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء إذا أصبح وإذا أمسی، الرقم: ۳۳۸۹

(۲۶) جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح، الرقم: ۳۳۸۸

(۲۷) سنن ابی داؤد، الأدب، باب مایقول إذا أصبح، الرقم: ۵۰۶۹

(۲۸) جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح و اذا امسی، الرقم: ۳۳۹۱

(۲۹) ایضاً

(۳۰) سنن ابی داؤد، اللباس، باب مایقول اذا لبس--- الرقم ۴۰۲۳

(۳۱) جامع الترمذی، اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوباً جدیدا، الرقم: ۱۷۶۷

(۳۲) سنن ابی داؤد، اللباس، باب مایقول اذا لبس ثوبا جدیدا الرقم: ۴۰۲۰

(۳۳) صحیح مسلم، الاشربة، باب اکرام الضیف وفضل ایثاره، الرقم: ۵۳۶۲

(۳۴) جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسه، الرقم: ۳۴۳۳

(۳۵) جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا ودع انساناً، الرقم: ۳۴۴۳

(۳۶) جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا رکب دابة، الرقم: ۳۴۴۶

(۳۷) جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا نزل منزلاً، الرقم: ۳۴۳۷

(۳۸)جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول اذا رجع من سفره، الرقم: ۳۴۴۰
(۳۹)جامع الترمذی، الدعوات، باب مایقول عند رؤیة الهلال، الرقم: ۳۴۵۱
(۴۰)صحیح مسلم، فضائل القران، باب ترتیل القراءة واجتناب الهذ۔۔۔ الرقم: ۱۹۱۱
(۴۱)سنن ابن ماجة، الادب، باب فضل الحامدین، الرقم: ۳۸۰۳
(۴۲)ایضاً
(۴۳)صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیة، الرقم: ۶۹۰۴
(۴۴)سنن ابی داؤد، الصلاة، باب مایستفتح به الصلاة من الدعاء، الرقم: ۷۶۰
(۴۵)سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الاستعاذه، الرقم: ۱۵۴۶
(۴۶)المعجم الکبیر للطبرانی: ۲/۲۱، الرقم: ۱۱۵۷
(۴۷)صحیح البخاری، الاستسقاء، باب مایقال اذا مطرت، الرقم: ۱۰۳۲
(۴۸)صحیح البخاری، المرضی، باب عیادة الاعراب، الرقم: ۵۶۵۶
(۴۹)جامع الترمذی، الدعوات، باب ماجاء مایقول اذا رای مبتلی، الرقم: ۳۴۳۱
(۵۰)جامع الترمذی، الجنائز، باب مایقول الرجل اذا دخل المقابر، الرقم: ۱۰۵۳
(۵۱)جامع الترمذی، الدعوات، باب دعاء: اللهم انا نسألك، الرقم: ۳۵۲۱

سیرت خلفاء

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۱) جامع الترمذی، المناقب، باب مالاحد ید الا وقد کافیناه ماخلا ابابکر، الرقم: ۳۶۶۱
(۲) صحیح البخاری، التفسیر، باب قوله (ثانی اثنین) الآیة، الرقم: ۴۶۶۳
(۳) اسد الغابة، باب العین والباء: ۳/۳۱۶
(۴) البدایة والنهایة: ۷/۱۶
(۵) اسد الغابة، باب العین والباء: ۳/۳۳۱
(۶) کنز العمال، الفضائل، الرقم: ۳۵۶۱۷

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

(۱) کنز العمال، الفضائل، الرقم: ۳۵۸۳۷
(۲) جامع الترمذی، المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب، الرقم: ۳۶۸۶
(۳) کنز العمال، الفضائل، الرقم: ۳۵۸۹۱
(۴) کنز العمال، الفضائل، وفات عمر رضی الله عنه، الرقم: ۳۶۰۴۳
(۵) اسد الغابة، باب العین والمیم: ۴/۱۶۶

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

(۱) اسد الغابة، باب العین والثاء، ۳/۵۷۸
(۲) کنز العمال، الفضائل، الرقم: ۳۶۱۷۷
(۳) کنز العمال، الفضائل، الرقم: ۳۶۱۵۵
(۴) البدایة والنهایة، القسم الثانی فیما ورد من فضائله وحده: ۷/۱۵۱
(۵) کنز العمال، الفضائل، الرقم: ۳۶۲۰۹
(۶) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب حرف العین: ۳/۱۶۲
(۷) الطبقات الکبری لابن سعد ذکر ماخلف عثمان: ۲/۹۵
(۸) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب حرف العین: ۳/۱۶۲

حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۱) جامع الترمذی، المناقب، باب اول من صلی علی، اول من اسلم علی، الرقم: ۳۷۳۴
(۲) اسد الغابة، باب العین واللام: ۴/۸۸
(۳) صحیح البخاری، المغازی، باب غزوة خیبر، الرقم: ۴۲۱۰
(۴) اسد الغابة، باب العین واللام: ۴/۱۱۳، ۱۱۵

بیان ودعا

(۱) العنکبوت: ۸
(۲) الحجرٰت: ۱۰
(۳) صحیح البخاری، المظالم، باب لایظلم المسلم المسلم، ولایسلمه، الرقم: ۲۴۴۲
(۴) صحیح مسلم، البر، باب تحریم ظلم المسلم، الرقم: ۶۵۴۳
(۵) سنن ابن ماجة، الزهد، باب النیة، الرقم: ۴۲۲۹

(۶) سنن النسائی، الجهاد، باب من غزا یلتمس الاجر والذکر، الرقم: ۳۱۴۲
(۷) الکهف: ۱۰
(۸) آل عمران: ۱۶
(۹) طه: ۲۵ تا ۲۸
(۱۰) الشعراء: ۸۳

اخلاق وآداب

تقویٰ

(۱) معارف القرآن: ۴۸۶/۱
(۲) الحجرات: ۱۳
(۳) الطلاق: ۲
(۴) الطلاق: ۳
(۵) الطلاق: ۴
(۶) الطلاق: ۵
(۷) الطلاق: ۵
(۸) الانفال: ۲۹

تواضع وعاجزی

(۱) الجامع لشعب الایمان فصل فی التواضع: ۴۵۶/۱۰
(۲) کنز العمال، الاخلاق، قسم الاقوال، الرقم: ۵۷۱۸

تکبر اور غرور

(۱) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الکبر، الرقم: ۲۰/۲
(۲) الجامع لشعب الایمان، فصل فی التواضع وترک الزهو والصلف: ۴۵۶/۱۰
(۳) سنن ابن ماجة، الزهد، باب البراءة من الکبر والتواضع، الرقم: ۴۱۷۳

سچ

(۱) صحیح مسلم، البر، باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضله، الرقم: ۶۶۳۹

جھوٹ

(۱) الحج: ۳۰

(۲) کنز العمال، الاخلاق، قسم الاقوال، الرقم: ۸۲۲۶
(۳) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الصدق والکذب، الرقم: ۱۹۷۲

شرم وحیا

(۱) سنن النسائی، الایمان، باب ذکر شعب الایمان، الرقم: ۵۰۰۷
(۲) الجامع لشعب الایمان للبیهقی، باب فی الحیاء بفصوله، الرقم: ۷۳۳۱
(۳) فتح الباری، الایمان، باب امور الایمان، الرقم: ۷۳/۱
(۴) ماخوذ از: شمائل کبریٰ: ۳۹۴/۴
(۵) سنن ابن ماجة، الزهد، باب الحیاء، الرقم: ۴۱۸۵
(۶) صحیح مسلم، الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، الرقم: ۱۵۴
(۷) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء، الرقم: ۲۰۰۹
(۸) سنن ابن ماجة، الزهد، باب الحیاء، الرقم: ۴۱۸۳
(۹) سنن ابن ماجة، الزهد، باب الحیاء، الرقم: ۴۱۸۵
(۱۰) ماخوذ از: شمائل کبریٰ: ۳۹۷/۴
(۱۱) جامع الترمذی، البر والصلة، باب ماجاء فی الحیاء، الرقم: ۲۰۰۹

حقوق العباد کی اہمیت

رشتہ داروں کے حقوق

(۱) بنی اسرائیل: ۲۶
(۲) صحیح البخاری، الادب، باب اکرام الضیف، الرقم: ۶۱۳۸
(۳) کنز العمال، الاخلاق، قسم الاقوال، الرقم: ۶۹۵
(۴) صحیح البخاری، الادب: ۸۸۵/۲

پڑوسیوں کے حقوق

(۱) صحیح البخاری، الادب، باب اثم من لایأمن جاره بوائقه، الرقم: ۶۰۱۶
(۲) کنز العمال، الصحبة، قسم الاقوال فی حق الجار، الرقم: ۲۴۸۸۶

بیماری اور علاج کے آداب

(۱) سنن ابی داؤد، الطب، باب الرجل یتداوی: ۱۸۳/۲
(۲) سنن ابی داؤد، الطب، باب فی الحمیة: ۱۸۳/۲
(۳) سنن ابی داؤد، الطب، باب فی تعلیق التمائم: ۱۸۶/۲
(۴) آداب المعاشرت، ص: ۲۲۱
(۵) سنن ابی داود، الطب، باب فی الادویة المکروهة: ۱۸۵/۲
(۶) صحیح البخاری، الجنائز، باب: الامر باتباع الجنائز، الرقم: ۱۲۴۰
(۷) سنن ابی داؤد، الجنائز، باب فی فضل العیادة علی وضوء، الرقم: ۳۰۹۷
(۸) سنن ابی داؤد، الجنائز، باب المشی فی العیادة: ۸۵/۲
(۹) صحیح البخاری، المرضی، باب عیادة الاعراب، الرقم: ۵۶۵۶
(۱۰) کنز العمال، الصحبة، قسم الاقوال، الرقم: ۲۵۱۸۶
(۱۱) جامع الترمذی، الطب، باب ماجاء لاتکرهوا مرضاکم علی الطعام والشراب: ۲۴/۲
(۱۲)
(۱۳) سنن ابن ماجة، الجنائز، باب ماجاء فی عیادة المریض: ۱۰۵/۱
(۱۴) سنن ابی داؤد، الجنائز، باب فی فضل العیادة علی وضوء: الرقم: ۳۰۹۸

تعزیت

(۱) سنن النسائی، الجنائز، باب فی التعزیة، الرقم: ۲۰۹۰
(۲) سنن ابن ماجة، الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، الرقم: ۱۶۰۱
(۳) رد المحتار، باب صلاة الجنائز، مطلب فی کراهة القیافة من اهل المیت: ۱۴۹/۳
(۴) الفتاوی الهندیة، الباب الحادی والعشرون فی الجنائز: ۱۶۷/۱
(۵) ایضاً
(۶) رد المحتار، الصلوٰة، باب صلاة الجنائز: ۱۴۹/۳

غیبت

(۱) الحجرٰت: ۱۲
(۲) ماخوذاز: معارف القرآن: ۱۳۰/۸
(۳) الحجرٰت: ۱۱

قناعت

(۱) صحیح مسلم، الزکاة، باب فی الکفاف والقناعة، الرقم: ۲۴۲۶
(۲) سنن ابن ماجة، الزهد، باب القناعة، الرقم: ۴۱۴۲

حسد

(۱) اوجز المسالک: ۱۱۲/۱۶، تحت الرقم: ۱۶۲۲
(۲) سنن ابی داؤد، الادب، باب فی الحسد، الرقم: ۴۹۰۳
(۳) فتح الباری، کتاب الادب، باب ما ینهی عن التحاسد والتدابر تحت الرقم: ۶۰۶۴
(۴) اصلاحی خطبات از: مفتی تقی عثمانی صاحب: ۸۳/۵

دوستی

(۱) الجامع لشعب الایمان للبیهقی: الرقم: ۸۹۹۲
(۲) المائدة: ۵۱

اردو زبان

(۱) سنن ابن ماجه، الفتن، باب فتنة الدجال، الرقم: ۴۰۷۷

طالب علم کی نماز کی ڈائری

نماز کی ڈائری پر کرنے کا طریقہ

فجر۔ف | ظہر۔ظ | عصر۔ع | مغرب۔م | عشا۔عش

۱ طلبا نے اگر نماز جماعت سے ادا کی ہے تو یہ ✓ نشان لگائیں۔ جیسے: ف✓

۲ اگر بغیر جماعت کے نماز ادا کی ہے تو یہ ــ نشان لگائیں۔ جیسے: ظ

۳ طالبات نے اگر نماز وقت پر ادا کی ہو تو یہ ✓ نشان لگائیں۔

۴ طلبا و طالبات نے اگر قضا کر لی ہے تو یہ ○ نشان لگائیں۔ جیسے: (ع)

۵ اگر قضا بھی نہ کی ہو تو کوئی نشان نہ لگائیں۔ جیسے: م عش

بتائے گئے طریقے کے مطابق کچھ دنوں تک استاذ محترم خود نشان لگائیں۔ پھر طالب علم کے والدین سے نماز کی ڈائری پر کروائیں اور استاذ محترم! روزانہ نماز کی ڈائری دیکھتے رہیں، جو نماز جماعت سے نہیں پڑھی گئی اس کی ترغیب دیں اور جو نماز نہیں پڑھی گئی، اس کی قضا کرالیں۔

ہر مہینے کے ختم پر استاذ محترم دستخط کریں اور بچوں کو اس کا پابند کریں کہ ہر مہینے کے ختم پر اپنے سر پرست سے دستخط کرائیں۔

جنوری

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

فروری

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

مارچ

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

اپریل

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

مئی

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

جون

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

جولائی

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

اگست

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

ستمبر

تاریخ	ف فجر	ظ ظہر	ع عصر	م مغرب	عش عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

اکتوبر

تاریخ	ف	ظ	ع	م	عش
	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

نومبر

تاریخ	ف	ظ	ع	م	عش
	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

دسمبر

تاریخ	ف	ظ	ع	م	عش
	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
۱					
۲					
۳					
۴					
۵					
۶					
۷					
۸					
۹					
۱۰					
۱۱					
۱۲					
۱۳					
۱۴					
۱۵					
۱۶					
۱۷					
۱۸					
۱۹					
۲۰					
۲۱					
۲۲					
۲۳					
۲۴					
۲۵					
۲۶					
۲۷					
۲۸					
۲۹					
۳۰					
۳۱					

دستخط معلم	دستخط سرپرست

ماہانہ حاضری اور فیس چارٹ

مہینہ	کل ایام تعلیم	ایام حاضری	غیر حاضری	فیس	دستخط معلم	دستخط سرپرست
جنوری						
فروری						
مارچ						
اپریل						
مئی						
جون						
جولائی						
اگست						
ستمبر						
اکتوبر						
نومبر						
دسمبر						

دستخط ذمہ دار: ____________

گزارش برائے سرپرست حضرات واساتذہ کرام

محترم والد/سرپرست حضرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انتہائی خوشی کی بات ہے کہ الحمد للہ! آں جناب کا صاحب زادہ/صاحب زادی دینی تعلیم حاصل کررہے ہیں۔ والدین کی طرف سے اولاد کے لیے اچھی تعلیم وتربیت سے زیادہ بہتر کوئی اور تحفہ نہیں ہے۔

محترم والد وسرپرست حضرات! بچے کی اچھی تعلیم وتربیت کے لیے استاذ اور بچے کے ساتھ ساتھ والد کو بھی فکر مند ہونا ضروری ہے جیسے پنکھے کے تین پر ہوتے ہیں، تینوں پر ملنے سے پنکھا ہوا دیتا ہے، اسی طرح تعلیم وتربیت کے لیے بھی استاذ، والد اور طالب علم کو مل کر محنت کرنا ضروری ہے۔

اس لیے آں جناب سے خصوصی درخواست ہے کہ ہر مہینے بچے کے استاذ سے ملاقات فرما کر بچے کی تعلیمی نوعیت کے بارے میں معلومات حاصل فرماتے رہا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کی ہر ماہ کی یہ ملاقات آپ کے صاحبزادے کی تعلیمی ترقی کا باعث ہوگی اور بچے کی بھی حوصلہ افزائی ہوتی رہے گی۔

امید ہے کہ آں جناب ہر ماہ باقاعدگی سے مدرسے تشریف لایا کریں گے۔

نام طالب علم: ____________ والد: ____________ سن: ____________

ماہ	جنوری	فروری	مارچ	اپریل	مئی	جون
دستخط استاذ:						
ماہ	جولائی	اگست	ستمبر	اکتوبر	نومبر	دسمبر
دستخط استاذ:						

وضاحت: محترم استاذ! جس ماہ والد ملاقات کے لیے تشریف لائیں اس ماہ کے خانے میں آپ دستخط فرمادیں اور جس ماہ سرپرست نہ آسکیں تو اس ماہ دستخط نہ فرمائیں۔ **جزاک اللہ خیرًا**

طلبا کرام قوت حافظہ کے لیے اس دعا کا اہتمام کریں

’’اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ اَبَدًا مَّا اَبْقَیْتَنِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْ اَتَكَلَّفَ مَالَا یَعْنِیْنِیْ وَارْزُقْنِیْ حُسْنَ النَّظَرِ فِیْمَا یُرْضِیْكَ عَنِّیْ۔ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ۔ اَللّٰھُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَاتُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَایُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔‘‘

[جامع الترمذی، الدعوات، باب دعاء الحفظ، الرقم: ۳۵۷۰]

ترجمہ

''اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ جب تک میں زندہ رہوں گناہوں سے بچتا رہوں اور مجھ پر رحم فرما کہ میں بیکار چیزوں میں کلفت نہ اٹھاؤں اور اپنی مرضیات میں خوش نظری مرحمت فرما۔

اے اللہ! زمین اور آسمان کو بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے اور اس غلبہ اور عزت کے مالک! جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے، اے اللہ! اے رحمن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ جس طرح تو نے اپنا کلامِ پاک مجھے سکھادیا، اسی طرح اس کی یاد بھی میرے دل میں چسپاں کردے اور مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں جس سے تو راضی ہوجائے۔

اے اللہ! زمین اور آسمانوں کو بے نمونہ پیدا کرنے والے! اے عظمت اور بزرگی والے! اور اس غلبہ اور عزت کے مالک جس کے حصول کا ارادہ بھی ناممکن ہے۔ اے اللہ! اے رحمن! میں تیری بزرگی اور تیری ذات کے نور کے طفیل تجھ سے مانگتا ہوں کہ تو میری نظر کو اپنی کتاب کے نور سے منور کردے اور میری زبان کو اس پر حاوی کردے اور اس کی برکت سے میرے دل کی تنگی کو دور کردے اور میرے سینے کو کھول دے اور اس کی برکت سے میرے جسم کے گناہوں کا میل دھودے کہ حق پر تیرے سوا میرا کوئی مددگار نہیں اور تیرے سوا میری یہ آرزو کوئی پوری نہیں کرسکتا اور گناہوں سے بچنا اور عبادت پر قدرت نہیں ہوسکتی، مگر اللہ برتر و بزرگی والے کی مدد سے۔''

تربیتی نِصَاب

برائے مدارس حفظ قرآن کریم

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ''مکتب تعلیم القرآن الکریم'' کے اساتذہ و معاونین حضرات نے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ و دیگر اکابرین کی سرپرستی میں ''تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ قرآن کریم'' کے نام سے تین سالہ نصاب نظام کے ساتھ مرتب کیا ہے، جو چھ (۶) مضامین پر مشتمل ہے:

1. تجوید
2. ایمانیات
3. عبادات
4. احادیث و مسنون دعائیں
5. سیرت و اسلامی معلومات
6. اخلاق و آداب

یہ نصاب مرتب کیے گئے نظام کے تحت روزانہ آدھا گھنٹہ پڑھایا جائے تو امید ہے کہ اِنْ شَآءَ اللہ ہر بچہ قرآن کریم حفظ کرنے کے ساتھ ساتھ دین کی اہم و بنیادی تعلیم بھی آسانی کے ساتھ حاصل کرلے گا اور کم وقت میں بہت زیادہ فائدہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو قبول فرمائے اور امت کے حق میں نافع بنائے۔ آمین

مکتب تعلیم القرآن الکریم کی مطبوعات

تربیتی نصاب برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ)



تربیتی نصاب برائے اسکول



تربیتی نصاب برائے مدارس حفظ



تربیتی نصاب برائے بالغان | معیاری مکتب کے راہ نما اصول | نورانی قاعدہ بورڈ پر پڑھانے کا طریقہ



تربیتی نصاب چہارم برائے مکاتب قرآنیہ (ناظرہ) قیمت =/105 روپے